Presented by: Rana Jabir Abbas

فکرِ مطمئنہ

jabir.abbas@yahoo.com

شاعر اہلبیت علامہ نجم آفندی
کے سلاموں کا مجموعہ

تحقیق و تدوین
ڈاکٹر سید تقی عابدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

کتاب	:	ذکرِ مطمئنہ
تحقیق وتدوین اور تنقید	:	ڈاکٹر سیّد تقی عابدی
سنہ اشاعت	:	2006ء
تعداد	:	1000
کمپوزنگ	:	افراح کمپیوٹر سنٹر نئی دہلی۔25
ایڈیشن	:	اوّل
باہتمام	:	ڈاکٹر شاہد حسین، نئی دہلی

یہ کتاب

مرتب محقق و ناقد ڈاکٹر سیّد تقی عابدی (کنیڈا) اور
ناشر ڈاکٹر شاہد حسین، شاہد پبلی کیشنز، 2253 دریا گنج، نئی دہلی (انڈیا)
کی اجازت سے شائع کی گئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رَو میں ہے رخشِ عمر

نام	:	سیّد تقی حسن عابدی
ادبی نام	:	تقی عابدی
تخلّص	:	تقی
والد کا نام	:	سیّد سبطِ نبی عابدی منصف (مرحوم)
والدہ کا نام	:	سجیدہ بیگم (مرحومہ)
تاریخ پیدائش	:	یکم مارچ 1952ء
مقام پیدائش	:	دہلی (انڈیا)
تعلیم	:	ایم بی بی ایس (حیدرآباد، انڈیا) ایم ایس (برطانیہ) ایف سی اے پی (یونائیٹڈ اسٹیٹ آف امریکہ) ایف آر سی پی (کنیڈا)
پیشہ	:	طبابت
ذوق	:	شاعری اور ادبی تحقیق
شوق	:	مطالعہ اور تصنیف
قیام	:	ہندوستان، ایران، برطانیہ، نیویارک اور کنیڈا
شریکِ حیات	:	گیتی
اولاد	:	دو بیٹیاں (معصوما اور رویا) دو بیٹے (رضا اور مرتضیٰ)
تصانیف	:	شہید (1982ء) جوشِ مودّت۔ گلشن رویا۔ اقبالؔ کے عرفانی زاویے، انشاء اللہ خاں انشاءؔ۔ رموز شاعری۔ اظہار حق۔ مجتہد نظم مرزا دبیرؔ۔ طالع مہر۔ سلکِ سلام دبیرؔ۔ تجزیہ یادگار انیسؔ۔ ابواب المصائب۔ ذکر دُربار ان۔ عروسِ سخن۔ مصحفِ فارسی دبیرؔ۔ مثنویات دبیرؔ۔ کائنات نجم۔
زیر تالیف	:	تجزیہ شکوہ جواب شکوہ۔ رباعیات دبیرؔ۔ فانی شناسی۔ مصحفِ تاریخ گوئی۔ روپؔ کنوار کماری۔ تعشقؔ لکھنوی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ڈاکٹر سیّد تقی عابدی

دردِ دل

کس کس سے سوال کروں؟

علامہ نجم آفندی نے کہا تھا:

میں خود ہوں مطمئن اے نجم ادب کی خدمت سے
جگہ نہ دے کہیں تاریخ روزگار مجھے

1. اردو کے مشاہیر شعرائے غزل نے نجم کی قدر دانی کیوں نہ کی؟ (195) عمدہ اور اعلیٰ ترین غزلوں کو کیوں نظر انداز کیا گیا؟ کیا 1955ء کا آل انڈیا مشاعرہ یاد نہیں جس میں نجم نے مشاعرہ لوٹ لیا تھا؟ 0

2. اردو کے ترقی پسند تحریک کے نمائندوں نے کیوں نجم کو نظر انداز کیا؟ اردو ادب میں کسان، مزدور، مزدوری اور سرمایہ داروں کے خلاف نظموں میں پہلی آواز علامہ اقبال اور جوش سے قبل نجم کے سوا کس نے بلند کی؟ اگر بقول سلیمان ندوی، حسرت موہانی اسلامی اور سوشلسٹ رجحان رکھ کر بیسویں صدی کے ابوذر غفاری ہوسکتے ہیں اور تحریک کے بھی پسندیدہ شاعر رہ سکتے ہیں تو نجم کی مسلمانی کیوں برداشت نہ ہوئی؟

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

③ نعت کے پرستاروں نے صدہا نعتیہ آبدار اشعار اور سولہ سے زیادہ نعتوں کو کیوں طاقِ نسیاں کے سپرد کیا؟
کیا نجم کے اس شعر میں کسی کو شک ہوسکتا ہے؟

اے نجم میں ہوں شاعرِ دربارِ رسالتؐ
کیا شک ہے کسی کو مری تصویر کشی میں

④ کیوں افسانہ نویسوں نے عمدہ افسانہ ''چور ماموں'' نہیں پڑھا؟ کیوں ناول نگاروں نے تخلیقی شاہکار ناول ''بندۂ خدا'' کو فراموش کیا؟

شریک حال نہ ہوتی جو نجم خودداری
ہمارے غم کا فسانہ غمِ جہاں ہوتا

⑤ اردو میں کتنے شاعر ہیں جنھوں نے نجم کی طرح چھ سو سے زیادہ عمدہ رباعیاں لکھیں؟ کیوں اردو رباعیات لکھنؤ کے پی ایچ ڈی (Ph.d) کے مقالے میں نجم کا نام تک نہیں؟ جبکہ پانچ اور دس رباعی کہنے والے افراد کا ذکر آب وتاب کے ساتھ ہے۔کیا اس قسم کے مقالوں پر اعتماد کیا جاسکتا ہے؟

⑥ شاعرِ اہلِ بیتؑ کا خطاب دے کر محبانِ اہلِ بیتؑ کیوں نجم سے غافل ہوگئے؟ مولویوں، خطیبوں نے منبر سے کیوں ان کا پیغام نہیں پہنچایا؟ سلاموں، نوحوں، مرثیوں کو لے کر دوسرے انتقادی کلام کو کیوں تلف کردیا؟ کراچی میں اتنے بڑے شاعر کے جنازے میں کیوں صرف بیس (20) پچیس (25) افراد شریک ہوئے؟

⑦ کیوں نجم کے کلام کو محبانِ اہلِ بیتؑ، گروہانِ نوحہ خوان، پرستارانِ نجم، شاگردانِ رشید، عزیز و اقربا نے انتقال کے تیس (30) برسوں میں بھی شائع نہیں کیا؟ اگرچہ نجم نے کہا تھا:

ہم نجم چار روز کے مہمان ہیں مگر
رہ جائیں گے یہ شعر و ادب کے تبرکات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

⑧ اردو ادیبوں اور تنقید نگاروں نے اس بیسویں صدی کے عظیم شاعر سے کیوں غفلت برتی؟ نجم کے (12799) اشعار، (195) غزلیں، (591) رباعیات، (498) قطعات، (16) نعتیں، (81) قصائد، (107) سلام، (144) نوحے، (83) متفرقات کے علاوہ (3) مرثیے، (18) ہندی کلام کے آثار اور کئی نثری کتابیں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ موجود ہیں:

آج اردوے معلّی کی اشاعت کے لئے
یہ غنیمت ہے کہ نجم نکتہ داں باقی رہا

میں نے حقیقت کو پیش کیا ہے:

نجم بہتر ہے تصنّع کی دلآویزی سے
تلخ لہجہ میں حقیقت کا بیاں ہوجانا

⑨ کانگریس، مسلم لیگ اور دوسرے قومی سیاسی عہدے داروں نے ایسے وطن دوست شاعر کو وطن کی محبت میں کیا دیا؟ جبکہ

ع: منزل انھیں ملی جو شریکِ سفر نہ تھے

کائناتِ نجم ان تمام سوالوں کا جواب رکھتی ہے۔ صرف گردشِ اوراق شرط ہے۔ شاید یہ میری نجمی عقیدت اور اُردو محبت ہو۔ یہ ایک خوشگوار حادثہ تھا جس کے فیض سے میں کائناتِ نجم کو دریافت کرسکا:

یہ بھی اک حادثہ اُردو کی محبت کا ہے نجم
کُنجِ عزلت سے جو باہر نکل آیا ہوں میں

خیر اندیش

سیّد تقی عابدی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ڈاکٹر سید تقی عابدی

نجم آفندی کا زندگی نامہ

نام — مرزا تجمل حسین
تخلص — نجم۔ نجمی
شہرت — نجم آفندی
گھریلو نام — نادر مرزا

تاریخ ولادت: رمضان 1330 ہجری مطابق 1893ء

مقام ولادت: اکبر آباد (آگرہ) کٹرہ حاجی حسن جو پیپل منڈی کے پیچھے واقع ہے۔

والد — مرزا عاشق حسین بزم آفندی۔ معروف شاعر اپنے سگے ماموں سید اسمٰعیل حسین منیر شکوہ آبادی متوفی 1880ء کے شاگرد ہے۔ ان کی پیدائش 1860ء میں کٹرہ حاجی حسن آگرہ میں ہوئی۔ شادی آغا حسین صاحب صاحب دیوان شاعر کی بیٹی سے ہوئی۔ دوسری شادی ایک انگریز خاتون سے ہوئی۔ آپ بزم تخلص کرتے تھے۔ معروف غزل گو اور مرثیہ گو شاعر تھے۔ بزم آفندی کا انتقال 23 مارچ 1953ء کو ہوا۔

دادا — مرزا عباس ملیح جو مرزا نجف علی بلیغ کے فرزند تھے جو مرزا فصیح مشہور مرثیہ گو شاعر کے حقیقی بھائی تھے۔ اسی لیے تو نجم آفندی نے مرزا فصیح کی میراث پر فخر کرتے ہوئے فرمایا:

نجم میں ہوں خاک پائے مسند آرائے فصیح
مدح کی دولت ملی ہے ورثۂ اجداد سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پردادا: مرزا ہادی علی فیض آبادی۔مرزا ہادی علی کے تین فرزند تھے۔(1)مرزا جعفر علی فصیح (2)مرزا نجف علی بلیغ (3)مرزا فصیح۔ڈاکٹر صفدر حسین مرحوم لکھتے ہیں۔''نجم آفندی کے پردادا ہادی علی فیض آبادی حضرت عقیل ابن ابی طالب علیہ السلام کی نسل سے تھے لیکن جب ان کے بزرگ بلاد ایران میں رہنے لگے تو وہاں ''مرزا'' مشہور ہوگئے تھے۔ہندوستان میں آمد کے بعد ان کے بزرگ شاہجہاں آباد (دہلی) میں سکونت پذیر ہوئے تھے۔

معز الدین قادری اسرار و افکار میں لکھتے ہیں ۔نجم آفندی کے پردادا مرزا ہادی علی فیض آباد کے محلہ ''مغل پورہ'' میں رہتے تھے چنانچہ نجم آفندی نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔

مرے بزرگوں کا اصلی وطن ہے فیض آباد
مجھے بھی شوق تھا دیکھوں میں یہ در و دیوار

اجداد: نجم آفندی کے اجداد ترک نسل سے تعلق رکھتے تھے جو ہجرت کر کے ہندوستان میں آباد ہوئے۔

بھائی بہن: دو بھائی (1) مرزا اعجاز حسین مرحوم اکیس برس کی عمر میں انتقال ہوگیا۔یہ عمر میں نجم سے بڑے تھے۔

(2)مرزا سلیمان کوکب آفندی، چھوٹے بھائی جن کی صاحبزادی مشہور مرثیہ نگار شاعر باقر زیدی کی شریک حیات ہیں۔ایک بہن شہزادی فرطین بانو اختر جہاں کج کلاہ پروین پیدائش 1901 جو بزم آفندی کی دوسری انگریز بیوی کے بطن سے تھیں۔ پروین کج کلاہ عمدہ شاعرہ تھیں۔

شریک حیات: 1958ء میں گلے کی کینسر سے انتقال کر گئیں۔کانپور کے ایک معزز گھرانے کی صاحبزادی تھیں۔

اولاد: (1) پانچ لڑکے۔جن میں چار لڑکے عباس، کامران، تاجدار اور تسلیم بچپن میں مرگئے اور اکلوتے بیٹے ہمایوں مرزا المتخلص سہیل آفندی حیات ہیں اور حیدرآباد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دکن میں مقیم ہیں۔

(2) سات لڑکیاں۔ ایک بیٹی کا کمسنی میں انتقال ہوگیا۔ دوسری لڑکی ناکتخدا تھی۔ دو بیٹیاں شادی کے بعد پاکستان چلی گئیں اور دو بیٹیاں ہندوستان میں مقیم رہیں۔

تعلیم و تربیت: 1- تجمّل آفندی کی اردو اور فارسی تعلیم گھر پر ہوئی۔

-2 قرآن مجید اپنے چچا مرزا ہادی علی سے پڑھا

-3 مفید عام اسکول آگرہ سے انگریزی میں مڈل پاس کیا۔ اس اسکول میں اردو فارسی مولوی سلامت اللہ سے اور انگریزی اسکول کے ہیڈ ماسٹر راج کمار سے پڑھی۔

-4 اسرار و افکار کے دیباچہ میں معز الدین قادری لکھتے ہیں۔ ''تجمّل آفندی کو اردو فارسی اور انگریزی کے علاوہ ہندی زبان میں بھی درک ہے۔ ان کی ہندی زبان میں بھی تصنیفات ملتی ہیں۔''

-5 ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی دبستان دبیر میں لکھتے ہیں۔ تجمّل آفندی اردو، فارسی اور عربی اچھی جانتے ہیں اور انگریزی میں بھی اچھا درک رکھتے ہیں۔

-6 ڈاکٹر سید نواز حسن زیدی نے تجمّل آفندی فکر و فن میں لکھا۔ ''اردو فارسی کی حد تک تو یہ بات درست ہے لیکن محض قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کو عربی تعلیم کا حصول سمجھ کر مالک رام اور ڈاکٹر ذاکر حسین کو مغالطہ ہوا ہے۔ خود تجمّل آفندی نے اپنے خط میں عربی نہ پڑھ سکنے کے بارے میں لکھا ہے۔

-7 اردو فارسی اور انگریزی کتابوں کے مطالعہ کا شوق تھا۔ انھیں گھر پر عام طور سے انگریزی ناول کو بھی مطالعہ کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

-8 تجمّل آفندی شمشاد حسین کے نام خط میں لکھتے ہیں ''میری تعلیم اس زمانے کے مڈل تک ہوگی مگر کم از کم انگریزی کی دو ہزار کتابیں ہر قسم کی میری نظر سے گزری ہیں۔

شکل و صورت: شکل و صورت تصویر سے ظاہر ہے جو اس کتاب میں شامل ہے۔ تجمّل آفندی کا قد تقریباً پانچ فٹ تھا۔ بدن چھریرہ، رنگت سرخ و سپید تھی۔ چہرہ گول خوبصورت ناک اور باریک ہونٹ کے ساتھ بڑے کان اور سر بھی نسبتاً بڑا تھا۔ آخری عمر میں بال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہت کم رہ گئے تھے۔ خشخشی داڑھی جو مونچھوں سے متصل تھی۔ آواز رعب دار اور چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔

وضع اور لباس: نجم آفندی نستعلیق شخصیت تھے۔ وہ مشرقی روایات کے پاسدار اور اسلامی تہذیب کے نمونہ تھے۔ جوش ملیح آبادی نے ساقی جوش نمبر میں لکھا۔ ''حضرت نجم آفندی جو اس قدر دین دار و پابند وضع بزرگ ہیں کہ قہقہہ مارنے کو بھی خلاف شرع سمجھتے ہیں۔''

نجم آفندی کے لباس میں سادگی تھی۔ وہ عام طور پر سفید شیروانی، سفید پاجامہ، مخمل کی کالی ٹوپی پہنتے تھے۔ کبھی کبھار کالی شیروانی پر شال اوڑھ لیتے تھے۔ پاؤں میں معمولی سلیپر یا جوتا ہوتا۔ ہاتھ میں ہمیشہ چھڑی رکھتے تھے۔ عینک صرف حسب ضرورت لگاتے۔

غذا و خوراک: نجم آفندی کم خوراک تھے۔ دیسی گھی اور گڑ سے شدید رغبت تھی۔ ان کی گھی اور گڑ کی چاہت کی کئی داستانیں لوگوں نے بیان کی ہیں۔

سیرت و کردار: ہم نجم آفندی کی سیرت اور عالی کردار کے ساتھ عجز و انکساری کا مختصر خاکہ معز الدین قادری اور ذاکر حسین فاروقی کی تحریروں سے پیش کرتے ہیں۔ اسرار و افکار کے دیباچہ میں معز الدین قادری نے لکھا ہے۔ ''خاندانی روایات مذہبی تعلیم و تربیت اسلام کی عظیم شخصیتوں کے نقوش قدم کو اپنا راستہ بنانے کی سعی و تمنا نے ان کو کافی متوازن، معتدل مزاج اور بنی نوع انسان کا ہمدرد بنا دیا ہے۔ ان کی آنکھوں میں بصیرت کی چمک ہے اور سنجیدگی کے نہ جانے کتنے راز ہیں۔ انھیں بنی نوع انسان سے محبت ہے۔ شخصی اور مذہبی عقائد پر خود سختی کے ساتھ کاربند ہیں لیکن سیرت و کردار میں کہیں بھی ''ملا پن'' یا پندار زہد'' کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا سوانگ موجود نہیں۔ بُرد بار، حلیم، خوش خلق اور مصیبتوں میں مسکرانے والی شخصیت ان کے سارے کلام سے جھلکتی ہے اور انھیں یہ کہنے کا حق ہے

میری تلاش راہ پہ ہنستے ہیں آج قافلے
شمع بنائی جائے گی کل میری گردِ راہ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بقول جوش ملیح آبادی۔ جہاں تک طبائع کا تعلق ہے، باپ بیٹے میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ وہ ایک رنگین مزاج شاعر تھے اور اِن کو رنگینی کبھی چھو کر نہیں گئی تھی۔ وہ سراپا رند تھے اور یہ سرتا بہ قدم متقی اور خشک قسم کے متقی تھے۔

دبستانِ دبیر میں ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی بیان کرتے ہیں: ''مروت وضع داری، ایفائے وعدہ، حُسنِ معاشرت اور بڑے چھوٹوں کے ساتھ یکساں برتاؤ آپ کے کردار کی وہ خوبیاں ہیں جو ہر شخص کے دل میں جگہ پیدا کر لیتی ہیں۔ نجم صاحب نے اپنی زندگی کے جو اصول بنائے تھے وہ تا حیات ان پر کاربند رہے اور اخلاقی و روحانی اعتبار سے انھوں نے ایک کامیاب زندگی گزاری اور ان کی کامیاب زندگی ''قابلِ رشک موت'' کی ضامن بن گئی۔ بقولِ خود:

کچھ شعر جو منقبت میں کہہ لاتا ہے
اس خواب سے اپنے دل کو بہلاتا ہے
موزوں ترے کردار پہ بھی ہے یہ خطاب
تو شاعرِ اہلِ بیت کہلاتا ہے

شغل و ملازمت:

-1 ریلوے محکمہ میں کلرک کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا۔ اس وقت نجم کی عمر بیس سال تھی۔

-2 پھر دہلی میں ملازمت کی۔

-3 کاکا اسٹیشن اور غازی پور اسٹیشن پر کچھ عرصہ ملازم ہوئے۔

-4 تحریک ترکِ موالات سے متاثر ہو کر ریلوے کی ملازمت ترک کر دی اور تلاشِ معاش میں ردولی پہنچے اور کچھ عرصہ کاشتکاری کی۔

-5 جونیئر پرنس معظم جاہ شجیع کے دربار سے منسلک ہوئے۔ ان کے سپرد پرنس کے کلام کی اصلاح تھی۔ تنخواہ بھی اس کام کی پاتے تھے۔ نجم کی ماہانہ تنخواہ دو سو روپے ماہوار تھی۔

-6 دربار سے علاحدہ ہو کر مالی پریشانیوں میں بسر کی اور اپنی خودداری کو نبھانے اور پیٹ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں خرید کر یہ رقم یتیم خانہ کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ کبھی محفل مقاصدہ میں صفی لکھنوی کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ "نجم صاحب ہم نے بائیس (22) سال اس محفل میں چراغ جلایا ہے اب آپ کی باری ہے۔"

خطاب: ناصر الملت نے نجم آفندی کو "شاعر اہلبیت کا خطاب دیا جو نجم آفندی کے مسلسل سلام اور قصیدہ نگاری کا اثر تھا۔

یہاں یہ بات بھی خارج از محل نہیں کہ نجم آفندی کے دادا کے بھائی مرزا فصیح کو خلافت عثمانیہ کی جانب سے آفندی خطاب کعبتہ اللہ اور حاجیوں کی خدمت کرنے پر دیا گیا تھا جو نسلاً بعد نسل استعمال ہو سکتا تھا۔

ہم عصر شعراء: حالی، اکبر الہ آبادی، اقبال، سائل دہلوی، منشی امیر اللہ تسلیم، نسیم، حسرت موہانی، صفی لکھنوی، مرزا اوج، دولھا صاحب عروج، مرزا ثاقب، آرزو لکھنوی وغیرہ بزرگ عمر ہم عصر شعرا تھے جب کہ ان کے ہم عمر شعرا میں فانی، جوش، صدق جائسی، یگانہ، سیماب، مہذب لکھنوی، نسیم امروہوی، رئیس امروہوی، سید آل رضا وغیرہ شامل تھے۔

تلامذہ: نجم آفندی کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ خود انھوں نے جو فہرست جلیس ترمذی کو روانہ کی تھی اس میں (69) نام تھے۔ وہ بعد میں بڑھ کر (72) ہو گئی، اور کچھ اس طرح ہے جسے ڈاکٹر سید نواز حسن زیدی نے نجم آفندی فکر و فن میں نقل کیا ہے۔ رعنا اکبر آبادی، جعفر مہدی، رزم رودلوی، صفدر حسین کاظمی، عبدالسعید رشک، عابد مرحوم، وزارت علی، علی انجم اکبر آبادی، مرزا عبدالکریم مضطر، کوکب اکبر آبادی، جلیس ترمذی، انتظام الحسینین، خاور نوری، سعید شہیدی، مرزا عادل، ساجد رضوی، شاہد حیدری، عازم رضوی، قائم جعفری، عباس عابدی، خورشید جنیدی، باقر منظور، طاہر عابدی، خواجہ ضمیر، کاوش حیدری، منجو قمر، راحت عزمی، تصور کرت پوری، عباس زاہد، شہید یار جنگ، ہشیار جنگ، ڈاکٹر اختر احمد، تبسم نظامی، طالب رزاقی، حرماں خیر آبادی، عاصم جمیل، ساحر نجمی، سعید السائمہ، زیبا رودلوی، پرنس معظم جاہ شجیع، ہاشم جاں بہادر، اختر زیدی، حسن مدنی، آثر غوری، کاظم رشک، شاغل حیدر آبادی، صمیم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حیدر، محبؔ جاورہ، صادق نقوی، سوزؔ رضا ترمیم، تقی عسکری، اقبالؔ عابدی، سید جعفر حسنین، زاہدؔ رضوی، ظہیرؔ جعفری، آغا ہاجرؔ، باذلؔ عباس ضیغم، ساحرؔ، ثاقبؔ، سعادت نظر، عبدالحئی خاں، شارقؔ، بانوؔ سید پوری، نظیرؔ سیہوری، عقیلؔ نجمی، سہیلؔ آفندی، روپ کماری، بیدارؔ نجفی اور وفاؔ ملک پوری وغیرہ۔

ڈاکٹر نواز حسن زیدی لکھتے ہیں کہ تلامذہ کی اصلاح کے وقت تجمؔ آفندی کے ہاں وہی جذبہ کارفرما ہے جسے عشقِ اہل بیت کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ تلامذہ کے کلام کی اصلاح کے لیے باقاعدہ اصول وضع کر رکھے تھے۔ شاگردوں کے خطوط کے جواب میں لکھتے ہیں۔ ''مجھے امید نہیں کہ جلد تمھارا کلام دیکھ کر بھیج سکوں گا۔ از روئے انصاف سلسلہ وار دیکھتا ہوں'' آج کل چار طرف سے پاکستان اور ہندوستان سے اصلاح کا کلام آ رہا ہے۔ سر اٹھانے کی مہلت نہیں۔ دماغ بھی کام دیتا ہے تو ہاتھ کانپتا ہے کس کس کو منع کروں اور کیسے ممکن ہے مدحِ اہل بیت کا مسئلہ ہے۔

مدت مشقِ سخن: تقریباً ستر (70) سال

مسافرت برائے شاعری: دہلی، کانپور، لکھنؤ، حیدرآباد، کراچی، کلکتہ، بنارس، لاہور ہی نہیں بلکہ دور دراز کے چھوٹے مقامات پر بھی تبلیغ پیامِ اہل بیت میں مشغول رہے۔ چنانچہ فیض آباد، بریلی، بارہ بنکی، سیتاپور، بھرت پور، اجین، مدراس اور بلرام وغیرہ کے لوگ بھی موصوف کے کلام کے دلدادہ رہے۔

زیارت عتبات عالیہ: 1950ء اگست میں زیارتوں کے لئے عراق گئے اور مختلف مقامات مقدسہ پر حاضری دی اور اپنے تاثرات کو منظوم لکھ کر ''تاثرات زیارت'' کے عنوان سے شائع کیا۔

تصنیفات: راقم کو کائنات تجمؔ آفندی مرتب کرتے ہوئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تجمؔ آفندی کی تصانیف تقریباً عنقا ہیں۔ تجمؔ آفندی کی چالیس (40) سے زیادہ تصانیف شائع ہوئیں۔ سب سے پہلی تصنیف ان کے کلام کا مجموعہ 1917 میں اور آخری تصنیف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

der\Graphic2 not found.

''لہو قطرہ قطرہ'' ان کے انتقال کے چار سال بعد 1979ء میں شائع ہوا۔ علامہ ضمیر اختر نقوی نے لکھا ہے کہ نجم آفندی نے حیات میں چند تصانیف مرتب کی تھیں مثلاً ''گلدستہ نعت'' ''مذہبی رباعیات'' ''قومی اور مذہبی نظموں کا مجموعہ'' ''خود نوشت سوانح حیات'' جو نامکمل رہ گئی تھی جو کبھی شائع نہ ہوئیں۔ نیز نجم کے مضامین کا کوئی مجموعہ بھی ترتیب نہیں دیا گیا۔

نجم مرحوم کی تصانیف کی فہرست جو ضمیر اختر نقوی نے مرتب کی ہے یہاں پیش کی جارہی ہے۔ باضافہ چند تصانیف جو بعد میں شائع کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	سن طباعت	مطبع	تفصیلات
.1	پھولوں کا ہار	1917ء	آفندی بک ڈپو، آگرہ	پہلا مجموعہ کلام۔ ادبی، اخلاقی قومی نظموں کا مجموعہ وہ نظمیں جو شیعہ کانفرنس میں پڑھی گئی تھیں۔
.2	قصائد نجم	1943ء	آفندی بک ڈپو، آگرہ	رباعیات (32) قصائد اور نظمیں (25)
.3	تہذیب مودّت	1943ء	تاج پریس، یوسف آباد، حیدرآباد	رباعیات (140)
.4	اشارات غم حصہ اول	1938ء	احباب پبلشرز، لکھنؤ	نوحوں کی بیاض (32) نوحے
.5	اشارات غم حصہ دوم	1938ء	احباب پبلشرز، لکھنؤ	نوحوں کی بیاض (33) نوحے
.6	اشارات غم حصہ سوم	1938ء	احباب پبلشرز، لکھنؤ	نوحوں کی بیاض (21) نوحے
.7	کربل کی آہ	——	کتب خانہ اثنا عشری، لکھنؤ	جدید نوحہ جات (9) نوحے
.8	آیات ماتم	1361ھ	نظامی پریس، لکھنؤ	نوحوں کی بیاض
.9	تصورات غم	1943ء	مکتبہ ناصری گولہ گنج، لکھنؤ	نوحوں کی بیاض

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	نام کتاب	سن طباعت	مطبع	تفصیلات
.10	کربل نگری	1361ھ	مکتبہ ناصری گولہ گنج، لکھنو	سیزدہ صد سالہ یادگار حسینی پر لکھی گئی نظم (اردو۔ہندی)
.11	اسلام پوتھی	1380ھ	امامیہ مشن لکھنو	طویل مثنوی، آغاز اسلام سے ہجرت حبشہ تک (اردو۔ ہندی)
.12	فتح مبین	1943ء	نظامی پریس لکھنو	ایک مرثیہ۔5 سلام، 9 رباعیات
.13	بیاضِ نجم	1950ء	مکتبہ سلطانی، بمبئی	نوحہ جات، (حصہ اول، 53 نوحے، حصہ دوم 81 نوحے)
.14	شاعرِ اہل بیت جیل میں	1939ء	مکتبہ ناصری، گولہ گنج، لکھنو	قومی نظموں اور قطعات کا مجموعہ
.15	حسینی منسار	1364ھ	مکتبہ ناصری گولہ گنج، لکھنو	نوحہ جات
.16	کاروانِ ماتم	——	کتب خانہ اثنا عشری لاہور	(54) نوحے اور سلام
.17	پریم بھگتی	——	مکتبہ ناصری، گولہ گنج، لکھنو	ہندی نظموں کا مجموعہ، اردو رسم الخط میں
.18	دارالسلام	——	مکتبہ ناصری، گولہ گنج، لکھنو	جدید رنگ کے سلام
.19	تاثرات زیارت	1950ء	الکٹرک پریس، حیدرآباد	زیارت سے متعلق منظوم خراج عقیدت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	نام کتاب	سن طباعت	مطبع	تفصیلات
20.	نصاب دینیات	1364ھ	مطبع حیدری، حیدرآباد	بچوں کے لئے مختصر دینی احکامات (نثر)
21.	شہیدوں کی باتیں	1952ء	رضا کار بک ڈپو، لاہور	کربلا والوں کے اقوال اور کارنامے (نثر)
22.	حسینؑ اور ہندوستان		مکتبہ ناصری گولہ گنج، لکھنو	ہندوستان کا امام حسینؑ سے روحانی تعلق (نثر)
23.	لغات المذہب	1961ء	رضا کار بک ڈپو، لاہور	ایک ہزار مذہبی الفاظ پر مشتمل لغت (نثر)
24.	چورا ماموں	1349ھ	زاویہ ادب، حیدرآباد	بچوں کے لئے مختصر اخلاقی افسانہ (نثر)
25.	چاند کی بیٹی	—	—	—(نثر)
26.	پھول مالا	—	—	—(نثر)
27.	معراج فکر	1959ء	رضا کار بک ڈپو، لاہور	مرثیہ
28.	اسرار و افکار	1971ء	ادارۂ قدر ادب، حیدرآباد	چار سو رباعیات وقطعات
29.	قصائد نجم	1372ھ	تاج پریس، حیدرآباد	سولہ (16) قصائد کا مجموعہ
30.	جانِ کربلا	1993ء	مکتبہ ناصری، گولہ گنج، لکھنو	(نوحے + سلام)
31.	معرکۂ غم		مکتبہ ناصری، گولہ گنج، لکھنو	(نوحے + سلام)
32.	دکھ کا ساگر		مکتبہ ناصری گولہ گنج، لکھنو	(نوحے + سلام)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	نام کتاب	سن طباعت	مطبع	تفصیلات
33.	کاروانِ عزا	———	عزادار بک ڈپو	نوحے اور سلام
34.	ترقی کی برکتیں	———	———	———(نثر)
35.	قصاید قدسی	———	مطبوعہ شمسی پریس، آگرہ	قصائد
36.	ستارے	1364ھ	دکن اُردو اکادمی	نظموں کا مجموعہ
37.	بندۂ خدا	1969ء	کاظمی پرنٹنگ پریس حیدرآباد	ایک مذہبی ناول (نثر)
38.	نفس اللہ	———	دائرہ الکٹرک پریس، حیدرآباد	———(نثر)
39.	ترقی پسندوں کے نام	———	———	———(نثری کتاب)
40.	رباعیات نجم آفندی	———	امامیہ کتب خانہ لاہور	(145) رباعیات
41.	پنجتنی قصائد (غیر مطبوعہ)	———	———	قصائد
42.	رباعیات	1976ء	اعجاز پرنٹنگ پریس حیدرآباد	(30) رباعیات
43.	لہو قطرہ قطرہ	فروری 1979ء	پرنٹنگ محل، ناظم آباد کراچی	پچاس منتخب غزلوں کا مجموعہ

وطن پرستی اور انگریز نفرت: سچ تو یہ ہے کہ برصغیر نے علامہ نجم آفندی کے ساتھ انصاف نہیں کیا اور آزادی کے بعد ع: منزل انھیں ملی جو شریک سفر نہ تھے۔

وطن دوستی انگریز نفرت اور قومی محبت نجم آفندی کے ریشہ ریشہ میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ ذیل میں چند واقعات اور حکایات ہمارے دعوٰی کے ثبوت ہیں۔

1. ابتدائی عمر میں جب اسکول میں کسی ہندو لڑکے سے جھگڑا ہونے کے بعد ان کے ہیڈ ماسٹر راج کمار کے جملہ "تم دونوں مل کر تیسرے کو کیوں نہیں مارتے؟" نے فوراً

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

انگریزوں کے خلاف متحد ہونے کی ترغیب دی۔ چنانچہ اپنی خودنوشت میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ''میرے دل نے آواز دی کہ تیسرے سے مراد انگریز ہے جس کی غلامی کی صعوبتیں ہم برداشت کررہے ہیں لیکن اس کو مار بھگانے کی جسارت نہیں کرتے۔''

2. نجم آفندی کی کھدر پوشی سے تنگ آکر ان کے انگریز افسر نے ان کا تبادلہ سزا کے طور پر آسنسول کردیا۔ چنانچہ بعد میں نجم نے تحریک ترک موالات سے متاثر ہوکر سرکاری ملازمت سے ہمیشہ کے لئے استعفٰے دے دیا۔

3. انگریزوں کے استعمار سے بیزار ہوکر زمانہ طالب علمی میں ایک چھوٹی سی انجمن بنائی جس کا خفیہ ایجنڈا انگریزوں سے ان ہی کے ہتھیاروں سے مقابلہ اور قومی ملی یکجہتی تھا۔ اس انجمن کے ممبر ایک خاص قسم کی انگوٹھی پہنتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد یہ انجمن رشتوں کے بھائی کی سازش سے ختم ہوگئی۔

4. سرکاری ملازمت سے علاحدگی کے بعد قومی اور مذہبی رجحان نے تقویت پائی چنانچہ ایک طویل پچیس (25) بند کی نظم ''دریتیم'' لکھی جو ''پھولوں کا ہار'' مجموعۂ کلام میں شامل ہے اور اس نظم کے ساتھ یہ نوٹ بھی لکھا ہے کہ یہ وہی نظم ہے جس نے شیعہ کانفرنس کے آٹھویں اجلاس منعقدہ الٰہ آباد میں حشر برپا کردیا تھا اور جس پر راجہ سید ابوجعفر صاحب نے ساڑھے چار ہزار روپے نچھاور کردیے تھے۔

5. نجم آفندی نے اپنی تصنیف ''ترقی کی برکتیں'' میں ہندو مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے لکھا۔ اس وقت ہندو مسلم اتحاد کی بہترین صورت یہ ہے کہ دونوں قوموں کے نوجوان اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے طاقت ور بازوؤں کا صحیح مصرف کریں اور اپنے مضبوط ہاتھوں سے فساد روک کر ملک کی سب سے بڑی خدمت کریں۔

6. نجم آفندی جلیس ترمذی کے خط میں لکھتے ہیں: ہندو قوم کے افراد نے گاندھی جی کو ختم کرکے دنیا کو یہ بتادیا ہے کہ ہندوستانی ذہنیت کہاں تک پست ہوسکتی ہے۔

7. نجم آفندی کانگریسی تھے اور اسی لئے کانگریسی مشاعرے بھی کروائے۔ ایک مشاعرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں تو ردیف ''کھدر'' رکھی گئی۔ انگریز دشمنی اور وطن دوستی نے نجم کو کانگریسی بنا دیا۔
اپنی خودنوشت میں لکھتے ہیں۔''ہم نے ایسے بھی مشاعرے کئے ہیں جن کا مقصد حکومت کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا تھا۔ ایسے مشاعروں کو کانگریسی مشاعروں کا نام دیا جاتا تھا۔ میرے ایک دوست برہم سروپ خار میرٹھی میری طرح پکے کانگریسی تھے۔

8. ترقی کی برکتیں میں لکھتے ہیں:''ہندوستان کی بدقسمتی سے ہندو مسلم اختلاف پیدا ہوا۔ تضاد بڑھنے لگا اور آج وہ نوبت آئی کہ مسلم لیگ کو پاکستان کی تجویز پیش کرنی پڑی۔

صدمات: 1. سرکاری نوکری سے استعفٰی کے بعد مالی بحران سے دوچار رہے۔ ماہنامہ ''مشورہ'' جاری کیا لیکن مالی حالت بدتر ہوگئی۔

2. پرنس معظم جاہ کے شاہانہ مزاج کو برداشت نہ کر سکے اور نوکری ترک کر دی۔ کچھ دنوں کی فارغ البالی پھر مالی بحران میں تبدیل ہوگئی۔

3. 1953ء میں والد کا انتقال ہوگیا۔

4. 1958ء میں اہلیہ کا طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

5. برادرِ خرد کوکب آفندی اور دو بیٹیوں کا پاکستان میں ہمیشہ کے لئے آباد ہونا۔

علالت اور مرض الموت: نجم آفندی کو پرنس معظم جاہ شجیع کی درباداری نے نیند کی گولیوں کا محتاج کر دیا تھا، چنانچہ آخری عمر تک ان زہریلی دواؤں کا اثر باقی رہا۔ اعصاب میں تناؤ کم خوابی، لاغری اور ضعف کے علاوہ آخری عمر کے حصے میں معدہ، جگر، قلب کی بیماریاں اور رعشہ و ثقل سماعت سے دوچار رہے۔ آخری عمر جو پاکستان میں گزری عموماً بہت کم باہر نکلتے تھے اور زیادہ تر بستر پر لیٹے رہتے تھے۔

پاکستان میں: 1. نجم آفندی پہلی بار اپریل 1971ء میں بمبئی سے بحری جہاز میں سوار ہو کر کراچی کی بندرگاہ پر اترے۔ کراچی میں چند مہینے قیام کر کے وہ لاہور گئے پھر کراچی آتے جاتے رہے۔ نجم صاحب محافل شعر و سخن، مشاعروں مسالموں، مقاصدوں اور مجلسوں میں شرکت فرماتے رہے۔ پاکستان میں تقریباً ہر بڑے اور معروف ادیب،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شاعر اور خطیب سے ملاقاتیں رہیں۔ ان کا کلام روزناموں، رسالوں، جریدوں میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہا۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں قیام کے دوران بعض اوقات اپنی یادداشتیں ایک ڈائری میں بھی مرتب کیں جو ان کی ملاقاتوں اور محفلوں کی عمدہ یادگاریں ہیں۔

وفات : تاریخ 17/ذی الحجہ 1395 ہجری مطابق 21/دسمبر 1975ء

وقت : ½ 9 بجے صبح

مقام : کراچی

دن : اتوار

غسل میت : وصیت کے مطابق مکان پر ہوا

نماز میت : بارگاہ رضویہ سوسائٹی میں پڑھائی گئی

دفن : سخی حسن دربار کے قبرستان واقع نارتھ ناظم آباد ہوا۔ شفیق اکبرآبادی نے تلقین پڑھائی۔ سوئم کی مجلس رضویہ سوسائٹی کے امام باڑے میں ہوئی۔ سید ضمیر نقوی صاحب نے مجلس پڑھی۔ جنازہ میں صرف پچیس تیس افراد نے شرکت کی۔

jabir.abbas@yahoo.com

قطعات، اشعار اور مصرعہ تاریخ وفات

1. جناب نسیم امروہوی:

لکھ دو نسیم باکمال قبر پہ سالِ انتقال

بقعۂ پاک محوِ خواب شاعرِ اہلِ بیت نجم

1975ء

2. جناب رئیس امروہوی:

فراق نجم آفندی مرحوم

"غروب انجم نجم" اے قلم لکھ

1395ھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

3. جناب فیض بھرت پوری:

رحلت شاعرِ فنا فی اللہ
تجمؔ آفندی اکبر آبادی

1975ء

4. جناب ساحر لکھنوی

سال رحلت کے لئے قبر پہ لکھ دو ساحر
تجمؔ ہے دامنِ مدفن میں ستارے کی طرح

1395ھ

5. جناب کسریٰ منہاس:

دُر یک دانہ نکتہ داں شاعر

1395ھ

شاعرِ نکتہ داں گرامی تبار

1975ء

6. جناب نیساں اکبر آبادی

تذکرہ اہلِ بیت جس کا تھا شغلِ سخن
خلد میں وہ آ گیا شاعرِ شیریں نوا

1975ء

7. جناب خلش پیر اصحابی:

الف سے الم کے خلش اب تو یوں
ہے لکھا غم تجمؔ دائم رہا

1395ھ = 1394 + 1

8. جناب باقر امانت خوانی:

اس طرح باقر نے کھینچا منظرِ سال وفات
اب فلک سے شاعری کے تجمؔ ٹوٹا جلوہ ریز

1975ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

9. پروفیسر فیضی:

بتائید الٰہی یہ شرف فیضی انہی کا تھا
عزادار شہید کربلا تھے تجمل آفندی

1975ء

10. جناب شائق زیدی:

رہے وہ اے شائق بہ تجمل
پڑھتے ہوئے آیاتِ ماتم
شاعرِ اہل بیت جہاں میں
تجمل گئے ہیں باغ جناں میں

1395ہجری

11. جناب فضل الدین فدا

تعزیت نامہ پاسدار اہل حق

1395ہجری

وفاتِ حسرت آیات جلیل القدر

1975ء

مرجع کرم خسرو اقلیم دانش

1975ء

برگزیدہ رحمٰن نازش ملت تجمل آفندی اعلی اللہ مقامہ

1975ء

وحید زماں بلند آستاں نور اللہ مرقدہ

1395ہجری

یہ صدمہ کس قدر غم آفریں ہے
فدا لکھ تجمل کی تاریخ رحلت
نظر بے چین دل اندوہ گیں ہے
بلا شک ساکنِ خلدِ بریں ہے

1395ہجری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعداد کل کلام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ

علّامہ نجم آفندی

نمبر شمار	صنفِ سخن	تعداد	تعداد اشعار
.1	غزلیں	195	1932
.2	رباعیات	591	1182
.3	قطعات	498	1001
.4	نعت	16	304
.5	قصاید	81	2519
.6	سلام	107	1375
.7	مراثی	3 (209 بند)	627
.8	نوحے	144	2237
.9	تاثیر زیارات	10	128
.10	متفرقات	83	1036
.11	ہندی کلام	18	458
	کل اشعار = (12799)		

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علامہ نجم آفندی

کے

سلاموں کا مجموعہ

.1	نجم کے سلاموں کی آفاقی قدریں	ڈاکٹر سیّد تقی عابدی
.2	منتخب اشعار	(220) عدد
.3	سلام (مطبوعہ و غیر مطبوعہ)	(107) عدد
.4	کل تعداد اشعار	(1375)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ڈاکٹر سید تقی عابدی

نجم کے سلاموں میں آفاقی قدریں

اردو ادب میں سلام گوئی کی روایت تقریباً چار سو سال سے جاری ہے۔ سلام کی صنف ان اصناف شعر میں ہے، جو اردو ادب میں پھولی پھلی اور مشہور ہوئی۔ عربی زبان میں ایک جداگانہ صنف کے اعتبار سے سلام کا وجود نہیں ملتا، لیکن فارسی ادب میں کچھ اشعار بشکل سلام نظر آتے ہیں، جو ترکیب بند اور ترجیع بند میں کہے گئے ہیں۔ ہماری رثائی شاعری، جو سوز، سلام، مرثیہ اور نوحے جیسی اصناف پر مشتمل ہے، اس میں سلام کا تصور قرآن مجید میں سورہ الاحزاب کی آیت سے ماخوذ کیا گیا ہے، جس میں ارشاد خداوندی ہے کہ اے ایمان والو! جس طرح خدا اور اس کے فرشتے، پیغمبرؐ اور ان کی آل پر درود بھیجتے ہیں، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجتے رہو۔ اردو ادب نے سلام بر خواص کی روایت کو ایسا اپنایا کہ اردو شاعری میں سلاموں کا ایک ضخیم ذخیرہ جمع ہو گیا، لیکن دوسرے رثائی اور مذہبی ادب کے ساتھ ساتھ کئی صدیوں تک یہ ذخیرہ بھی طاق نسیاں کی زینت بنا رہا اور اس کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا۔ عربی اور فارسی کی طرح اردو ادب میں بھی عروضی ہیئتی تقسیم سے ہی مختلف اصناف بنائی گئی ہیں۔ جیسے غزل، رباعی، قطعہ، مثنوی، قصیدہ، مثلث، مربع، مخمس، مسدس، مستزاد، ترکیب، بند، ترجیع بند وغیرہ۔ رثائی اور مذہبی ادب جس میں مرثیہ، سلام، نعت، منقبت، ہجو وغیرہ شامل ہیں، اس کو موضوعاتی تقسیم قرار دیا گیا ہے۔ یعنی بحیثیت صنف، سلام اردو میں ایک موضوعی صنف سخن قرار پاتا ہے۔ امداد امام اثر نے ''کاشف الحقائق'' میں لکھا ہے کہ عروضی ترکیب کی رو سے غزل، سہرا اور سلام شے واحد ہے، مگر ان کے مضامین اور تقاضے ایک دوسرے سے علاحدہ انداز رکھتے ہیں۔ ان کے مختلف اشعار میں مختلف خیالات و مضامین نظم ہوتے ہیں اور ایک شعر کا دوسرے شعر سے معنوی اعتبار سے مربوط ہونا ضروری نہیں۔ جناب

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

امداد اثر نے یہ بھی بتلایا کہ سلام عروضی ترکیب رکھتے ہوئے بھی غزل سے علاحدہ ہوتا ہے چونکہ اس میں واردات قلبیہ و معاملات ذہنیہ پر رثائی رنگ غالب رہتا ہے اور سلام میں واقعہ کربلا، رحلت رسول اکرم ﷺ اور ذکر مصائب فاطمہؑ و ائمہ کا بیان ہوتا ہے۔ اگرچہ سلام کی تاریخ اور اس کے ارتقائی سفر پر کوئی خاص تحقیقی کام ابھی تک انجام نہ ہوسکا، لیکن سلام کے ابتدائی نمونے جو ہمیں دستیاب ہوئے ہیں، اس سے پتا چلتا ہے کہ اردو سلام گوئی کا آغاز سرزمین دکن سے سولھویں صدی میں ہوا۔ قلی قطب شاہ، معانی، علی عادل شاہ ملا وجہی، ملا غواصی، عبدل بیجاپوری، رُستمی بیجاپوری، ملک اشعرا ملانصرتی بیجاپوری، سید باقی، امامی دکنی، دردی، درگاہ قلی اور سید ولی محمد دکنی کا چیدہ چیدہ کلام، جو ہماری دسترس میں ہے، اس میں سلاموں کی کثیر تعداد شامل ہے۔

ان شعراء میں درگاہ قلی کو خاص شہرت حاصل ہے جو سلام بشکل مربع لکھتے ہیں۔ اگرچہ اس دور میں سلام کی ہیئت کا تعین نہیں تھا، چنانچہ بیشتر سلام مثلث، مخمس، مسدس، ترکیب بند اور ترجیع بند وغیرہ ہیئتوں میں لکھے ملے ہیں، لیکن ان سلاموں کی پہچان یہ ہے کہ ان کے مطلع اور ردیف میں لفظ سلام، سلام علیک، علیک السلام مجرائی، فاتحہ وغیرہ جیسے الفاظ کا استعمال ہوتا ہے جو صنفِ سلام کو دیگر رثائی اصناف سے جدا کرتا ہے۔

معروف شاعر ولی دکنی جس کو محمد حسین آزاد نے شاعری کے باوا آدم کا لقب دیا ہے اور شمالی ہند کی شاعری جن کی مرہون منت ہے اور انھی کی دلی کی آمد و رفت نے دلی والوں کو صنف سلام کی طرف متوجہ کیا تھا جس کے نتیجے میں شمالی ہند کے مشہور رثائی شعرا مسکین، ہدایت، افسردہ، میاں سکندر، شاکر ناجی کے علاوہ ان کے بعد آنے والے مشہور شعراء ضاحک، سودا، میر تقی میر، مصحفی وغیرہ نے بھی سلام کی صنف کے دامن کو عشق آل محمد ﷺ سے سرشار کردیا۔ میر، سودا، اور ضاحک کے دور تک سلام کی ہیئت بشکل منفرد یا غزل تقریباً منظم ہوچکی تھی اور قدما کی تقلید کو برقرار رکھتے ہوئے صرف مطلع میں ایک بار لفظ سلام یا مجرائی وغیرہ کا استعمال لازم سمجھا جاتا۔ سلام کے ارتقاء کا دوسرا دور دلی میں شاہ ظفر، ظہیر، غالب، مومن، ذوق، سالک، عارف، باقر شہید اور لکھنؤ میں ضمیر، خلیق، فصیح، دلگیر، اور ناسخ کا تھا۔ اس دور میں تقریباً ہر بڑے شاعر نے سلام کہے اور ان سلاموں میں تغزل کا رنگ اور منقبت کی چھاپ بھی نظر آنے لگی جو عقیدت، محبت اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصوف کی بلندیوں سے حاصل ہوئی۔سلام کوئی کا تیسرا اور سنہرا دور مرثیے کے سنہرے دور سے ملا ہوا ہے۔ یہ دور میر انیس اور مرزا دبیر کا عہد شاعری تھا، جس میں سلام صرف واقعات کربلا پر محور کرتا ہے۔ اس دور میں سلام صرف غزل کی ہیئت پر لکھے گئے اور کچھ عرصے بعد مطلع میں لفظ سلام، سلامی، مجرائی، مجرا، سلام علیک جیسے الفاظ کی ضرورت ہی باقی نہ رہی۔ میر انیس اور مرزا دبیر، کے بعد ان کے شاگردوں جن میں عارف، نفیس، اوج، وحید، منیر، نظیر، عروج اور بیسویں صدی کے ابھرتے شاعروں نے سلام کے دامن کو تغزل اور منقبت کے رنگ سے گھراتو کیا اور سلام میں عقیدتی اشعار کے ساتھ ساجی، اخلاقی، اور انقلابی، اشعار بھی داخل کیے لیکن انیس اور دبیر کی بنائی ہوئی حصار سے باہر نکل نہ سکے۔ امیر مینائی، اسیر اور نواب داغ نے سلام کو مسدس کی شکل میں کہنے کی کامیاب کوششیں کیں، لیکن اس کی تقلید نہ ہوسکی۔ دور جدید کے شعرا جن میں جوش ملیح آبادی، آل رضا، نجم آفندی، ماہر القادری، احسان دانش، جمیل مظہری وغیرہ نے ادب برائے زندگی کو اپناتے ہوئے سلام کو اپنی عقیدت اور انقلابی پیام کا وسیلہ بنانے کی کوشش کی اور یہ کوشش آج بھی جاری ہے۔ بقول محمد علی جوہر:

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

سلام نگاری کی روایت، تاریخ، ہیئت کے مختصر جائزے کے بعد ہمیں اس اہم صنف سخن کی اقدار پر بھی مختصر سی روشنی اس لئے ڈالنی ہے کہ نجم آفندی کی سلام نگاری انہی آئینوں میں جلوہ افروز ہوگی۔ جہاں تک سلام، ایک مستقل صنف سخن کا تعلق ہے، تقریباً تمام علمائے ادب اور خصوصی طور پر علمائے رثائی ادب نے اس کی تردید اس لئے نہیں کی کہ اس کے وجود میں کوئی شک کی گنجائش ہی نہ تھی اور سلام پر جیسا کہ ہم آئندہ صفحات پر بیان کریں گے، خاطر خواہ، بلکہ ابتدائی کام بھی نہیں ہوا تھا۔

ڈاکٹر سید عباس رضا نے ڈاکٹر شارب ردولوی کے بیان ''سلام کا ارتقا مرثیے کی ایک ضمنی صنف سے ہوا اور چونکہ اس کا مقصد سوز یا مرثیہ خوانی سے پہلے پیش خوانی کا تھا، اس لئے وہ علاحدہ ایک صنف کی حیثیت سے ادب میں کوئی نمایاں مقام نہیں بنا سکا'' کی تردید کرتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئے لکھا کہ صنف سلام نے اردو شاعری کے اولین دور میں ہی اپنی حیثیت منوالی تھی، اسی باعث ابتدائی شعرا نے اس صنف کو اپنے افکار و نظریات سے مالا مال کر دیا تھا۔

راقم کی نظر میں یہ درست ہے کہ سلام کی ابتدا مرثیہ کی ضمنی صنف کی حیثیت سے ہوئی، لیکن اب سلام اپنی آپ شناخت بنا چکا ہے اور اردو کی کئی دوسری اصناف سے زیادہ معتبر، ممتاز، مقبول اور مشہور ہے۔ غزل کی ہیئت سے ہمکنار ہوتے ہوئے بھی، اپنی خاص پہچان رکھتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس کے پاکیزہ موضوعات، جو مرثیہ میں تسلسل کی وجہ سے کثیر تعداد میں بیان نہیں کئے جاتے، وہ سلام میں ہر شعر میں بیان ہوتے ہیں، اسی لئے سلام کے موضوعات کا احاطہ کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس میں اگرچہ عموماً اخلاقیات کے آبدار اشعار، جو عجز و انکساری، توکل و قناعت، سخاوت و مہمانداری، شجاعت و امانت داری کے علاوہ حسنِ عمل کی تاکید و تعریف میں ملتے ہیں، لیکن غزل کی طرح اس میں مذہب، عشق، فلسفہ، منطق، حیات اور ممات کے مسائل کے ساتھ ساتھ جمالیاتی احساسات کی فراوانی نظر آتی ہے۔ مقطع میں شاعر داخلی قلبی واردات، اعتقادی تفکرات اور خارجی روداد کو بھی شامل کر دیتا ہے۔ موجودہ دور میں مرثیہ کا انحطاط سلام کے ارتقا سے رثائی ادب کو میزان کر رہا ہے۔ عمدہ اور عالی اقدار اور محاسن سے لبریز سلام لکھے جا رہے ہیں اور اِس موقع اور مقام پر سلام سے شناختی کارڈ کا مطالبہ کسی ملک میں اس کے حکمران عالی پریسیڈنٹ سے ایئر پورٹ پر پاسپورٹ پوچھنے کے مماثل ہوگا۔ ہم سلام کی اس گفتگو کو سلام کر کے حجم کے عالی سلاموں کی تخلیق نگاری کو سلام کرتے ہیں اور غالب کے لہجہ میں سلام کو یوں کو ع:

''تم سلامت رہو ہزار برس'' سلامتی کی دعا کرتے ہوئے سلام کے دروازے کو کھولتے ہیں۔

کوئی پندرہ سولہ سال پرانی بات ہے، میرے غریب خانہ واقع نیو یارک میں رثائی ادب پر گفتگو کے درمیان ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں سلام کی صنف پر تحقیقی کام کروں، کیوں کہ اردو ادب میں اس پر تقریباً کام مفقود ہے جبکہ اس پر غضب کا مواد موجود ہے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے دو تین جملوں کا اثر مجھ پر شدید اور پُر کار ثابت ہوا اور میں نے اس صنف کے مسائل کی کھوج میں کئی اہلِ ادب سے گفتگو کی اور رثائی ادب کے سلاموں کے مجموعوں کو کھنگالا تو معلوم ہوا کہ جناب علی جواد زیدی کا سلام کے ارتقاء پر مضمون سب سے مستند

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضمون ہے جس کے اشارات انھوں نے انیسؔ کے سلاموں کے مجموعہ میں بھی منتقل کیے ہیں اور اسی مضمون کے جز بے مختلف سلاموں کی کتابوں اور مرثیوں کی بیاض میں نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور عمدہ مضمون سلام کی تاریخ اور فنی حیثیت پر جناب سعادت رضوی کا ہے جو شہید یار جنگ کے سلاموں کے مجموعہ میں دیباچہ کی صورت میں شائع ہوا ہے۔ ان دو عمدہ مضامین کے علاوہ کوئی اور تحریر میری نظر سے نہیں گزری تھی۔ پروفیسر گیان چند جو آج کل کیلیفورنیا امریکہ میں مقیم ہیں اور علیل و فریش ہیں، مجھے تقریباً دس سال قبل بتایا کہ 1950ء اور 1955ء کے درمیان شمالی ہندوستان کی کسی یونیورسٹی کے ایم۔اے کے طالب علم نے سلام پر ایک دو سو ڈھائی سو صفحات پر مشتمل مقالہ لکھا تھا، جو ان کی نظر سے گزرا لیکن کبھی شائع نہ ہوا، مزید اطلاعات نہ ہونے کی وجہ سے میرے لئے اس مقالے کا پتہ لگانا ممکن نہ تھا۔ بہر حال گذشتہ سال میری خوشی کی انتہا نہ رہی جب میں نے ڈاکٹر سید عباس رضا استاد شعبہ اردو گورنمنٹ کالج ٹاؤن شپ، لاہور کا ضخیم تحقیقی مقالہ، جو اردو پی۔ایچ۔ڈی کے لئے ڈاکٹر سہیل احمد خاں ڈین آف آرٹس گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کی نگرانی میں بعنوان "اردو سلام نگاری کا تاریخی اور فکری جائزہ" 2004ء میں مسودہ کی شکل میں دیکھا۔ یہ مقالہ جو بڑے سائز کے 400 صفحات پر مشتمل ہے، آج تک کی مطبوعہ تحریروں سے ہر لحاظ سے قابل قدر اور مستند ہے۔ اس میں پانچ ابواب میں سلام کے فنی مباحث، ہیئت خصوصیات، تاریخی اور فکری مطالعات، پاکستان کے قیام سے قبل اور بعد کے سلام پر اثرات کا مجموعی جائزہ شامل ہے۔ جہاں تک نجم آفندی کے سلاموں کا تعلق ہے، اس مقالے میں ان کے شایان شان مطالب شاید اس لئے نہیں جمع ہو سکے کہ نجم کا کلام آسانی سے دستیاب نہ تھا۔ اب جبکہ کائنات نجم منظر عام پر آچکی ہے، اس مقالے میں یہ کمی پوری ہو سکتی ہے۔ بہر حال سلام نگاری پر ڈاکٹر سید عباس رضا، نجم فکر و فن پر ڈاکٹر نواز حسن زیدی، نجم کی شخصیت پر ڈاکٹر ریاض فاطمہ اور انجم پر جناب باقر زیدی ہمارے خلوص و محبت کے مستحق اور حق دار ہیں۔

مشہور تاریخی واقعہ ہے جب مہاتما گاندھی سے کسی مغربی خبر نگار نے اہنسا (Nonvcilence) کے بارے میں پوچھا تھا کہ یہ کہاں سے سیکھا تو گاندھی جی نے جواب دیا، اہنسا اور حق پر جان دینا نواسۂ رسول حسینؑ سے سیکھا۔ بس معلوم ہوا کہ پیام حسینؑ صرف مسلمانوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے لئے نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لئے ہے۔ نجم نے شعورِ حریت کا سلاموں کے ذریعہ سبق دیا ہے۔

اگر انساں کو عرفانِ غمِ شبیرؑ ہوجائے   شعورِ حریت دنیا میں عالم گیر ہوجائے

جو حریت کی راہ بتا کر گئے حسینؑ   راہیں نکل رہی ہیں اُسی شاہراہ سے

کیوں اس کی یادگار منائیں نہ اہلِ دل   جذباتِ حریت کا جو پروردگار ہو

یہ حریتِ فکر یہ بیداریٔ اقوام   اک کوششِ تقلید حسینؑ ابن علیؑ ہے

میدان کربلا کو اپنا لہو پلا کر   دنیا میں حریت کا مرکز بنا رہے ہیں

ذلت کی زندگی سے عزت کی موت اچھی   الفاظ ہیں کہ ساری دنیا پہ چھا رہے ہیں

چاند نے زہراؑ کے مستقبل کو درخشاں کر دیا   قومیت کی روح آزادی کو جولاں کر دیا

جہاں تک پیغامِ حسینیؑ کی تبلیغ اور تشہیر کا تعلق ہے، نجم کی شاعری ادب برائے ہدف بن جاتی ہے لیکن اس شاعری میں واعظانہ لہجہ نہیں، نصیحت اور پند نہیں، بلکہ جمالیاتی حُسن کے ساتھ ساتھ جذبات اور احساسات کو مہمیز کرنے کی محاکاتی دھیمی روش ہے، جو احساسات کے باریک تار کے ذریعہ قلب میں اتر جاتی ہے اور پھر ذہن روشن ہوجاتا ہے۔ سلام میں اس طرح کے مضامین اس انداز میں نجم سے پہلے اس شدت سے نظم نہیں ہوئے، اگرچہ نجم کے بعد دبستانِ نجم کے دانش آموزان کے نقوش پر نقش جماتے رہے۔ اگر اردو شاعری میں ان انسانی اقدار کی ترتیب اور نشو ونما شدید ملتی ہے تو وہ علامہ اقبالؔ کا کلام ہے۔ علامہ نے اگرچہ کوئی سلام نہیں لکھا، لیکن دیگر اصناف میں انھی مطالب کو استعارہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ نجم آفندی، نہ غمِ دوراں کے مارے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئے تھے اور نہ غم جاناں کے شہید، بلکہ دولتِ غمِ حسینؑ سے سرشار تھے اور اس لذتِ غم سے دوسروں کو آشنا کرتے رہے۔ اسی غم کو تمام مشکلات اور زندگی کے مکافات کا حل جانا۔ یہ غم ایک طرف عدل و مساوات، حریت و عدالت، عزم و استقلال، حق گوئی، اخلاق و کردار سازی وغیرہ کی نشوونما کرتا ہے، تو دوسری طرف عبدیت کے رشتوں کو گہرا اور رنگین بناتا ہے۔ اس کٹھن مضمون میں آبدار اشعار کی چمک دیکھئے جس سے روح کے گوشے روشن ہوتے ہیں۔

نکھرتے ہیں غمِ شبیرؑ سے اخلاقِ انسانی — یہی غم ہے کہ جس سے زندگی کی آبیاری ہے

نہیں یہ شان کسی درد کے فسانے کی — غمِ حسینؑ میں قدرت ہے دل بنانے کی

یہ اک ادنیٰ سی کرامت ہے غمِ شبیرؑ کی — آدمی انسان بنتا ہے غمِ شبیرؑ سے

غمِ حسینؑ ہے یوں فکر پر اثر انداز — خود اپنے دل کو بھی اپنے سخن کی تاب نہیں

تربیت کی ذہنِ انساں کی غمِ شبیرؑ نے — صاحبِ دل بن گئے جو غم کے خوگر ہوگئے

پھر جائیں دن جو ذوقِ عمل بھی نصیب ہو — اب تک غمِ حسینؑ بحدِ خیال ہے

سب سے عظیم حسنِ عمل ہے غمِ حسینؑ — کتنی مخالفت ہو، اٹل ہے غمِ حسینؑ

اس غم کے ساتھ فکر و نظر بھی جو ہو نصیب — ہر عقدۂ حیات کا حل ہے غمِ حسینؑ

نجمؔ غمِ حسینؑ سے عزتِ نفس کی بالیدگی چاہتے ہیں، وہ غمِ حسینؑ سے حُسنِ عمل کی کارکردگی کے مشتاق ہیں۔ وہ غمِ حسینؑ کے متعلقات یعنی مجلس، منبر، ماتم، جلوس وغیرہ میں نمائش کے عوض قلبی واردات کے منتظر ہیں اور یہاں ان کا لہجہ کھرا اور صاف ہے کیوں کہ یہ ایک ماموریت ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو شاعر اہلبیتؑ نے اپنے سر لی ہے۔

کیا مالکِ اشتر نے جھنجھوڑی ہیں صفیں　　ہر جنگ میں صاف کر کے چھوڑی ہیں صفیں
تیرے لیے ہے نفس کا میدان جہاد　　کچھ تو نے برائیوں کی توڑی ہیں صفیں

خبر بھی ہے تجھے ہمنامِ عباسؑ　　کہ ساتھ اس نام کے شرطِ وفا ہے

کربلا دے مجھے معیارِ عمل کی توفیق　　کل جو تھا بس وہی موضوعِ فغاں آج بھی ہے

حق پرستی خود شناسی ہمت و عزم و عمل　　مل کے ان اجزا سے بنتی ہے تولّائے حسینؑ

اب ہم میں نہیں جذبۂ انصارِ حسینؑ　　اپنی تھی جو منزل ہوئی جاتی ہے پرائی

اقوالِ حسینؑ ہیں عمل غیر حسینی　　یہ دین کے الفاظ میں دنیا طلبی ہے

کیا یہ ہے زندگی کا نصب العین　　یہ ہے تقلید سیّد کونین

دل دکھاتے رہو غریبوں کا　　اور کہتے رہو حسینؑ حسینؑ

اللہ وہی قوم ہو سب سے پیچھے　　جس قوم میں ہو معرکۂ کرب و بلا

مولاؑ کا ہر اک معرکۂ علم و عمل　　سنتے رہے ہم درود پڑھنے کے لئے

کیا صرف کتابوں کے الٹتا ہے ورق　　دنیا کا ورق بھی یا علیؑ کہہ کے الٹ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

عالم ہے تو قرآن پہ عامل بھی ہو   خاک در اہل بیت منزل بھی ہو

تجمّ آفندی اپنے کلام، خصوصی طور پر اپنے سلام میں قومی افراتفری، بے حسی، بے عملی اور اقدارِ عالیہ کی کمی کو ظاہر کرتے ہوئے اخوت، حُسنِ عمل، محنت اور محبت کی دعوت اس طرح دیتے ہیں کہ سننے والے کو پند و نصیحت معلوم نہ ہوتا اور اس طرح قومی تعمیر خود بہ خود داخلی انقلاب کی طرح قوم کے دل میں پیدا ہو جاتی۔ ان کا انداز جمالیات، جذبات اور احساسات سے لبریز تھا۔

اسی لیے تو کہا تھا:

شعر و سخن میں تجمّ یہ ہیں بے نیازیاں   بیٹھا ہوں اجتہاد کی قوت لیے ہوئے

تجمّ مجلسِ حسینؑ سے انسانیت سازی کا کام لینا چاہتے تھے۔

یہ مجلسِ غم ظلم منانے کے لیے ہے   دنیا کو رہِ راست دکھانے کے لیے ہے

انسان کو انسان بنانے کے لیے ہے   محدود نہیں سارے زمانے کے لیے ہے

یہ مجلس نہیں پیمان ہیں اطاعت کے   یہ ہم حسینؑ سے قول و قرار کرتے ہیں

سینہ پہ کائنات کے نقشِ دوام ہے   انسانیت حسینؑ کے اُسوہ کا نام ہے

عزمِ خالص چاہیے حُر کے ارادے کی قسم   بڑھ گیا آگے تو پیچھے ہٹ گئی تقدیر بھی

دو گام چلے تو کوئی عباسؑ کے مانند   کاندھے پہ بھری مشک ہے اور تشنہ لبی ہے

روزِ عاشور امام حسینؑ نے ایک عصرِ نو کی تعمیر کی ہے۔ یہ مطلب تجمّ کے سلاموں میں مختلف انداز اور مختلف معانی میں نظر آتا ہے۔

پڑھ کر نمازِ عصر کی شبیرؑ زیرِ تیغ   اک عصرِ نو کی خلق میں تعمیر کر گئے

خونِ شبیرؑ کا اسلام کی بنیاد میں ہے   ایسی محکم نظر آئے گی نہ تعمیر کوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قربان ایسی موت کے جو خود ہو زندگی　　پیمانۂ حیات ہے پیمانِ کربلا

شبیرؑ سیاست کا وہ تقلیدِ اعظم ہے　　قانون بنا ڈالا عاشور کو دن بھر میں

کیا خون سے رونق ہے انصارِ حسینیؑ میں　　رخسارِ شہادت پر اک تل نظر آتا ہے

اے کربلا کے خالق عزم و عمل نے تیرے　　کتنا بڑھا دیا ہے معیار آدمی کا

یہاں تحفظِ انسانیت کا ہے یہ سوال　　زبان سرِ نبی پر سوال آب نہیں

نجم آفندی کے کلام میں برادری، اخوت، مساوات کا درس ملتا ہے۔ وہ برادری، برابری، محبت اور اخوت صرف ملّت اسلامیہ کے فرقوں کے درمیان ہی نہیں، بلکہ دنیا کی اقوام کے مابین دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کا ہیرو اگرچہ اسلامی اقدار کا نمائندہ ہے۔ لیکن وہ انسانیت کا پیامبر ہے۔ وہ آدمی گر ہے اس خلقِ عظیم کا پیکر ہے۔

سرکارِ دوجہاں کی محبت کے نام پر　　آپس کے اختلاف کو قربان کیجئے

نام کس کا اتحادِ ملّت اسلام ہے　　ہم سے پوچھو وہ حسینؑ ابن علیؑ کا نام ہے

اسلام پیامِ امن ہے یاد رہے　　سُنّی ہو کہ شیعہ ہو مسلمان بھی ہو

ضرورت ہے محبت کی سبق نفرت کا پڑھتی ہے　　کہیں دنیا میں کوئی قوم یوں پروان چڑھتی ہے

یہ مصرف علم کا ہے اور یہ عالم نوجوانوں کا　　تعصب بڑھ رہا ہے جس قدر تعلیم بڑھتی ہے

---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ فرض پنجگانہ ہو یا ہو صلوٰۃ عید — ملتی ہے ہر نماز سے تعلیم اتحاد

ایک اور ایک دو بھی ہوتے ہیں — ایک اور ایک مل کے گیارہ بھی

جن کو قدرت نے دی ہے عقل سلیم — ان کو کافی ہے اک اشارہ بھی

ڈاکٹر سید نواز حسن زیدی، تجمل آفندی۔ فکر وفن، مطبوعہ لاہور 2000ء کے صفحہ 274 پر لکھتے ہیں:

میر مونس اور مابعد کے سلام نگاروں نے اپنے سلاموں میں اپنے عہد کے شعراپر بھی چوٹیں کیں اور غیر شیعہ مسلمانوں کی بھی ہجو کی مثلاً:

بھلا تر ڈوبے جا سے اس میں کیا حاصل — اٹھا چکے ہیں زمیندار جن زمینوں کو (مونس)

غیر کی مدح کروں شہ کا ثنا خواں ہوکر — مجرئی اپنی ہوا کھوؤں سلیماں ہوکر (انیس)

تجمل کے ہاں اس حوالے سے متشددانہ انداز پایا جاتا ہے۔ تجمل آفندی کے اس رویے کے پس منظر میں اس ماحول کی تلخی بھی ہے اور تجمل آفندی کی اپنی مخصوص طبیعت بھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انگریز امپیریل ازم سے نفرت کے باعث انھوں نے ہر اس شخص کی مخالفت کرنا اپنا فریضہ بنالیا تھا جو یا تو خود تخت وتاج وطبل وعلم کا وارث تھا یا کسی حوالے سے شہنشاہیت کو پسند کرتا تھا۔ تجمل آفندی نے اہل بیت کی قربانی کو شہنشاہیت کے خلاف ایک استعارے کے طور پر استعمال کیا۔ ان کے نزدیک اہل بیت سے عقیدت جزو ایمانی ہے لیکن اس عقیدت کے کچھ تقاضے بھی ہیں۔ انھوں نے اپنے سلاموں میں ایسے ہی افراد کو اپنی طنز کا نشانہ بنایا ہے جو اس عقیدت کے تقاضوں سے بے بہرہ ہیں۔ اس حوالے سے چند اشعار درج ہیں:

جو بعنوان تجارت ہو محبت کیسی — کتنے مجلس میں بھی جنت کے خریدار آئے

چھوڑ کر عترت کا داماں کیا مسلماں لے گئے — روح قرآں چھوڑ دی الفاظ قرآں لے گئے

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روؤ کثرت سے ہنسو کم، حکمِ قرآنی یہ ہے　　　آپ قرآں در بغل اور دور ہیں قرآن سے

قرآن جس میں اُترا ہے وہ گھر نہ ڈھونڈ لیں　　　تفسیر ڈھونڈتے ہیں جو قرآن کے لئے

دعوٰی ہے دوستی کا غلط اہلِ بیتؑ سے　　　دشمن کا اہلِ بیتؑ کے دشمن اگر نہیں

ہم نے لفظ بہ لفظ اقتباس ڈاکٹر زیدی کا اوپر اس لئے دیا ہے کہ تجزیہ پر انصاف ہو سکے۔ کیوں کہ اوپر دیے گئے مطالب کے جواب میں ایک پوری کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ لیکن ہمیں صرف ایک ہی صفحہ میں معروضات پیش کرنا ہیں ۔ اس لئے فقروں، تشفی بخش اشاروں، مستند حوالوں اور منطقی سوالوں سے جواب مناسب ہوگا۔

1. میر مونسؔ کا پورا کلام مطبوعہ چھ جلدوں میں راقم کے پاس نول کشور کے پہلے ایڈیشن 1896ء موجود ہے۔ میری نظر سے سلام کا کوئی شعر جو غیر شیعہ مسلمان کی ہجو میں ہو، نہیں گزرا۔

2. جن دو شعروں سے مونسؔ اور انیسؔ کے مثال دی گئی ہے، اس میں اولاً ہجو کا پہلو نہیں، بلکہ شاعرانہ چشمک ہے۔ ثانیاً یہ سلام جس میں رعایا سے لے کر بادشاہ واجد علی شاہ اخترؔ نے بھی شعر کہے تھے، انیسیوں اور دبیریوں کے درمیان ایک ادبی معرکہ آرائی تھی اور اس میں شیعہ سنّی جھگڑا نہ تھا۔ طرفین ایک ہی عقیدے کے افراد تھے۔ اس سلام پر کامل روداد رثائی ادب کے رسالے میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی دیکھی جاسکتی ہے۔

3. میر مونسؔ اور مابعد کے سلام نگاروں ...... یہ اعتراض خود قابل اعتراض ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سے شعرا ہیں جنھوں نے سلام جو سلامتی، دعا، اور اقدار اسلامیہ کی پاک ترین صنف ہے، اس میں ایسے اشعار لکھے ہوں۔ راقم، سلام نگاری کا طالب علم ہے اور اس طرح کے سلاموں سے بے خبر ہے۔ بہر حال اولاً اگر بالفرض کسی منچلے نے ایسا قدم کیا ہو تو وہ نظم، سلام نہیں کہلاتی۔ سلام میں دل آرائی، قلب سازی اور سلامتی کا درس ہے۔ دل آزار نظموں کو سلام کہنا ناانصافی ہے۔ بہر حال گفتگو تو جب ہوگی جب ثبوت کے طور پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام نگار شعرا کے شعر پیش ہوں۔

4. ''نجم کے ہاں اس حوالے سے متشددانہ انداز پایا جاتا ہے۔'' یہ جملہ اُس حوالے سے کہ شعرا نے غیر شیعہ مسلمانوں کی بھی ہجو کی۔ نجم پر سراسر الزام ہے۔ راقم، دنیاے اردو ادب کا وہ واحد شخص ہے جس نے پہلی بار ان کے تمام تر کلام، جس میں 12752 اشعار شامل ہیں اپنے ہاتھ سے لکھ کر کائنات نجم میں جمع کیے مجھے ایک بھی شعر غیر شیعہ مسلمان کی ہجو میں نہیں ملا جو پانچ اشعار اس دعوے کے ثبوت میں پیش ہوئے اس میں تین شعر قرآن اور عترت، ایک شعر دشمنِ اہل بیت سے برأت اور ایک شعر مجلس میں شرکت کرنے والوں سے منسوب ہے۔

5. مجلس کے شرکا تقریباً تمام تر شیعہ لوگ ہوتے ہیں اور پورے شعر کا رجحان، جس میں اہل بیت سے محبت کا دعویٰ اور مجلس کو تجارت کا ذریعہ بنانا، صریحاً غیر شیعہ مسلمان سے خطاب نہیں۔ اگر کائنات نجم کا مطالعہ ہو تو صدہا اشعار نجم کے محبان اہل بیت اور خطیبوں کے رجحانِ عزاداری کے خلاف ملیں گے۔ نجم شاعر اہل بیت تھے ان کی نظر میں مسلمانوں کے صرف دو گروہ ایک محب اہل بیت اور دوسرے دشمن اہل بیت تھے چنانچہ شیعہ سنّی وہابی دیوبندی وغیرہ کی تفریق نہیں۔ وہ اپنے کلام اور سلام میں مودبانہ اور طنزیہ اسی فرقہ کے افراد کو موردِ سوال قرار دیتے تھے جو ان ہی کے مسلک سے تھے۔

6. جہاں تک قرآن اور عترت کا سوال ہے۔ نجم تمام بلادِ اسلامیہ کی مانی گئی معتبر حدیث ''ثقلین'' کی طرف اشارہ کررہے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! میں تم میں دو گراں بہا چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ ایک کلام اللہ اور دوسرے میری عترت۔ تم ان دونوں سے متمسک رہو، کیوں کہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر پہنچیں گے۔ چنانچہ نجم نے جو اس حدیث کو نظم کرکے اس کے ساتھ رہنے کی ہدایت کو ظاہر کیا اور اس سے دوری پر طنز کیا، وہ بالکل صحیح ہے۔ اگر اس کو دل آزاری اور ہجو تسلیم کیا جائے تو حضورؐ سب سے پہلے اس کے مستحق قرار دیے جائیں گے۔ بہر حال نجم حق گو تھے، حق پرست تھے، وہ حق کی بات جو قرآن اور حدیث میں ہو، اسے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہنے کو عار نہیں سمجھتے تھے۔

7. اگر قرآن میں آیا ہے کہ روؤ کثرت سے اور ہنسو کم، تو جو لوگ رونے پر اعتراض کرتے ہیں تو قرآن سے اس کا مدلل جواب ہجو نہیں کہلاتا۔ نجم نے تو اس انداز سے نہیں کہا جیسا ایک ہندو شاعر ماتھر لکھنوی نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا تھا؟

اپنا کوئی مرتا ہے تو روتے ہو تڑپ کر — اور سبطِ پیمبرؐ کا کبھی غم نہیں کرتے
ہمت ہے تو محشر میں یہ پیغمبرؐ سے کہنا — ہم زندۂ جاوید کا ماتم نہیں کرتے

8. حق اور باطل دونوں کو صحیح نہیں کہا جاسکتا۔ آیت قرآنی ہے حق آیا اور باطل چلا گیا۔ ع: دیو چوں بیرون رود، فرشتہ درآید" اہل بیتؑ کے دوست ہو کر ان کے دشمن سے دوستی نہیں رکھ سکتے۔ یہ شعر کسی خاص فرقہ پر نہیں۔ اس سے سخت شعر تو شورش کاشمیری نے کہے تھے:

جن ظالموں نے ظلم کیا اہلِ بیتؑ پر — قہرِ خدا سے ان کو بچایا نہ جائے گا
سن لیں مری طرف سے یزیدانِ عصرِ نو — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

9. یہ بھی شاید صحیح نہ ہو کہ نجم، اہل بیتؑ کی محبت کو شاہی کے خلاف سمجھتے تھے۔ خود نجم نے بیس بائیس سال دربار میں گزارے۔ دربار دُربار، صدق جائسی کی کتاب میں نجم کی خودداریاں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اپنی متفرق نظموں میں واجد علی شاہ اختر پر عمدہ نظم لکھی۔ انھیں شاہی اور حکمرانی سے بیر نہ تھا، اگر وہ عدالت اور مساوات کے ساتھ رعایا کے حق کی پامالی نہ کرے، لیکن وہ اپنی روش اور خودداری کو بدلنا پسند نہیں کرتے تھے۔

یہ خیالِ خام ہے کس کم نظر کج فہم کا
مسندِ شاہی سے اپنا بوریا بدلیں گے ہم

کیونکہ

پرسشِ احوال پر جز شکر کچھ کہتے نہیں
بوریے پر بھی مزاجِ اہلِ دل شاہانہ ہے

اسلامی تاریخ گواہ ہے جمہوریت اسلامی ممالک میں صدیوں سے مفقود ہے۔ لیکن اسلامی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقدار جو جمہوری ہیں، وہ ہمیشہ کم مگر باقی رہے، اسی لئے تجم اور دوسرے رثائی ادب کے شعرا نے ان اقدار کا ذکر خیر کیا ہے۔ انگریز امپیریل ازم کے باعث انھوں نے ہر اُس شخص کی مخالفت کو اپنا فریضہ بنالیا اور اہل بیتؑ کی قربانی کو شہنشاہیت کے خلاف ایک استعارے کے طور پر استعمال کیا، ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اقدار کے لوگ امرایت اور سرمایہ دار اور مولوی نما ساہوکار اپنی ذاتی منفعت کے لئے اگر ان کے مخالف تھے، تو اس سے ان کے مشن پر کوئی اثر نہ پڑ سکا۔

تجم کیا روکے گی یہ دنیا مجھے
میں نکل جاؤں گا ٹھکراتا ہوا

10. آخر میں ہم یہی کہنا پسند کریں گے جو خود ڈاکٹر نواز حسن زیدی نے اسی کتاب کے صفحہ 184 پر کہا ہے۔

''تجم آفندی کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے اپنی کسی رباعی میں بھی ایسی بات نہیں کہی جو قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو۔ ان کے نزدیک عقیدت کا معیار یہ ہے کہ قرآن وحدیث کے مسلمہ معیارات کو سامنے رکھ کر حضورؐ کی مدح کی جائے اور صحیح روایات کو بنیاد بنایا جائے، نہ کہ محض عقیدت اور جذبات میں حضورؐ سے ایسی باتیں منسوب کی جائیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضورؐ کے بارے میں ان کی رباعیات کسی نہ کسی آیت قرآنی کی وضاحت کر رہی ہیں۔''

راقم یہاں ان جملوں کو آگے بڑھا کر یہ کہنا چاہتا ہے کہ تجم کے سلام، بلکہ تمام کلام میں بھی وہی احتیاط کو پیش نظر رکھا گیا۔ بہر حال یہ بھی محمدؐ کی آل ہے۔ یہ آل محمدؐ ہیں اور اہل بیتؑ اطہار کے شاعر تجم ہے:

موزوں ترے کردار پہ بھی ہے یہ خطاب
تو شاعرِ اہل بیتؑ کہلاتا ہے

تجم آفندی علامہ اقبال کی فکر سے بہت متاثر تھے۔ وہ قنوطی اور منجمد صوفیانہ روش کے خلاف تھے۔ وہ اقبال کی طرح رسم شبیریؑ کے ادا کرنے پر زور دیتے تھے:

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ فقر خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری

یہاں نجم کا لہجہ بے باک ہے۔رسالت کا منصب نبھانا ہے کیونکہ ایسی شاعری جزو پیغمبری ہے۔

اے نجم میں ہوں شاعرِ دربارِ رسالتؐ کیا شک ہے کسی کو مری تصویر کشی میں

نجم اسوۂ شبیرؑ کو انسان کی عالی اقدار کو جگانے اور سنوارنے کے لیے لازم ومفید جانتے ہیں۔چند اشعار سلام سے اسوۂ انصار اور اسوۂ شبیرؑ پر دیکھیے:

چند لفظوں میں یہ ہے اُسوۂ انصارِ حسینؑ وسعتِ فکر و نظر حوصلۂ عزم و عمل

بیٹھ کر مجلس میں رونے اُٹھ کے ماتم بھی کیا اسوۂ انصار کی تقلید سے کیا کام ہے

یہ نہ قرآں میں نہ قرآن کی تفسیر میں ہے روحِ احساس وعمل اسوۂ شبیرؑ میں ہے

لی نہ اسوۂ شبیرؑ سے مدد جب تک یزیدِ وقت کوئی بے نقاب ہو نہ سکا

ذہن میں اسوۂ شبیرؑ کا معیار آئے ہاتھ میں صبر کا دامن ہو کہ تلوار آئے

اُسوۂ محنت کشانِ کربلا تعلیم کر اُٹھ صفِ ماتم بچھا کر قوم کی تنظیم کر

عربی، فارسی اور اردو شاعری میں کسی کا خطاب بجز نجم آفندی، شاعرِ اہل بیتؑ نہ ہوا۔ یہ خطاب نجم آفندی کے نام کی دستار بن گیا۔قرآن اور اہل بیتؑ کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے اور رہے گا۔حدیث ثقلین کی رو سے قرآن ساعت اور قرآن ناطق (اہل بیتؑ) کو کوئی جدا نہیں کرسکتا۔رثائی ادب اور نعت گویوں نے اس مضمون پر عمدہ اشعار لکھے لیکن اس موضوع پر نجم فلک سخن پر نجم نہیں بلکہ خورشید درخشاں ہیں۔نمونہ کے طور پر ہم صرف چند شعروں پر اکتفا کریں گے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ شانِ ولا اے دلِ ناکام نہیں — اب تک بھی اخوت کی روش عام نہیں
عترت سے محبت کا ہے دعویٰ لیکن — آپس میں محبت کا کہیں نام نہیں

بندے جنھیں کلام ہے عترت کے باب میں — اصلاح دے رہے ہیں خدا کی کتاب میں

کلام اللہ کی تفسیر ہے ہر فردِ عترت کا — نظر کر ان کی سیرت پر ذرا تفسیر سے پہلے

دامنِ آلِ نبیؐ ہاتھ سے چھوٹے کیوں کر — اس سے بہتر نہیں قرآن کی تفسیر کوئی

چھوڑ کر عترت کا دامن کیا مسلماں لے گئے — روحِ قرآں چھوڑ دی، الفاظِ قرآں لے گئے

قرآن جس میں اُترا ہے وہ گھر نہ ڈھونڈ لیں — تفسیر ڈھونڈتے ہیں جو قرآن کے لئے

ڈاکٹر شارب ردولوی ''تنقیدی مطالعے'' میں لکھتے ہیں۔ ''سلام کے کہے جانے کا دوسرا سبب یہ تھا کہ اس زمانے میں شعری نشستوں اور مشاعروں کا انعقاد عام تھا اور روز ہی اس طرح کی محفلیں کہیں نہ کہیں ہوتی رہتی تھیں، لیکن ایامِ عزا کے احترام میں عشقیہ شاعری یا غزلوں وغیرہ کا کہنا یا سنانا اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے اس زمانے میں غزل کے بدل کے طور پر سلام کہے جاتے تھے اور مشاعرے کے بجائے مسالمے کی محفلیں ہوتی تھیں، اس طرح ایک طرف شعر گوئی کے جذبہ کی تسکین ہوجاتی تھی اور دوسری طرف ایامِ عزا کے احترام اور ثواب کا مقصد بھی پورا ہوجاتا ہے۔'' یعنی بالفاظ دیگر سلام مذہبی غزل کی شکل میں نمودار ہوا، اس لیے اس میں تغزل کی چاشنی ہے۔ امداد امام اثرؔ نے بھی کہا تھا کہ اگر سلام کے بعض اشعار غزل میں داخل کردیے جائیں تو غزل کے اشعار سے انھیں جدا کرنا آسان نہیں۔ جو فطری شاعر ہوگا اس میں شعریت ہوگی جس کو مختلف صنفوں میں مختلف ناموں سے بیان کرسکتے ہیں۔ چونکہ سلام اور غزل کی ہیئت ایک ہی قسم کی ہے اور بعض اوقات ہر شعر علاحدہ مضمون یا غزلِ مسلسل کی طرح ایک ہی مضمون کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تسلسل ہے، شعرا نے اپنے تغزل کی جھلکیاں دکھائی ہیں۔ مرزا عشق اور میر مونس کے سلاموں سے کون واقف نہیں۔ میر انیس کے 113 سلام، مرزا دبیر کے 134 سلام، مبکی سلام نہیں، بلکہ تغزل کے عالی نمونے ہیں۔

شبیہہ امامِ زماں کھینچتے ہیں — تصور میں تصویر جاں کھینچتے ہیں
(انیس)

خاکساروں کا ہر اک دھبہ سے دامن پاک ہے — گرد آلودہ نہیں ہوتی زمیں پر چاندنی
(دبیر)

ان اشعار کے ہر لفظ سے تغزل ٹپک رہا ہے۔

تجمؔ آفندی کے جملہ سلام (107) ہیں۔ ہر سلام کا ایک عنوان ہے۔ سلاموں میں کم سے کم (6) اور زیادہ سے زیادہ (26) اشعار ہیں۔ سلاموں کے کل اشعار کی تعداد (1375) ہے۔ سلاموں کے مطلعوں اور مقطعوں میں غضب کی شعریت اور جدت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بیسویں صدی کے اوائل میں جب اَوج، عروج، رشید، سلاموں میں نیا رنگ بھر رہے تھے کہیں بہاریہ مضامین اور ساقی ناموں کو داخل کیا جا رہا تھا، لیکن مجری، مجرا، سلام، سلامی، سلام علیک، جیسے الفاظ کو ترک کرنے کی ہدایت مل رہی تھی۔ اسی زمانے میں نوجوان تجمؔ سن رہا تھا۔ چنانچہ ایسے سلام رثائی ادب میں تجمؔ کے کلام سے داخل ہوئے اور پھر دبستان تجمؔ کے نقیب بن کر کہیں شہید یار جنگ کے سلاموں کے مجموعوں پر اثر انداز ہوئے اور پھر آج جہاں کہیں بھی سلام کہے جا رہے ہیں وہ دبستانِ تجمؔ ہی کی دین ہیں۔ مضمون کی طوالت کو دیکھتے ہوئے اس گفتگو کے آخر میں سلاموں کے کچھ اشعار مشتے نمونہ از خروارے درج ہیں۔

یہ گریہ نہیں ہے یہ آنسو نہیں ہیں — یہ دادِ وفا ہے جو دی جا رہی ہے

قتلِ اولادِ نبیؐ پر نعرۂ تکبیر تھے — ہائے کیا مصرف ہوئے ہیں نعرۂ تکبیر کے

خلق عظیم سے اُسے نسبت ہو کس طرح — جو قوم چھ مہینے کے بچے کو مار دے

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس طرح جگہ ملتی اغیار کو اس گھر میں　　دھبہ نہیں آسکتا تطہیر کی چادر میں

مولا کے غلاموں میں جبریل ہیں میں بھی ہوں　　بس فرق ہے اتنا سا میں در پہ ہوں وہ گھر میں

ضرورت ہے مصلّے کی فضا میں قوتِ دل کی　　مسلماں یا علیؑ کہہ نعرۂ تکبیر سے پہلے

ہم اہل بیتؑ کے ہیں ایسے ماننے والے　　کہ جن میں میثمِ تمار سا دلاور ہے

قلم کے بدلے اٹھائیں گے وقت پر تلوار　　مجھے یقیں ہے یہی عزمِ ہر سخن ور ہے

شرف پایا اُسی نے دفن کرنے کا پیمبرؐ کے　　جو واقف تھا مقامِ امتزاجِ روح و پیکر سے
ہمیں اللہ کے بندوں سے بس اتنا ہی کہنا ہے　　نبیؐ لائے تھے اپنا جانشیں اللہ کے گھر سے

قرآن میں خدا نے مودّت کہا جسے　　یہ بھی حسینیتؑ کا حقیقت میں نام ہے

چہرۂ روشن دکھا کر فطرتِ اسلام کا　　کلمہ پڑھوا دے حسینؑ ابن علیؑ کے نام کا

ہر بندۂ اللہ کو اپنا سا نہ سمجھو　　ایسے بھی ہیں بیٹھے ہیں جو کونین سنبھالے

کتنی مہنگی ملے دریغ نہ کر　　پھر بھی عزت کی موت سستی ہے

ہشیار تو لیتے نہیں قرآں سے سبق　　بے ہوش کو قرآں کی ہوا دیتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بے ماتمِ حسینؑ سحر ہے نہ شام ہے　　جس دن یہ غم تمام ہے دنیا تمام ہے

اپنی طرف سے چھیڑ نہ اپنی طرف سے جنگ　　یہ مسلکِ حسینؑ علیہ السلام ہے

میرے لئے آرام کہاں　　مسجد کا امام ہوں نہ منبر کا خطیب

علیؑ کا نام ہی کافی ہے سُن رکھے دنیا　　ہزار وار پہ ہم ایک وار کرتے ہیں

نجم کے سلاموں کا تنقیدی جائزہ ابھی پوری طرح سے نہ ہو سکا۔
اور اگر ہو جائے تو بقول نجم:

بہت پیام ملیں گے مرے سلام میں نجم
نگاہِ غور سے نقاد نے اگر دیکھا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

منتخب اشعار

اگر انساں کو عرفانِ غمِ شبیرؑ ہو جائے — شعورِ حریت دنیا میں عالم گیر ہو جائے
اگر منشائے فطرت خود نہ ہو کیونکر یہ ممکن ہے — کسی کا موت کا غم اور عالم گیر ہو جائے

اللہ رے صداقت سادات کے لہو کی — کیسا بھرا پڑا ہے اُجڑا ہوا گھرانہ

بندے جنھیں کلام ہے عترت کے باب میں — اصلاح دے رہے ہیں خدا کی کتاب میں
اقرار باللسان کر اے بندۂ خدا — رکھتا ہے الفتِ شہِ مرداں حجاب میں
دل ہو نہ ہو زباں تو نصیری ضروری تھی — جب منہ کھلا کنندۂ خیبر کے باب میں
تحقیق کا جنون ہے فکرِ عمل نہیں — کیا ڈھونڈتے ہو کرب و بلا کی کتاب میں

بت لاکھ بھی توڑے کوئی حیدرؑ نہیں ہوتا — وہ دوشِ پیمبرؐ تو میسّر نہیں ہوتا
یہ شان ہوئی ختم حسینؑ ابنِ علیؑ پر — اب عشق کا سجدہ تہِ خنجر نہیں ہوتا
ہم کود کے بچوں کو بھی کر دیتے ہیں شامل — جب تکملۂ قوت لشکر نہیں ہوتا
آسان ہے قربانی و ایثار پہ تقریر — میدانِ عمل کچھ سرِ منبر نہیں ہوتا

پاؤں عابدؑ کا نئی راہ کی تعمیر میں ہے — پاؤں وہ پاؤں جو الجھا ہوا زنجیر میں ہے
یہ نہ قرآں میں نہ قرآن کی تفسیر میں ہے — روحِ احساس و عمل اسوۂ شبیرؑ میں ہے
اللہ اللہ یہ اجمالِ جمالِ قدرت — وسعتِ کون و مکاں چادرِ تطہیر میں ہے
جس کی وحدت میں ہو قرآن کا سارا مفہوم — ایسا نقطہ بھی کوئی کثرتِ تحریر میں ہے
ایک ہی شانِ عمل ہے وہ حسنؑ ہو کہ حسینؑ — صلح میں بھی ہے وہی کاٹ جو شمشیر میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک ہی گھر چاہیے قرآن و عترت کے لئے ۔۔۔ تنگ دل حق سے دعا کر دل کی وسعت کے لئے
یہ ترا ذوقِ عبادت اے حسینؑ ابن علیؑ ۔۔۔ زیرِ خنجر بھی جگہ کر لی عبادت کے لئے
جرأتِ عباسؑ تک پہنچے گی کیا عقلِ بشر ۔۔۔ اک نیا موقف بنایا ہے شہادت کے لئے
دل پہ ظاہر ہو گئے کیا کیا علیؑ کے مرتبے ۔۔۔ لفظ اب ملتے نہیں اسرارِ قدرت کے لئے

جب سے قتلِ سبطِ پیغمبرؐ پہ تکبیریں کہیں ۔۔۔ گھٹ گیا اُس دن سے زورِ نعرۂ تکبیر بھی
عزمِ خالص چاہیے حُر کے ارادے کی قسم ۔۔۔ بڑھ گیا آگے تو پیچھے ہٹ گئی تقدیر بھی

قربان ایسی موت کے جو خود ہو زندگی ۔۔۔ پیمانۂ حیات ہے پیمانِ کربلا

یہ گریہ نہیں ہے یہ آنسو نہیں ہیں ۔۔۔ یہ دادِ وفا ہے جو دی جا رہی ہے

قتلِ اولادِ نبیؐ پر نعرۂ تکبیر تھے ۔۔۔ ہائے کیا مصرف ہوئے ہیں نعرۂ تکبیر کے
قید و قتل و تشنگی و غربتِ آلِ نبیؐ ۔۔۔ کیسے پُرغم ہیں عناصر قوم کی تعمیر کے

جگا رکھا ہے تیرہ سو برس سے جس نے دنیا کو ۔۔۔ اک ایسی رات بھی اس مرنے والے نے گزاری ہے
نکھرتے ہیں غمِ شبیرؑ سے اخلاقِ انسانی ۔۔۔ یہی غم ہے کہ جس سے زندگی کی آبیاری ہے
کہاں اک مسندِ پُر زر کہاں سجدہ تہِ خنجر ۔۔۔ وہ دنیاوی حکومت ہے یہ دینی شہریاری ہے

خلقِ عظیم سے اُسے نسبت ہو کس طرح ۔۔۔ جو قوم چھ مہینے کے بچے کو مار دے
دنیا کے غم کو چھوڑ کے لے لو غمِ حسینؑ ۔۔۔ غم ان کا ہو تو داغِ جگر بھی بہار دے

عالمِ انسانیت کو سال بھر میں ایک بار ۔۔۔ سرحدِ روحانیت میں کھینچ لاتے ہیں ہم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو حریت کی راہ بنا کر گئے حسینؑ   راہیں نکل رہی ہیں اسی شاہراہ سے

کیوں اس کی یادگار منائیں نہ اہلِ دل   جذباتِ حریت کا جو پروردگار ہو

مقتل نہ تھا حسینؑ کا دربار عام تھا   ہاتھوں پہ سر لیے ہوئے اہلِ وفا گئے
سائے میں تیغِ ظلم کے سو کر اجل کی نیند   جسمِ بشر میں روحِ شرافت جگا گئے

جینے کا اختیار تھا مرنا کیا پسند   کیا جبر و اختیار پہ قدرت ہے اے حسینؑ

پڑھ کر نمازِ عصر کی شبیرؑ زیرِ تیغ   اک عصرِ نو کی خلق میں تعمیر کر گئے

بالا ہی رہی شانِ علیؑ ذہنِ بشر سے   دنیا نے بہت کام لیا فکر و نظر سے
مدحت کے ترانے میں بڑا وزن ہے واعظ   اک حرف ہے بھاری تری تسبیحِ گہر سے
ہوتا نہ اشارہ جو حسینؑ ابنِ علیؑ کا   ہرگز نہ بدلتی شبِ عاشور سحر سے
روتے ہیں جو اس دور کے کشتوں کو مسلماں   وہ آنکھ ملائیں تو میرے دیدۂ تر سے
کھلتی نہیں تائید میں کیوں ان کی زبانیں   دل جن کے تڑپ جاتے ہیں ماتم کے اثر سے

لا اسئلکم کہہ کے مودّت جو طلب کی   قرآں نے رکھا تاج سرِ اہلِ ولا پر
جب میں نے دعا کی تو زیارت کی دعا کی   اللہ کی رحمت ہے مرے دستِ دعا پر

شبیرؑ کی روداد ہو فطرت کی زباں ہو   باز آئیں جو انساں تو فضا مرثیہ خواں ہو
میدان میں باطل کے لیے حجتِ آخر   قدرت کا یہ منشا تھا کہ اصغرؑ کی زباں ہو
ہوتی ہے لطافت وہ عجب مدح علیؑ کی   مفہوم پہ جب خلعتِ الفاظ گراں ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہجومِ غم کو ہٹاتے ہیں یا علیؑ کہہ کر   ہزار وار پہ ہم ایک وار کرتے ہیں
یہ مجلس نہیں پیمان ہیں اطاعت کے   یہ ہم حسینؑ سے قول و قرار کرتے ہیں
علیؑ کے ذکر پہ ہو یا خدا کی قدرت پہ   ہم ایک سجدۂ بے اختیار کرتے ہیں

اہلِ بیتؑ مصطفٰےؐ سے سیکھ شانِ خواجگی   حق کے بندے بھی رہے اور بندہ پرور ہو گئے
تربیت کی ذہنِ انساں کی غمِ شبیرؑ نے   صاحبِ دل بن گئے جو غم کے خوگر ہو گئے

نگاہوں میں ہے میری بائے بسم اللہ کا نقطہ   مجھے اب کیا تکلف ہو غرورِ نکتہ دانی میں

قرآں کی بات کون سمجھتا بجز علیؑ   ہر لفظ ہے خزانہ حکمت لیے ہوئے

کس طرح جگہ ملتی اغیار کو اس گھر میں   دھبہ نہیں آسکتا تطہیر کی چادر میں
شبیرؑ بچالیں گے اسلام کو مٹنے سے   ان کا ہے بڑا حصہ احساسِ پیمبرؐ میں
مولاؑ کے غلاموں میں جبرئیلؑ بھی ہیں میں بھی   بس فرق ہے اتنا سا میں در پہ ہوں وہ گھر میں
قرآن ہے بے معنی عترت سے جدا ہو کر   جس گھر میں یہ آیا تھا معنی ہیں اسی گھر میں
شبیرؑ سیاست کا وہ قائدِ اعظم ہے   قانوں بنا ڈالا عاشور کو دن بھر میں

بلغ پہ نظر پہنچا اے ناظرِ بے پروا   قرآں اِسی منزل سے کامل نظر آتا ہے
کیا جونؑ سے رونق ہے انصارِ حسینیؑ میں   رخسارِ شہادت پر اک تل نظر آتا ہے
شاید یہ فرشتوں نے سوچا ہو شبِ ہجرت   انساں خلافت کے قابل نظر آتا ہے

حق پرستی خود شناسی ہمت و عزم و عمل   مل کے ان اجزا سے بنتی ہے تولائے حسینؑ
روئے زیبائے پیمبرؐ رونقِ کون و مکاں   رونقِ دوشِ پیمبرؐ روئے زیبائے حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ضرورت ہے مصلّے کی فضا میں قوتِ دل کی | مسلماں یا علیؑ کہہ نعرۂ تکبیر سے پہلے
کلام اللہ کی تفسیر ہے ہر فرد عترت کا | نظر کر ان کی سیرت پر ذرا تفسیر سے پہلے
سفر میں کربلا کے گردشِ تقدیر کیا کرتی | میں آگے بڑھ چکا تھا گردشِ تقدیر سے پہلے

نہیں یہ شان کسی درد کے فسانے کی | غمِ حسینؑ میں قدرت ہے دل بنانے کی
حسینؑ فکرِ شہادت میں خود ہی تھے ورنہ | کسے مجال تھی تیغِ ستم اٹھانے کی

پھر یہودی قصر گمنامی سے ابھرے ہیں مگر | دینِ اسلامِ خدا محرومِ خیبر گیر ہے

ہم علیؑ والوں نے پرواہی زمانے کی نہ کی | مہرباں ہوکر رہا نامہرباں ہوکر رہا

دو اشک نہ ٹپکے جب آنکھوں کا بھرم کیا ہے | اٹھا جو نہ ماتم اس ہاتھ میں دم کیا ہے
صدیوں کے برابر تھی عاشور کی اک ساعت | اس دن کے مقابل میں تاریخِ اُمم کیا ہے
بخشے تو گئے ہوں گے کچھ ہم سے خراباتی | تاریخ مودّت کی اے لوح و قلم کیا ہے
خاموش جو سنتے ہیں عترت کے مصائب کو | ان سے یہ کوئی پوچھے تائیدِ ستم کیا ہے

نافہم نصیری کی ادا بھاگئی دل کو | میں سوچ رہا ہوں کہ یہ دولت کدھر آئی
اب ہم میں نہیں جذبۂ انصارِ حسینؑ | اپنی تھی جو منزل ہوئی جاتی ہے پرائی

ہم اہلِ بیتؑ کے ہیں ایسے ماننے والے | کہ جن میں میثمِ تمار سا دلاور ہے
مباہلہ کی فضا بھی ہے دیدنی اے دوست | اس ایک لفظ میں اس کی ثنا کا دفتر ہے
قلم کے بدلے اٹھائیں گے وقت پر تلوار | مجھے یقیں ہے یہی عزمِ ہر سخنور ہے

تیرہ سو برس میں ہوئے کیا کیا نہ تغیّر | کہہ دے کوئی شبیرؑ کے ماتم میں کمی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقوال حسینؑ ہیں عمل غیرِ حسینؑ — یہ دین کے الفاظ میں دنیا طلبی ہے
یہ حریت فکر یہ بیداریٔ اقوام — اک کوششِ تقلیدِ حسینؑ ابن علیؑ ہے

دیکھ کر مولاؑ علی کی شخصیت کو بے مثال — مسئلہ حل ہوگیا توحید کے اقرار کا

شرف پایا اسی نے دفن کرنے کا پیمبرؐ کے — جو واقف تھا مقامِ امتزاج روح و پیکر سے
ہمیں اللہ کے بندوں سے بس اتنا ہی کہنا ہے — نبیؐ لائے تھے اپنا جانشیں اللہ کے گھر سے

کٹتے رہے ہیں ہاتھ بدلتے رہے ہیں دور — دم بھر رکے نہ جام ولا کے شراب کے
اب لائیں گے نہ بحث میں ہم کربلا کی جنگ — کب تک چلیں گے دور سوال و جواب کے

سویا علیؑ کا لال دوعالم کو جیت کر — مٹھی میں کائنات تھی خنجر گلے پہ تھا

دشواریوں میں بھی ہے یہ فرض زندگی کا — مقصد بلند رکھنا آوازِ یا علیؑ کا
اے کربلا کے خالق عزم و عمل نے تیرے — کتنا بڑھا دیا ہے معیار آدمی کا
قرآں حدیث دونوں ہیں ایک ہی زباں کے — کیا راز کوئی سمجھے اب ربط معنوی کا

ہاتھ رکتے ہی نہیں ہیں ماتم شبیرؑ سے — استفادہ کررہا ہوں موت کی تاخیر سے
جب زباں پر یا علیؑ آتا ہے فرطِ شوق میں — اک سہارا چاہتا ہوں نعرۂ تکبیر سے
اک نہ اک جا خلق میں مجلس کہیں ہوگی ضرور — کوئی پل خالی نہیں ہے ماتمِ شبیرؑ سے
میں نے باب العلم کی چوکھٹ کا بوسہ لے لیا — لوگ اُدھر اُلجھے رہے قرآن کی تفسیر سے
یہ اک ادنیٰ سی کرامت ہے غمِ شبیرؑ کی — آدمی انسان بنتا ہے غمِ شبیرؑ سے
اپنے خوں سے نقشِ لا اللہ لکھتے کیوں حسینؑ — کام چل سکتا اگر کچھ کاغذ کی تحریر سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باز آجاتی اگر اُمت غمِ شبیرؑ سے
نامسلماں کرتے ماتم اور مسلماں دیکھتے

میں زباں پر بھول کر لایا نہ رازِ معرفت
یہ نصیری میرا صبر و ضبط پنہاں دیکھتے

اللہ اللہ کہنے والے قربِ حق کی شان میں
یا علیؑ کہتے تو یہ مشکل بھی آساں دیکھتے

عاشور کے دن ظہر کو دنیا ہوئی واقف
مومن کی نماز اور مجاہد کی دعا سے

شبیرؑ کا غم زندگیٔ فکر و نظر ہے
ملتا ہے یہاں درسِ عمل اشکِ عزا سے

مجرم ہیں یہ روکے ہوئے ہیں اجرِ رسالتؐ
وحشت جنھیں ہوجاتی ہے ماتم کی صدا سے

نبیؐ کے نور کو نہ دو آفتاب سے مثال
وہ آفتاب کا خالق ہے آفتاب نہیں

عراق تجھ پہ ہزار انقلاب آئیں مگر
تاثراتِ زیارت کو انقلاب نہیں

غمِ حسینؑ ہے یوں فکر پر اثر انداز
خود اپنے دل کو بھی اپنے سخن کی تاب نہیں

آیۂ تطہیر کیا اعلان تھا تطہیر کا
اذن لے کر گھر میں اتری آیۂ تطہیر بھی

چھوڑ کر عترت کا دامن کیا مسلماں لے گئے
روحِ قرآں چھوڑ دی الفاظِ قرآں لے گئے

وسعتِ اخلاقِ اسلامی کا عالم کیا کہوں
ہاتھ خالی ہیں مسلماں نامسلماں لے گئے

دامنِ آلِ نبیؐ ہاتھ سے چھوٹے کیوں کر
اس سے بہتر نہیں قرآن کی تفسیر کوئی

خونِ شبیرؑ کا اسلام کی بنیاد میں ہے
ایسی محکم نظر آئے گی نہ تعمیر کوئی

خاک ہوجائے نہ جاکر درِ شبیرؑ پہ خود
لے کے کیوں آتا ہے خاکِ درِ شبیرؑ کوئی

قرآن جس میں اترا ہے وہ گھر نہ ڈھونڈ لیں
تفسیر ڈھونڈتے ہیں جو قرآں لیے ہوئے

سینہ پہ زخمِ ماتمِ شبیرؑ دیکھ کر
اٹھے حریفِ دردِ نمک داں لیے ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

علیؑ پرست کہو یا خدا پرست مجھے　　پکارتا ہوں علیؑ کو مگر خدا کے لئے
ملے نہ ہوں گے علیؑ کو وہ ماں کی گود میں بھی　　مزے جو نیند کے بستر پہ مصطفیٰؐ کے لئے

ملتی نہیں جہاں میں علیؑ کی مثال بھی　　ہم نے تو یہ سنا تھا خدا بے مثال ہے
حاشا میں ہم نوائے نصیری نہیں مگر　　جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں ذرا حسبِ حال ہے
پھر حشر ہے جو ذوقِ عمل ہوگیا کہیں　　اب تک غمِ حسینؑ بحدِ خیال ہے

ہے یزید کاری بھی اُسوۂ حسینیؑ بھی　　زندگی اندھیرا ہے زندگی اُجالا ہے
جب حسینؑ آئے ہیں منزلِ شہادت میں　　کلمۂ شہادت کا جب سے بول بالا ہے
آج دن ہے عشرہ کا خونِ آدمی کیا　　آج آدمیت کا خون ہونے والا ہے

کربلا دے مجھے معیارِ عمل کی توفیق　　کل جو تھا بس وہی موضوعِ فغاں آج بھی ہے

حسینیتؑ سے جہاں انتساب ہو نہ سکا　　شعورِ درد کبھی کامیاب ہو نہ سکا
یہ اتحادِ عمل تھا کہ مرتضیٰؑ کے سوا　　کسی کا نفسِ پیمبرؐ خطاب ہو نہ سکا
ملی نہ اسوۂ شبیرؑ سے مدد جب تک　　یزیدِ وقت کوئی بے نقاب ہو نہ سکا

نظر ڈالے ذرا پستی پہ اپنی　　وہ ملت جس کو نازِ کربلا ہے
خبر بھی ہے تجھ ہمنامِ عباسؑ　　کہ ساتھ اس نام کے شرطِ وفا ہے

قسم کھاتا ہوں تیرہ سو برس کے دورِ ماتم کی　　تیری چھ ماہ کی ہے عمر عمرِ خضرؑ سے بہتر
مجھے نادان کہنا سادگی ہے فکرِ شاعر کی　　نظر انداز کردینا اسے اے غم کے پیغمبرؑ

دنیا میں یا حسینؑ کا نعرہ جو عام ہے　　یہ دشمنِ حسینؑ سے اک انتقام ہے
قرآن میں خدا نے مودّت کہا جسے　　یہ بھی حسینیتؑ کا حقیقت میں نام ہے

---

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شاعر ہوں اس کے در کا میں اے شاعرانِ دہر   جس کا ہر ایک لفظ خدا کا کلام ہے

ظہر کو سجدوں میں تھے سر عصر کو نیزوں پہ تھے   روزِ عاشورہ نے دیکھی شانِ انصارِ حسینؑ
ڈوبتے سورج سے پوچھا یہ اُبھر کے چاند نے   کب سے ریگِ گرم پر رکھے ہیں رخسارِ حسینؑ

عباسؑ اک ایسی ہستی تھی عباسؑ اک ایسی ہستی ہے   اونچا کبھی جس کے پرچم سے معیارِ وفا کا ہو نہ سکا
انسان کی حد سے آگے ہے شبیرؑ کی راہِ فکر و نظر   ہر قوم میں جس کا ماتم ہو انساں کوئی ایسا ہو نہ سکا

تاجدارِ کربلائے عشق ہیں سبطِ نبیؐ   اشک و آہ و مجلس و ماتم سپاہِ عشق ہے

دشمن ہیں تیغ و تیر کی طاقت لیے ہوئے   شبیرؑ ہیں مزاجِ نبوت لیے ہوئے
قرآن کی زبان بھی ہوتی نہ معتبر   آتا اگر نہ حرفِ مودّت لیے ہوئے

اسوۂ محنت کشانِ کربلا تعلیم کر   اٹھ صفِ ماتم بچھا کر قوم کی تنظیم کر

چہرۂ روشن دکھا کر فطرتِ اسلام کا   کلمہ پڑھوا دے حسینؑ ابنِ علیؑ کے نام کا

ذہن میں اسوۂ شبیرؑ کا معیار آئے   ہاتھ میں صبر کا دامن ہو کہ تلوار آئے
علیؑ اللہ کہے کوئی اگر مستِ ولا   قطع کر دوں جو زباں پر مری انکار آئے
جو بعنوانِ تجارت ہو محبت کیسی   کتنے مجلس میں بھی جنت کے خریدار آئے

اثرِ شہادتِ عظمیٰ کا جاودانی ہے   غمِ حسینؑ ہے باقی جہان فانی ہے
علیؑ کی مدح سے کیا دل بھرے گا دو دن میں   یہ سُن رہا ہوں کہ دو دن کی زندگانی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب تک ہے تردد جنھیں لولاک لما پر   وہ چیں بہ جبیں ہیں مرے اندازِ ثنا پر
چھوڑی نہ کسی حال میں بھی تعزیہ داری   ہر حال میں بیٹھے رہے ہم فرشِ عزا پر

تیری مدحت کے جادے پر یہ فکرِ نجم کی حد ہے   حق آگاہی تیری منزل ید اللّٰہی ترے تیور

تقلید میری ہوتی ہے اہلِ سخن میں نجم   چھایا ہوا دلوں پہ یہ رنگِ کلام ہے

نجم ہم نے مدح اہل بیت کے ہر شعر میں   فاضلِ طینت کی فطرت کو نمایاں کردیا

اُن کی نعلین مبارک میرے سر آنکھوں پہ نجم   تاجداروں سے ہیں برتر کفش بردارِ حسین

حاجی ہو کوئی حافظِ قرآں ہو کوئی نجم   کچھ بھی نہیں علی سے محبت اگر نہیں

نجم تیرہ سو برس سے آج تک قبرِ حسین   معبدِ اہلِ وفا ہے سجدہ گاہِ عشق ہے

اک طرف ارضِ نجف اک سمت ارضِ کربلا   نجم لہریں لے رہا ہے کیا مقدر دیکھئے

شعورِ مدح بزرگوں کا فیض ہے اے نجم   زہے نصیب یہ اعزاز خاندانی ہے

ڈوبا ہوا اے نجم جو ہو عشقِ علی میں   دنیا میں اسے کیا خبر سود و زیاں ہو

صلہ میں خلد وہ دیں گے تو نجم کہہ دیں گے   تمھارے نقشِ قدم پر نثار کرتے ہیں
خود پرستی رفتہ رفتہ حق پرستی بن گئی   نجم آخر شاعرِ آلِ پیمبرؐ ہو گئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقدس بانکپن اے نجم میرے تاج مدحت کا — کلاہِ خسروی میں ہے نہ دیہیم کیا میں
اے نجم میں شاعر ہوں سرکار امامت کا — نظمیں مری پہنچیں گی دربار پیمبرؐ میں

سب کہتے ہیں شاعر ہے دربارِ حسینؑ کا — نجم اپنی حقیقت سے غافل نظر آتا ہے

اے نجم بیٹھتے ہو اب کیا سنبھل سنبھل کر — آثار کہہ رہے ہیں اٹھنے کا ہے زمانہ

رفعت ترے کلام کی عرش آشنا ہے نجم — کھیلی ہے فکر دامنِ برق و سحاب میں

اے نجم جبیں ہوتی ہے چوکھٹ پر نجف کی — میں مدح کے عالم میں فلک پر نہیں ہوتا

نجم میں ہوں شاعرِ بزمِ حسینؑ ابن علیؑ — میرا نغمہ ہے فقط ساز حقیقت کے لیے

نجم شاعر ہے حسینؑ ابن علیؑ کے در کا — اور دنیا میں نہ منصب ہے نہ جاگیر کوئی

کب دیکھے طلب ہو دیارِ حسینؑ سے — بیٹھے ہیں نجم نذرِ دل و جاں لیے ہوئے

جناب نجم مقصد اور بھی کچھ ہے شہادت کا — سنا ہے قوم اب مقصد سے محروم ہوتی جاتی ہے

ابھی نجم کچھ اور نوحے سناؤ — ذرا قوم کی بے حسی جا رہی ہے

نجم ہم کو عیشِ فردوس تولا ہے بہت — ہم تمنائی نہیں فردوس کی جاگیر کے
نجم کتنے کام مداحانِ اہلِ بیتؑ کے — بے بنائے رنگ لائے بے سنوارے بن گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نجم اربابِ غرض نے دل کے ٹکڑے کر دیے — زندگی نعمت سہی نعمت سے بھی دل بھر گیا

اے نجم میری فکر کی اللہ ری ہمتیں — چاہوں تو بامِ عرش سے تارے اُتار دے

نجم اپنی زندگی ہے وقفِ مدحِ اہلِ بیتؑ — شاعرِ سرکارِ اہلِ بیتؑ کہلاتے ہیں ہم

انساں حسینیتؑ کو سمجھے گا نجم اک دن — جوہر نہ یہ ملیں گے دنیا کی خاک چھانے

اے نجم یہی شاید عنواں سفارش ہو — امید تو ہے اتنی آقا کی تولّا سے

کس سے پوچھوں کہ سمجھتے ہیں وہ شاعر اپنا — نجم کا نام بھی فہرست میں لکھا دیکھا

قیامت ہیں نجمی کے پُردرد نوحے — عزادار کا دل ہلا دینے والے

نجم دنیا آلِ پیغمبرؐ کی دشمن ہی رہی — دل پہ کیا کیا داغ اُمت کے نگہباں لے گئے

میں نجم اپنا فرض سمجھتا ہوں منقبت — ناداں ہے دل جزا کا جو امیدوار ہو

شاعر ہیں اہلِ بیتؑ رسالتؐ پناہ کے — اُٹھا یہ شور نجم جو مجلس میں آ گئے

جس در کے فقیروں میں بشر بھی ہیں ملک بھی — ہاتھ اپنے وہیں نجم بھی پھیلائے ہوئے ہیں

نجم کہیں ہمارے بعد اہلِ عزا یہ نہ کہیں — نجم کی طرح پھر کوئی نوحہ سرا نہیں ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے نجم خوش نصیب کہ ذکرِ حسینؑ پر
روحی فداک کہہ کے جہاں سے گزر گئے

نجم ہمیں نزع میں صرف عزا دیکھ کر
موت بھی کچھ دیر کو در پر ٹھہر جائے گی

جناب نجم یہ عزلت گزینیاں کب تک
یہ بے نیاز روش چھوڑیے خدا کے لیے

بہرِ نجات نجم کہوں کیوں حسینؑ سے
شاعر ہوں اہلِ بیتؑ کا صورت سوال ہے

اب جلد آستانے پہ اپنے بلایئے
کب تک جئے یہ نجم گناہگار آپ کا

نجم ہو اگر نسبت اسوۂ حسینؑ سے
ایک شعر مدحت میں خلد کا قبالا ہے
اجل جب چاہے منہ پر مُہر کردے
علیؑ کا نام دل پر لکھ گیا ہے

بن گئی انساں کا معبد زمینِ کربلا
نجم جب عزم و عمل کی زندگی لائے حسینؑ

عطا کی میرزائی نجم کو پھر مدح کی نعمت
کیا ممتاز قدرت نے زبانِ میر سے پہلے

نجم شاعر ہے علیؑ کا سب سے کمتر ہی سہی
نکتہ داں ہوکر سدھارا نکتہ داں ہوکر رہا

مدحت کی جوانی ہے پیری ہی سہی میری
احباب نہ یہ سمجھیں اب نجم میں دم کیا ہے
اردو میں ہے اے نجم مری نغمہ سرائی
نغمہ عجمی اور نہ لہجہ عربی ہے
اے نجم منقبت ہو اس وقت بھی زباں پر
جب نزع کی ہو ساعت عالم روا روی کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کربلا کی راہ میں حائل ہیں کتنی مشکلیں ——— نجم پہنچے لڑتے بھڑتے گردشِ تقدیر سے

اسرارِ حقیقت مرے افکار ہیں اے نجم ——— تفسیر مرے شعر کی پوچھو عرفا سے

حسینؑ سے جو عقیدت ہے اہلِ ہند کو نجم ——— فضائے دہر میں اس کا کہیں جواب نہیں

میں ہوں کلیم طورِ ثنائے علیؑ کا نجم ——— انداز ہیں کلام میں نقشِ دوام کے

نجم کیا معلوم کس کا شعر انھیں آئے پسند ——— مدحِ اہلِ بیتؑ پر نازش خیالِ خام ہے

سب سے کم رتبہ سہی لیکن یہ رتبہ کم نہیں ——— نجم بھی تیرے ثنا خوانوں میں شامل ہے حسینؑ

ممدوح ہی واقف مری نیت سے ہیں اے نجم ——— دنیا میں شہرت مری آشفتہ سری کی

آئیں جب امامِ عصرؑ ان سے یہ کہے کوئی ——— نجم زار انتظار دیکھتا چلا گیا

یہاں تحفظِ انسانیت کا ہے یہ سوال ——— زبانِ سبطِ نبیؐ پر سوالِ آب نہیں
وہ عصرِ تشنگی کی منزل وہ عظمتِ شبیرؑ ——— یہ وہ فضا ہے جہاں کوئی ہم رکاب نہیں

بیٹھے نصیریوں میں بھی ہم صوفیوں میں بھی ——— ذکرِ علیؑ کہیں بھی ہو عاشق ہیں نام کے
آتی ہے اور مدح سرائی میں کیفیت ——— جتنے حریف بڑھتے ہیں اس دورِ جام کے
عجب کیا کربلا دردِ دلِ جمہور ہوجائے ——— یہ غم ہر مملکت میں شاملِ دستور ہوجائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بشر جس کو غرورِ عشق سے تسکین حاصل ہو — وہ سر رکھ کر نجف کی خاک پر مغرور ہو جائے
لگا رکھی ہے لو شمعِ شبستانِ رسالتؐ سے — نہ جانے کب چراغِ زندگی بے نور ہو جائے

دور ہیں جب عمل سے جب تک اربابِ عزا — دیکھنے کے ہیں یہ آنسو غم برائے نام ہے
بیٹھ کر مجلس میں روئے اٹھ کے ماتم بھی کیا — اسوۂ انصار کی تقلید سے کیا کام ہے
فکرِ شاعر کی خطا ہے فن پہ کیا الزام ہے — شاعری اس دور میں لفظوں کا قتلِ عام ہے

O

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست سلام

نمبرشمار	عنوان	مطلع	تعدادِشعر	صفحہ
1	محرم کا زمانہ	دلوں پر غم کا بادل چھا گیا ہے	(17)	
2	اندازِ ماتم	محرم میں مسرت خود بخود کم ہوتی جاتی ہے	(12)	
3	شایانِ کربلا	تجھ کو سلام رفعتِ ایوانِ کربلا	(25)	
4	اکبرؑ کی جوانی	اجل کا سامنا ہے اور اکبرؑ کی جوانی ہے	(14)	
5	دادِ وفا	یہ کس پر چھری تیز کی جا رہی ہے	(26)	
6	وفائے عہد	مرحلے آساں نہیں ہیں ماتمِ شبیرؑ کے	(17)	
7	حُسنِ عمل	کربلا والے غریبوں کے سہارے بن گئے	(10)	
8	کارِ نبوت	پیکرِ اسلام میں اک روحِ تازہ بھر گیا	(17)	
9	شہریاری	بہت سجادؑ کو ملّت کی فکرِ رستگاری ہے	(14)	
10	اٹھارہ داغ	دنیا میں غمِ حسینؑ کا پروردگار دے	(13)	
11	سبز پرچم	سبز پرچم بزمِ ماتم میں جو لہراتے ہیں ہم	(14)	
12	وعدہ گاہ	دنیا گری ہوئی ہے آج ہماری نگاہ سے	(14)	
13	زندہ نشانیاں	سنتے ہیں سر کٹایا جب شاہِ کربلا نے	(25)	
14	عرش کا تارا	قوم کی خاطر ران کو سدھارا	(11)	
15	میدان کا دولھا	اس شان کے دنیا میں دیکھے نہ سنے پیاسے	(14)	
16	بلندیٔ افتاد	مشکیزہ جب کہ تیرِ ستم کھا کے گر پڑا	(13)	
17	تمکینِ سلیمانی	اکبرؑ کا تنِ نازک زخموں سے گل افشانی	(23)	

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	عنوان	مطلع	تعداد اشعر	صفحہ
18	خونِ تمنا	ہائے عاشورکو شبیرؑ نے کیا کیا دیکھا	(19)	
19	پیامِ عزا	سلامت ہیں درسِ وفا دینے والے	(14)	
20	چاک گریباں	حسرتیں پھوپھیوں کی ماں بہنوں کے ارماں لے گئے	(20)	
21	لالہ زار	یہ محبتِ رسولؐ کا انجام کار ہو	(16)	
22	اب کہاں	فاطمہؑ زہرا کے جانی اب کہاں	(17)	
23	شانِ جلالت	سرودے کے نانا جان کی دولت بچا گئے	(14)	
24	راہِ رضا	میدانِ شہادت میں حسینؑ آئے ہوئے ہیں	(17)	
25	اے حسینؑ	اسلام تیرا حاصلِ محنت ہے اے حسینؑ	(20)	
26	حوصلۂ بشر	بعد حسینؑ یوں کوئی جلوہ نما نہیں ہوا	(11)	
27	آخری سجدہ	زردکرنیں ڈوبتا سورج زمینِ کربلا	(19)	
28	آخری سجدہ	تیرے سجدہ میں ہے وہ روحِ جلالت اے حسینؑ	(19)	
29	آخری سجدہ	اک مسافر زیرِ خنجر سے اٹھوایا ہوا	(19)	
30	آخری سجدہ	ڈوبتے سورج کی غسلیں روشنی سجدے میں ہے	(16)	
31	کربلا کے مسافر	مقتل میں لاشیں رہ گئیں نیزوں پر سر گئے	(12)	
32	پیامِ عمل	قتل کی شبیرؑ کی بات کدھر جائے گی	(13)	
33	سبز قبا	شاید ہے طلب پھر مری شبیرؑ کے در سے	(12)	
34	دین کا رہبر	مستحکم کیوں نہ ہو تیری بزرگی اے علیؑ اصغر	(16)	
35	شورِ وفا	سبطِ نبیؐ سے دینِ خدا کا قیام ہے	(14)	
36	دردِ درماں	چاند نے زہراؑ کے مستقبل درخشاں کر دیا	(10)	
37	شانِ انصار	جنگ کا دن تھا مصلّے پر تھے انصارِ حسینؑ	(11)	
38	سلام	دل کی ان اطاعت میں نہ رہیں قدرت کو گوارا ہو نہ سکا	(11)	
39	طرحی سلام	رخِ سمتِ کربلائے معلّیٰ اگر نہیں	(6)	

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	عنوان	مطلع	تعداد شعر	صفحہ
40	سجدہ گاہِ عشق	کربلا کی راہ میں رہبر نگاہِ عشق ہے	(17)	
41	مدحتِ مولاؑ	زمینِ کربلا بھی یاد کرتی ہے تہہ دل سے	(12)	
42	نبضِ مشیّت	مقتل میں ہیں حسینؑ یہ قدرت لیے ہوئے	(11)	
43	رازِ عزاداری	موسمِ غم آ گیا کر شکرِ احسانِ حسینؑ	(13)	
44	فاقہ کش تاجدار	جمال ایسا کہ آسودہ نگاہیں بزمِ انور میں	(14)	
45	آخری سجدہ	رہروانِ راہِ آزادی کے تیور دیکھئے	(11)	
46	سلام	ولِ دل نظر آئینہ رخسار آئے	(13)	
47	آخری سجدہ	اثر شہادتِ عظمٰی کا جاودانی ہے	(8)	
48	سلام	ہم سمجھے تھے لہرائے گا کعبہ کی فضا پر	(10)	
49	سلام	ہر آہ مرے دل کی تولا کا نشاں ہو	(12)	
50	سلام	یہ عبادت اور ہے یہ کج کلاہی اور ہے	(4)	
51	صراطِ صبر	حسینؑ رازِ حیات آشکار کرتے ہیں	(21)	
52	پیامِ حریت	برتر از فکر و قیاس و فہم حیدرؑ ہو گئے	(13)	
53	تاجِ مدحت	نوید لافتی آئی علیؑ کی مدح خوانی میں	(11)	
54	بلندیٔ ہمت	سرورؑ ہیں زیرِ تیغ یہ رفعت لیے ہوئے	(8)	
55	تکرارِ تجلّی	کس طرح جگہ ملتی اغیار کو اس گھر میں	(14)	
56	حوصلۂ منزل	دل مجلس و ماتم کا حاصل نظر آتا ہے	(17)	
57	فطرتِ اسلام	متاعِ ذہن میں جس دن مسلکِ شبیرؑ ہو جائے	(9)	
58	فتحِ عظیم	کیوں کر نہ رنگ لاتا سر دے کے گھر بچانا	(14)	
59	ولولۂ انقلاب	اب کیا مرے گناہ رہیں گے حساب میں	(13)	
60	میدانِ عمل	قامت میں قیامت کا تو ہمسر نہیں ہوتا	(8)	
61	اُسوۂ شبیرؑ	پاؤں عابدؑ کا نئی راہ کی تعمیر میں ہے	(7)	

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	عنوان	مطلع	تعداد شعر	صفحہ
62	قرآن وعترت	ایک ہی گھر چاہیے قرآن وعترت کے لئے	(12)	
63	دردِ دامن گیر	ہے علیؑ کی مِلک یہ قرآن بھی شمشیر بھی	(9)	
64	فخرِ انساں	چھوڑ کر عترت کا دامن کیا مسلماں لے گیا	(13)	
65	اُسوۂ انصار	پھر نہ پیدا ہوا شبیرؑ سا شبیرؑ کوئی	(12)	
66	سرمایۂ شرافت	تنہا کھڑے ہیں درشۂ مرداں لیے ہوئے	(14)	
67	علیؑ کا شباب	سبق حسینؑ کی محنت سے لو خدا کے لئے	(10)	
68	غم لازوال	خیبر کے سامنے اسدِ ذوالجلال ہے	(9)	
69	جادۂ دشوار	اسلام اے حسینؑ ہے غم خوار آپ کا	(16)	
70	سلام	اے امامِ عصرِ حاضر تجھ پہ ملّت کا سلام	(8)	
71	سلام	صاحبِ طورِ تجلّی کو ہساروں کا سلام	(7)	
72	سلام	بارہا اٹھے فتنے بارہا سنبھالا ہے	(12)	
73	سلام	فرماتے تھے شبیرؑ روکے نہ کوئی آتا ہے اگر حُرؑ نہ آنے دو	(7)	
74	سلام	غمِ شبیرؑ ہدایت کا نشاں آج بھی ہے	(5)	
75	سلام	محمدؐ عربی کا جواب نہ ہو سکا	(10)	
76	سلام	وہیں تک رونقِ دینِ خدا ہے	(16)	
77	سلام	راکبِ دوشِ نبیؐ ہے ذاتِ والائے حسینؑ	(15)	
78	سلام	کوئی واقف نہ تھا اس لذّتِ تاثیر سے پہلے	(12)	
79	سلام	نہیں یہ شان کسی درد کے فسانے کی	(6)	
80	سلام	نامِ اکبرؑ اختصارِ نعرۂ تکبیر ہے	(6)	
81	سلام	غمِ شہیدِ کربلا کا جاوداں ہو کر رہا	(11)	
82	سلام	سینوں میں دل دہل گئے نیزہ پہ سر دیکھ کر	(12)	
83	سلام	دو اشک نہ ٹپکے جب آنکھوں کا بھرم کیا ہے	(12)	
84	سلام	جب چھین لی عباسؑ نے اعدا سے ترائی	(12)	

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	عنوان	مطلع	تعداد شعر	صفحہ
85	سلام	اسی کے گھر میں رسالت بھی ہے امامت بھی	(13)	
86	سلام	شبیرؑ کے قبضہ میں حیات ابدی ہے	(18)	
87	سلام	دیکھ کر غمگیں تبسم عابدؑ بیمار کا	(5)	
88	سلام	اس شان کا رہبر بخدا ہو نہیں سکتا	(10)	
89	سلام	قیامت ہے جو بیگانہ رہے آلِ پیمبرؐ سے	(6)	
90	سلام	عشرہ کی صبح نعرۂ تکبیر اکبرؑ	(6)	
91	سلام	کیا سخت واردات تھی خنجر گلے پہ تھا	(13)	
92	سلام	لوٹا ہوں کربلا سے اب حال ہے یہ جی کا	(15)	
93	سلام	ہاتھ رکتے ہی نہیں ہیں ماتمِ شبیرؑ سے	(10)	
94	سلام	دیکھنے والے شبِ ہجرت کا عنوان دیکھئے	(12)	
95	سلام	دل میں غمِ حسینؑ کا روحِ رواں رہے	(11)	
96	سلام	ثابت یہ ہوا ذاتِ شبیرؑ عقدہ کشا ہے	(12)	
97	سلام	کسی کے بس کی ثنائے ابوترابؑ نہیں	(10)	
98	سلام	جلوے خدا کے دین میں حسنِ دوام کے	(12)	
99	سلام	محبت میں علیؑ کے دل سراپا نور ہو جائے	(11)	
100	سلام	یہ بتا دینا زمانے کو ہمارا کام ہے	(14)	
101	سلام	اگر وہ خود نہ دلوں کے نگہباں ہوئے	(8)	
102	سلام	کیا طریقت کیا شریعت صدرِ محفل ہے حسینؑ	(12)	
103	سلام	جب اہلِ تولا نے تولا میں کمی کی	(12)	
104	سلام	لاکھ ظلم روزگار دیکھتا چلا گیا	(12)	
105	کوثر والے	ملکِ عرب کا تپتا جنگل	(24)	
106	کرب و بلا	ہم ہیں آج زمیں آسمانِ کرب و بلا	(8)	
107	سلام	اک اداسی کے سوا خیموں میں اب کیا رہ گیا	(12)	

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محرم کا زمانہ

دلوں پر غم کا بادل چھا گیا ہے | محرم کا زمانہ آ گیا ہے
ستارے اشکِ ماتم بن گئے ہیں | چمن میں روئے گل سنولا گیا ہے
جو بس چلتا اندھیرے ہی میں رہتا | نکل کر چاند بھی شرما گیا ہے
زمیں پر پڑ گئی ہے اوس جیسے | پسینہ سا جبیں پر آ گیا ہے
علیؑ کا لال یثرب کا مسافر | سفر میں اپنا مقتل پا گیا ہے
زمینِ گرم پر ہے جس کا تکیہ | نبیؐ کے دوش پر دیکھا گیا ہے
لبِ ساحل سے خیمے اُٹھ چکے ہیں | کنارِ نہر سے پیاسا گیا ہے
جو آئینہ تھا روئے سیدہؑ کا | وہ چہرہ پھول سا کمھلا گیا ہے
ہوا دیتی ہے پرچم کو جلالت | علم خیمے سے باہر آ گیا ہے
صدا کچھ بڑھ گئی ہے العطش کی | سنی ہے جس نے وہ تھرا گیا ہے
یہ اک نوحہ سا خیمہ سے نکل کر | دلِ اہلِ وفا تڑپا گیا ہے
نبیؐ زادوں کے رنجِ تشنگی میں | علم ساحل پہ بل کھاتا گیا ہے
ہزاروں ہیں اُدھر لیکن اِدھر سے | گیا ہے جو کوئی تنہا گیا ہے
ابھی آئی ہیں لاشیں بھانجوں کی | ابھی بھائی ابھی بیٹا گیا ہے
حسینؑ ابنِ علیؑ کا استغاثہ | ہر اِک ذرّہ کا دل برما گیا ہے
علی اصغرؑ کو اِک تیر سہ پہلو | ابھی تو خون میں نہلا گیا ہے
ابھی آقا گئے ہیں زیرِ خنجر | رضائے حق کا پیغام آ گیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اندازِ ماتم

محرم میں مسرت خود بخود کم ہوتی جاتی ہے — زمانہ کی فضا آمادۂ غم ہوتی جاتی ہے
لہو کے گرم قطرے اشکِ پیہم بنتے جاتے ہیں — دلوں کی بیقراری صَرفِ ماتم ہوتی جاتی ہے
حسینی کارواں نزدیکِ منزل آتا جاتا ہے — جو دنیا دین کے ہمراہ تھی کم ہوتی جاتی ہے
کمی منزل بہ منزل دیکھتے ہیں سبطِ پیغمبرؐ — مگر تجویز قربانی کی محکم ہوتی جاتی ہے
شبِ عاشور کیا فرما رہے ہیں سرورِ عالم — سکوں پرور دلوں میں شدتِ غم ہوتی جاتی ہے
اُدھر خاموش ہو کر رہ گئی ہے شمع خیمہ میں — فلک پر روشنی تاروں کی مدھم ہوتی جاتی ہے
بہت آنکھوں میں آنسو آگئے ہیں لحنِ اکبرؑ سے — اذاں میں شرکتِ اندازِ ماتم ہوتی جاتی ہے
پیامِ مرگ ہے اب اور انصارِ حسینیؑ ہیں — بلاوے آرہے ہیں بزم برہم ہوتی جاتی ہے
قیامت ہے کہ وقتِ عصر زیرِ تیغ آئے گی — وہ گردن جو خدا کی راہ میں خم ہوتی جاتی ہے
بہت شب ہوگئی معصوم بچے سوگئے شاید — صدائے العطش خیمے میں مدھم ہوتی جاتی ہے
اسی غم میں کہ مہمانوں کو پانی تک نہیں ملتا — فراتِ اِک قلبِ مضطر چشمِ پُرنم ہوتی جاتی ہے

جنابِ نجمؔ مقصد اور بھی کچھ ہے شہادت کا
سُنا ہے قوم اب مقصد سے محرم ہوتی جاتی ہے

o

شایانِ کربلا

تجھ کو سلام رفعتِ ایوانِ کربلا — تجھ پر درود جلوۂ جانانِ کربلا
اے بوئے مشک پیکرِ عنبر مزاج گل — اے لالہ زارِ صبر گلستانِ کربلا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے سجدہ گاہِ انجم و مہتاب و آفتاب — سجادۂ ریاضتِ سلطانِ کربلا
اے مسندِ جمالِ رئیسانِ ہاشمی — اے منزلِ جلالِ شہیدانِ کربلا
اے ارضِ کربلا یہ تیری شان کیوں نہ ہو — کس کا لہو ہے شاملِ ایوانِ کربلا
منظر بدل گیا جو درودِ حسینؑ سے — کیا دیدنی تھی صورتِ حیرانِ کربلا
تیار کربلا تھی پہنچتے جہاں حسینؑ — ہمراہ تھا حسینؑ کے سامانِ کربلا
سنتے ہیں نیند آگئی سجدے میں وقتِ عصر — جاگا ہوا تھا راتوں کا مہمانِ کربلا
وہ خاک و خوں کی مسندِ راحت پہ محوِ خواب — سلطاں کا افتخار سلیمانِ کربلا
وہ لاش نور پاش دھندلکے میں شام کے — وہ غم کی شام زلفِ پریشانِ کربلا
سایہ کیا طیور نے بیکس کی لاش پر — آئے نہ دفن کرنے کو انسانِ کربلا
زیرِ زمین ہے اکبرؑ و قاسمؑ کا حسن بھی — دو جسمِ نازنیں ہیں دل و جانِ کربلا
مسلم کے لال زینبؑ مضطر کے لختِ دل — سردے کے بن گئے گل و ریحانِ کربلا
اس تشنہ لب کی پیاس پہ صدقے حیاتِ قوم — سقہ تھا جس کا شیرِ نیستانِ کربلا
رُلوا رہا ہے قوم کو صدیوں سے آج تک — چھ ماہ کا وہ کشتۂ پیکانِ کربلا
ندی چڑھی جو خون کی منہ اور اتر گیا — پہلے ہی کچھ عجیب تھا عنوانِ کربلا
عالم فدائے حاصلِ خونابۂ جگر — ملت نثارِ فاتحِ میدانِ کربلا
لاکھوں ہی اولیاء تھے ہزاروں ہی انبیاء — نکلے مگر حسینؑ ہی شایانِ کربلا
للہ اپنی قوم کے حالِ زبوں کو دیکھ — اے کائناتِ حسن پہ دامانِ کربلا
یہ غمکدے تھے آلِ پیمبرؐ کے واسطے — زندانِ شام و کوفہ بیابانِ کربلا
قربان ایسی موت کے جو خود ہو زندگی — پیمانۂ حیات ہے پیمانِ کربلا
روضہ ہے یا منارۂ عظمت ہے قوم کا — صلِ علےٰ جبینِ درخشانِ کربلا
چہرہ پہ خوں ملے ہوئے بالیں پہ تو بھی تھا — اے ماہِ آسمان و گریبانِ کربلا
پہچاننا محال ہو اب اُس نگاہ کو — دیکھا تھا جس نے پیکرِ بے جانِ کربلا
مل جائے اِس دور میں دو گز زمیں کہیں — للہ تجھ پہ ہو یہ احسانِ کربلا

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکبرؑ کی جوانی

اَجل کا سامنا ہے اور اکبرؑ کی جوانی ہے ۔۔۔ اس اٹھارہ برس والے نے بھی مرنے کی ٹھانی ہے
سنا ہے تین دن گزرے نہ کھانا ہے نہ پانی ہے ۔۔۔ مگر اِس شیر کے چہرے کی رنگت ارغوانی ہے
دلِ صبر آزما کا ہو چکا دنیا کو اندازہ ۔۔۔ ذرا اَب دستِ ہمت کی بھی طاقت آزمانی ہے
عطش ہے دھوپ ہے میداں کی نیزے اور خنجر ہیں ۔۔۔ مسلمانوں میں ہم شکلِ نبیؐ کی مہمانی ہے
لبِ کوثر اُنہیں دادا سے جامِ آب لینا ہے ۔۔۔ پیمبرؐ کو لہو میں ڈوب کر صورت دکھانی ہے
قیامت تک نہ مرجھائیں گے جو گل یا کھلائے ہیں ۔۔۔ اُنہیں اپنے ہی زخموں سے ابھی جنت بنانی ہے
اُنہیں پینا ہے شربت کی طرح آبِ دمِ خنجر ۔۔۔ رگِ دل میں اسی دن کیلئے خوں کی روانی ہے
علیؑ اکبرؑ کا مرنا مجلسِ ماتم بنا دے گا ۔۔۔ بہت خوش وضع ہے عالم بہت دنیا سہانی ہے
قیامت ہے کسی کا جان دینا اِس جوانی میں ۔۔۔ زمیں سے آسماں تک سب جوانی ہی جوانی ہے
کوئی آساں نہیں تیروں میں سینہ تان کر جانا ۔۔۔ یہ پشتینی سپاہی ہیں یہ جذبہ خاندانی ہے
دمِ آخر لہو کے فرش پر انگڑائیاں لیں گے ۔۔۔ اجل سے بھی اُنہیں کچھ دیر طاقت آزمانی ہے
بدل دے گی فضائے دہر ان کی آخری کروٹ ۔۔۔ جہاں تک جان باقی ہے وہاں تک جانفشانی ہے
کلیجہ میں سناں، ریتی پہ لاشہ، سر ہے برچھی پر ۔۔۔ بڑی پُر درد یارب کربلا والی کہانی ہے

ابھی تک قوم میں ہے قلتِ ذوقِ عمل باقی
جنابِ نجمؔ کیسی نوحہ کوئی نوحہ خوانی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دادِ وفا

یہ کس پر چھری تیز کی جا رہی ہے
زمیں کربلا کی ہلی جارہی ہے

بہت مضطرب چاند ہے آسماں پر
بہُت مضمحل چاندنی جارہی ہے

چمن زرد ہے پھول سنولا گئے ہیں
ستاروں کی تابندگی جارہی ہے

دماغوں کے روشن دیے بجھ گئے ہیں
مہ و مہر سے روشنی جارہی ہے

پُر آشوب ہیں شام و کوفہ کی نظریں
خیالوں سے پاکیزگی جارہی ہے

سدھاری وہ اخلاق کی سر بلندی
وہ اسلام کی سروری جارہی ہے

نئی شرع ترتیب دیتی ہے دنیا
نئی قوم تشکیل کی جارہی ہے

شرافت کی آنکھوں میں اشک آگئے ہیں
محبت کی گردن ڈھلی جارہی ہے

یہ دینِ خدا پر چڑھائی ہے کیسی
یہ کس سمت دنیا چلی جارہی ہے

صدا دی ہے ملت نے سرِ نبیؐ کو
کہ تعمیرِ ملت بگڑی جارہی ہے

گلے کٹ رہے ہیں لہو بہہ رہا ہے
یہ بنیاد مضبوط کی جارہی ہے

مسافر پہ ہے بند دو دن سے پانی
شقاوت کی ندی چڑھی جارہی ہے

کہاں تشنگی اور کہاں حلقِ اصغرؑ
بڑی دور تک تشنگی جارہی ہے

خدا را شبیہِ پیمبرؐ کو روکو
پیمبرؐ کی تصویر بھی جارہی ہے

بہت زخم کھائے ہیں قاسمؑ نے لیکن
نگاہوں میں سج دھج کھبی جارہی ہے

بہت کم یہ رونق رہی کربلا میں
ابھی آرہی تھی ابھی جارہی ہے

علمدارؑ کی گرم رفتاریوں پر
شجاعت بھی خود جھومتی جارہی ہے

وہ ماتم کا طوفان ہے علقمہ میں
ہر اِک موج سر پیٹتی جارہی ہے

تعجب نہیں ماں جو اصغرؑ سے پوچھے
سواری کہاں آپ کی جارہی ہے

خبر آفتابِ رسالتؐ کو دے دو
کہ شمعِ امامت بجھی جارہی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ادا ہو رہا ہے خراجِ مودّت   یہ زندان میں آلِ نبیؐ جارہی ہے
وہ محکم ہے تقریرِ بیمارِ غم کی   کہ نبضِ حکومت چھٹی جارہی ہے
ابھی تک یہ مظلومیت کی کہانی   کہی جارہی ہے سُنی جارہی ہے
سمجھ لے گی وہ بھی غمِ کربلا کو   جو دنیا ابھی اجنبی جارہی ہے
یہ گریہ نہیں ہے یہ آنسو نہیں ہیں   یہ دادِ وفا ہے جو دی جارہی ہے

ابھی تجمّ کچھ اور نوحے سُناؤ
ذرا قوم کی بے حسی جارہی ہے

○

وفائے عہد

مرحلے آساں نہیں ہیں ماتمِ شبیرؑ کے   درد والے دل دکھا دیتے ہیں سینہ چیر کے
گھر بنا کر دل میں اِنکا غم نکلتا ہے کہیں   پھرتے ہیں کہیں مارے ہوئے تاثیر کے
بانیٔ اسلام اسلامی حمیّت دیکھ لے   کتنے زخم آئے ہیں سینہ پر تری تصویر کے
قتل اولادِ نبیؐ پر نعرۂ تکبیر تھے   ہائے کیا مصرف ہوئے ہیں نعرہ تکبیر کے
قید و قتل و تشنگی و غربتِ آلِ نبیؐ   کیسے پُرغم ہیں عناصر قوم کی تعمیر کے
کربلا والے وفا کے عہد میں مارے گئے   یہ جری کشتے نہیں ہیں نیزہ و شمشیر کے
ہائے سرور کی ضعیفی ہائے اکبرؑ کا شباب   ہائے وہ برچھی جو نکلی تھی کلیجہ چیر کے
امرِ خالق اور تھا ورنہ الٹ دیتے زمیں   چھوٹے چھوٹے دو نواسے شاہِ خیبر گیر کے
دستِ نازک وہ جو رستہ روک دیں طوفان کا   گردنیں جو پھیر دیں منہ خنجر و شمشیر کے
تیرے دم سے جی اُٹھی مرتی ہوئی انسانیت   زندہ باد اپنے گلے پر لینے والے تیر کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہائے وہ بازو تصدق جن پہ کرنیں چاند کی — ہار بن کر رہ گئے جو گردنِ شبیر کے
ہائے عاشورِ محرم ہائے شامِ قیدِ غم — آج بے پردہ ہیں وارث چادرِ تطہیر کے
سالکِ راہِ رضا ہیں ورنہ سجادِؑ حزیں — ایک انگڑائی میں حلقے توڑ دیں زنجیر کے
کوفہ وزندانِ کوفہ خانۂ حارث، فرات — کیا یتیموں پر ستم تھے گردشِ تقدیر کے
ہل گیا بیمار کے خطبہ سے دربارِ یزید — دل بہت تڑپا کیے نشتر لگے تقریر کے
سختیِ راہِ عمل سے بہرہ ور ہیں ملتیں — سامعہ صدقے تیرے پیغام عالمگیر کے
نجمؔ ہم کو عیشِ فردوسِ تولا ہے بہت — ہم تمنائی نہیں فردوس کی جاگیر کے

○

حُسنِ عمل

کربلا والے غریبوں کے سہارے بن گئے — آسمانِ حُریت کے چاند تارے بن گئے
کاروانِ ظلم نے اٹھوا دیے خیمے تو کیا — تشنہ کاموں کے محل دریا کنارے بن گئے
اپنی جانیں دے کے غیروں کو بھی اپنا کرلیا — فاطمہؑ کے لال ہر ملت کے پیارے بن گئے
سب شہیدِ کربلا بے امتیازِ نسل و رنگ — بانیِ اسلام کی آنکھوں کے تارے بن گئے
زندگی بھر دیدہ و دل میں کھٹکتے ہی رہے — تیر و نشتر ماں کو اصغرؑ کے اشارے بن گئے
آئے یوں عون و محمد اپنے خون میں ڈوب کر — اور بھی خوش وضع بی بی کے دُلارے بن گئے
ہائے وہ شیروں کا مقتل ہائے ارضِ نینوا — جس کے ویرانے بھی فردوسی نظارے بن گئے
ماتمِ شبیرؑ کی جنت طرازی دیکھنا — غنچہ و گل اپنی آہوں کے شرارے بن گئے
ملتیں کتنی ہیں ماتم دارِ شاہِ کربلا — کتنی قوموں کے ولی مولا ہمارے بن گئے
نجمؔ کتنے کام مداحانِ اہلِ بیتؑ کے — بے بنائے رنگ لائے بے سنوارے بن گئے

○

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کارِ نبوت

پیکرِ اسلام میں اِک روحِ تازہ بھر گیا
ساری ملّت کو جگا کر مرنے والا مر گیا

جس پہ گذرا ہے یہ عالم اس کے دل سے پوچھیے
کس طرح چھوڑا مدینہ کربلا کیونکر گیا

جان دی شبیرؑ نے اسلام کی تکمیل میں
یہ امامِ اہلِ دل کارِ نبوت کر گیا

عصر تک اولادِ پیغمبرؐ کی قربانی ہوئی
ظہر تک انصار کی لاشوں سے خیمہ بھر گیا

جیسے کوئی زندگی کی گود کا پالا نہ تھا
یوں اجل کے سامنے ایک اک وفا پرور گیا

موت بھی شرما گئی قاسمؑ کی سج دھج دیکھ کر
جنگ کے میداں میں جب یہ آئینہ پیکر گیا

مشک بھر کر نہر سے نکلا تھا عباسؑ جری
آبِ دریا دوش پر تھا اور پیاسا مر گیا

علقمہ سے کون پہنچائے سکینہؑ کو خبر
علقمہ تک جس کو جانا تھا لبِ کوثر گیا

کتنے دن گزرے تھے پیغمبرؐ کو دنیا سے گئے
چار دن کے بعد ہی ہم شکلِ پیغمبرؐ گیا

مُہر فطرت نے لگا دی دفترِ ایثار پر
اپنا جھولا چھوڑ کر میداں میں جب اصغرؑ گیا

وعدہ گاہِ نینوا نے ساری دولت لوٹ لی
فاطمہؑ کا لال بھی آخر تہِ خنجر گیا

ایک دن جو دوشِ پیغمبرؐ پہ تھا اس پر سلام
اس کو مجرا ایک دن نیزے پہ جس کا سر گیا

آسماں یہ ظلمِ گیتی دیکھتے ہی رہ گئے
چاند کو نیزے پہ رکھ کر شام کا لشکر گیا

کربلا سے پھیر کر منہ جائیں گے مسلم کہاں
کربلا کی راہ پر اسلام کا رہبر گیا

ایک ہیبت اک خموشی تھی زمیں پر حکمراں
سربکف سجدہ میں جب وہ خاصۂ داور گیا

بھیج اب خضرا سے یارب وارثِ شبیرؑ کو
بس کر اے ابرِ کرم اشکوں سے دامن بھر گیا

نجم اربابِ غرض نے دل کے ٹکڑے کر دیے
زندگی نعمت سہی سے بھی دل بھر گیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہریاری

بہت سجادؑ کو ملت کی فکرِ رستگاری ہے
تری زنجیر سے جلادو یہ زنجیر بھاری ہے

شہیدِ ظلم کا ماتم ہے غم ہے سوگواری ہے
یہ وہ انسان ہے انسانیت جس نے سنواری ہے

جگا رکھا ہے تیرہ سو برس سے جس نے دنیا کو
اِک ایسی رات بھی اس مرنے والے نے گزاری ہے

خدا کی راہ میں چھوڑی سکینہؑ کی محبت بھی
سکینہؑ جو حسینؑ ابن علیؑ کو سب سے پیاری ہے

نبیؐ کا لاڈلا ہے آج مالک دین و دنیا کا
حریفِ دینِ حق سمجھے تھے اب دنیا ہماری ہے

نکھرتے ہیں غمِ شبیرؑ سے اخلاقِ انسانی
یہی غم ہے کہ جس سے زندگی کی آبیاری ہے

تڑپتے ہیں وہ ذرے جن پہ بہتا تھا لہو اُسکا
ابھی وہ خاک زندہ ہے ابھی وہ خون جاری ہے

ارے قربانیوں کا سلسلہ جھولے تک آپہنچا
علی اکبرؑ سدھارے اب علی اصغرؑ کی باری ہے

بدن کے داغ کیا گنتے ہو اس کے داغِ دل دیکھو
حکومت اسکی قائم ہے یہ سکہ اسکا جاری ہے

مسلماں سر لیے جاتے ہیں سوئے شام نیزے پر
سوارِ دوشِ پیغمبرؐ کی یہ آخر سواری ہے

گلے کٹوا دیے عترت نے قرآں کی حفاظت میں
یہ روحِ اتحادی ہے یہ شانِ ورثہ داری ہے

کہاں اک مسندِ پُرزر کہاں سجدہ تہِ خنجر
وہ دنیاوی حکومت ہے یہ دینی شہریاری ہے

کہاں تک جینے والے صبر کرتے مرنے والوں کا
شہیدوں میں سکوں ہے قیدیوں میں بیقراری ہے

بلالیں شاید آقا کربلا میں موت سے پہلے
ابھی اے نجم کچھ امید ہے امیدواری ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اٹھارہ داغ

دنیا میں غمِ حسینؑ کا پروردگار دے　　دنیا کے ساتھ دین بھی یارب سنوار دے
عشرہ کا دن وہ دن ہے کہ خیرالنساؑ کا لال　　جس دن کے انتظار میں راتیں گزار دے
میداں کو جا رہا ہے پیمبرؐ کا جان و دل　　اے چرخ، مہر و ماہ کو صدقے اُتار دے
اے قوم کیا جری یہ جواں مرگِ قوم تھا　　ہر نوجوان کو تربتِ اکبرؑ پہ وار دے
عباسؑ ہیں فرات پہ بچے ہیں منتظر　　آواز دے صبا انہیں صحرا پکار دے
کون اپنے خوں میں آپ نہائے بجز حسینؑ　　جب موت زندگی پہ خدا اختیار دے
جس نے پیا ہو مہد میں بنتِ نبیؐ کا دودھ　　تسکین اس کو پیاس میں خنجر کی دھار دے
وہ دشتِ کربلا سے یہ پیغام دے گیا　　میدان جیتنا ہے تو ہمت نہ ہار دے
خلقِ عظیم سے اسے نسبت ہو کس طرح　　جو قوم چھ مہینے کے بچے کو مار دے
دنیا کے غم کو چھوڑ کے لے لو غمِ حسینؑ　　غم ان کا ہو تو داغِ جگر بھی بہار دے
اٹھارہ داغ اٹھائیں جو تا شام صبح سے　　فطرت کہاں تک ان کے دلوں کو قرار دے
مرنے چلے ہیں کوفہ میں مسلم کے لاڈلے　　اتنا نہیں ہے کوئی جو گیسو سنوار دے

اے نجم میری فکر کی اللہ ری ہمتیں
چاہوں تو بامِ عرش سے تارے اُتار دے

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سبز پرچم

سبز پرچم بزمِ ماتم میں جو لہراتے ہیں ہم
آلِ پیغمبرؐ کی عظمت یاد دلواتے ہیں ہم

کھینچ کر اِس رنگ سے تصویرِ عباسؑ جری
کائناتِ آدمِ عالم پہ چھا جاتے ہیں ہم

دردِ دل کی زندگی لے کر غمِ شبیرؑ سے
ساری دنیا میں پیامِ درد پہنچاتے ہیں ہم

خون میں ڈوبا ہوا آتا ہے اکبرؑ کا خیال
ناز پروردوں کو طوفاں آزما پاتے ہیں ہم

بے زباں اصغرؑ کا افسانہ سنا کر خلق کو
پتھروں کی آنکھ سے آنسو نکلواتے ہیں ہم

جب تصور اس کا لے جاتا ہے میداں کی طرف
اُس کی ننھی قبر سینے سے لگا آتے ہیں ہم

شام وہ عاشور کی اور وہ فضائے درد و غم
اس اندھیرے اس دھندلکے میں سما جاتے ہیں ہم

یاد آتی ہے اسیری سیدِ سجادؑ کی
جیسے اپنے سر درِ زنداں سے ٹکراتے ہیں ہم

عالمِ انسانیت کو سال بھر میں ایک بار
سرحدِ روحانیت میں کھینچ ہی لاتے ہیں ہم

کانپ جاتی ہے زمیں سینوں میں ہل جاتے ہیں دل
دست بر سینہ جدھر سے بھی گزر جاتے ہیں ہم

مدتوں روکا جنہیں صدیوں اُڑی جن کی ہنسی
وہ مقدس اشکِ غم آنکھوں سے برساتے ہیں ہم

ہم نشیں اِس منزلِ ماتم کا عالم کچھ نہ پوچھ
زندگی کو موت کو دونوں کو ٹھکراتے ہیں ہم

ہم نے قوموں کو جگایا ملتیں بیدار کیں
موت کی سی خامشی میں زندگی لاتے ہیں ہم

تجمؔ اپنی زندگی ہے وقفِ مدحِ اہلبیتؑ
شاعرِ سرکارِ اہلبیتؑ کہلاتے ہیں ہم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وعدہ گاہ

دنیا گری ہوئی ہے آج ہماری نگاہ سے
یہ پھر گئی تھی سبطِ رسالت پناہ سے

اللہ رے حسینؑ کا سرمایۂ کرم
دشمن کو دیکھتے ہیں کرم کی نگاہ سے

آہی گئی شہادتِ مسلمؑ کی بھی خبر
پلٹا وہ کربلا کا مسافر نہ راہ سے

یوں تشنہ لب ہوا ہے کوئی ذبح نہر پر
پوچھو ذرا جہان کے سپید و سیاہ سے

پہلے تو ظالموں نے کیا وارثوں کو قتل
پھر قیدیوں کو لے گئے مقتل کی راہ سے

کیا وقت آگیا تھا کہ اصغرؑ سا شیر خوار
نکلا ہے جہادِ حسینیؑ سپاہ سے

جھولے میں بیقرار تھا معصوم بے زباں
بابا کی آرہی تھی صدا قتل گاہ سے

میداں کا شیر جنگ کے میداں میں رہ گیا
قاسمؑ کی لاش اُٹھ نہ سکی رزم گاہ سے

سبطِ نبیؐ پہ دور سے اعدا کے وار تھے
کیا تاب تھی نگاہ ملاتے نگاہ سے

قائم ہے استغاثۂ شبیرؑ آج بھی
فرمانِ آخری تھا یہ اس بارگاہ سے

ڈوبا ہوا ہے خون میں یہ کارواں مگر
وابستہ قافلے ہیں بہت گردِ راہ سے

عابدؑ نے شامیوں کے کلیجے ہلا دیے
خوش تھے بہت اسیروں کے حالِ تباہ سے

جو حریت کی راہ بنا کر گئے حسینؑ
راہیں نکل رہی ہیں اسی شاہراہ سے

دنیا میں بے مثال ہے یہ قوتِ عمل
سر کٹ گئے قدم نہ بڑھے وعدہ گاہ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زندہ نشانیاں

سنتے ہیں سر کٹایا جب شاہِ کربلا نے
بابا بھی سامنے تھے نانا بھی تھے سرہانے

یہ عاقبت کا سورج نکلا تھا جگمگانے
نہلا دیا لہو میں میدانِ کربلا نے

روحِ نبیؐ کہاں تھی اس وقت کون جانے
برباد تھا مدینہ آباد قید خانے

پہلے پہل گئے تھے آغوشِ مصطفیٰؐ میں
وقتِ اخیر آیا خنجر گلے لگانے

مولاؑ نے گردنوں سے بیعت نکال لی تھی
جانیں مگر لٹا دیں اہلِ وفا نہ مانے

بابا نے زندگی بھر مشکل کشائیاں کیں
بیٹے کے علقمہ پر کاٹے گئے ہیں شانے

میدان کو سدھارا خیمے سے لال جس کا
ڈیوڑھی تک آئی مادر بچے کا دل بڑھانے

اصغرؑ کی زندگی کا اتنا ہی تھا فریضہ
آئے تھے یہ عدم سے دنیا میں تیر کھانے

کیا یہ نہ جانتے تھے سبطِ نبیؐ کے قاتل
اسلام کی طرح سے پالا ہے مصطفیٰؐ نے

جاں اس نے جب سے دی ہے دل دے رہی ہے دنیا
سب اس کے ماتمی ہیں بیگانے اور یگانے

بیٹھے ہیں ہاتھ خالی اس وقت تک مسلماں
قبروں میں دفن کر کے اسلام کے خزانے

رَن میں بنا گئے ہیں وہ اپنا خوں بہا کر
یہ منزلیں دعا کی سجدوں کے آستانے

ملت فدائے را ہے اے نا خدائے ملت
دریائے خوں میں چل کر کشتی لگی ٹھکانے

زندہ نشانیاں ہیں تاحشر یہ رہیں گی
سَو بار اُٹھ چکی ہے دنیا جنہیں مٹانے

جیسا لٹانے والا ویسا ہی دینے والا
سب کچھ لٹا دیا پھر سب کچھ دیا خدا نے

کتنے گھروں میں اب تک قائم ہیں یادگاریں
کیسے بسے ہوئے ہیں اجڑے ہوئے گھرانے

سن ساٹھ نے بنایا زنداں میں گھر ہمارا
صیاد نے اُجاڑے صدیوں تک آشیانے

دیکھے ہوئے تھے آنکھیں یہ سبطِ مصطفیٰؐ کی
آنکھیں بہت دکھائیں بدلی ہوئی فضا نے

پہنچا ہے اِن سے پہلے آوازۂ جلالت
قیدی ہیں راستے میں منزل پہ ہیں فسانے

پابوسیوں کو ان کی چھائے ہیں غم کے بادل
طوفاں مصیبتوں کے اٹھے ہیں سر جھکانے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرآں زبانِ حق پر آئین بن کے آیا
میداں میں آگئے یہ راہِ عمل دکھانے

اولادِ مصطفیٰؐ ہے جکڑی ہوئی رسن میں
خاموش ہے زمانہ اللہ رے زمانے

ملّت کی زندگی ہے قربانیاں انہیں کی
سمجھے کوئی نہ سمجھے مانے کوئی نہ مانے

اب تک لرز رہے ہیں تاریخ کی زباں پر
سادات کے لہو میں ڈوبے ہوئے فسانے

انساں حسینیت کو سمجھے گا نجم اک دن
جوہر نہ یہ ملیں گے دنیا کی خاک چھانے

○

عرش کا تارا

قوم کی خاطر رَن کو سدھارا
فرش کا مالک عرش کا تارا

راج کرے گا سیس کٹا کر
بنتِ نبیؐ کا راج دُلارا

سارے جہاں میں دھوم مچی ہے
نام بھی پیارا کام بھی پیارا

وقت جب آیا دینِ نبیؐ پر
اس کو بلایا اس کو پُکارا

ملّتِ حق کو بعدِ پیمبرؐ
اس نے بنایا اس نے سنوارا

راہِ خدا میں جان گنوائی
یادِ خدا میں وقت گزارا

آج اسی کے غم میں ہے دنیا
غم کا مجاہد غم سے نہ ہارا

درد سے اس نے منہ نہ پھیرا
اُس کی طرف تھا درد کا دھارا

سب کا شہید کرب و بلا ہے
کیسا ہمارا کیسا تمہارا

اس نے بنا کی مجلسِ ماتم
جس نے بھی سمجھا درد ہمارا

سبطِ نبیؐ کے غم کی بدولت
نجم ہے غم کی آنکھ کا تارا

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میدان کا دولھا

اِس شان کے دنیا میں دیکھے نہ سنے پیاسے — عباسؑ پلٹ آئے پیاسے لبِ دریا سے
یوں خاک بسر ہوگی اولادِ پیمبرؐ کی — یہ کس کو توقع تھی نیرنگیِ دنیا سے
پیاسے ہیں نبیؐ زادے دریا سے ذرا ہٹ کر — ساحل پہ چھلکتے ہیں پانی سے بھرے کاسے
کیا جانیے پیاسوں کے احساس پہ کیا گزری — جب سرد ہوا آئی بہتے ہوئے دریا سے
یوں خون گراتے ہیں آقا کے پسینہ پر — ظاہر ہے شہیدوں کے خونبار سراپا سے
قاسمؑ جسے کہتے ہیں میدان کا دولھا تھا — دولھا کو ہے کیا نسبت میدان کے دولھا سے
جب قوم پہ وقت آیا دم بھر میں بدل ڈالا — جینے کے تصور کو مرنے کی تمنا سے
فطرت جو زباں دیدے عاشور کے افسانے — دریا سے سنے کوئی پوچھے کوئی دریا سے
جب رخصتِ آخر کو آئے تو یہ عالم تھا — پانی بھی سکینہؑ نے مانگا نہیں بابا سے
سوکھے ہوئے ہونٹوں کو جنبش ہے تہِ خنجر — مولاؑ کو سلام آیا کیا عالمِ بالا سے
تیروں کو ارادت ہے تیغوں کو عقیدت ہے — اِک تیرِ بکیں سے اِک سرورؑ تنہا سے
آج اُن کی بھی مجلس ہے آج انکا بھی ماتم ہے — لپٹے تھے جو پروانے اس شمعِ تجلا سے
ہشیار ذرا رہنا ماتم کے تماشائی — آنسو نہ نکل آئیں اس چشمِ تماشا سے

اے نجمؔ یہی شاید عنوانِ سفارش ہو
امید تو ہے اتنی آقا کی تولّا سے

○

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلندی افتاد

مشکیزہ جب کہ تیرِ ستم کھا کے گر پڑا
عباسؑ سا جوان بھی تیورا کے گر پڑا

بہرِ نماز گھوڑے سے اُترا نبیؐ کا لال
دنیا کو ہے گمان کہ غش کھا کے گر پڑا

جس میں سنانِ ظلم پہ آیا سرِ حسینؑ
یارب وہ قصرِ ظلم نہ تھرا کے گر پڑا

عشرہ کے دن اٹھا جو کوئی موجۂ فرات
ساحل تک آتے آتے ہی لہرا کے گر پڑا

کس کس کے دل پہ چوٹ لگی ہم سے پوچھیے
اسلام کا نشان جو تھرا کے گر پڑا

پابوسیِ حسینؑ کی حسرت لیے ہوئے
ہر جاں نثار حکمِ قضا پا کے گر پڑا

اس پر نثار جس کی مدد پر تھے مشرقین
وہ ساری کائنات کو ٹھکرا کے گر پڑا

اکبرؑ کو دیکھتی تھی بہ حسرت سپاہِ شام
اک اک نظر کو زلف میں الجھا کے گر پڑا

پامال ہوگیا سرِ میداں حسنؑ کا چاند
اِک طفل پوری فوج سے ٹکرا کے گر پڑا

دو چار دن رہا حُرِ غازی خلافِ راہ
آخر قدم پہ سیدؑ والا کے گر پڑا

پوچھو نہ ماجرا علی اصغرؑ کی موت کا
اک پھول تھا کہ شاخ سے مرجھا کے گر پڑا

دنیا پکارتی ہے شبیہِ نبیؐ جسے
سینہ پہ وہ جمیل بھی سناں کھا کے گر پڑا

لکھا گیا نہ خنجر و قاتل کا معرکہ
خامہ بھی نجم ہاتھ سے تھرا کے گر پڑا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمکینِ سلیمانی

اکبرؑ کا تنِ نازک زخموں سے گُل افشانی
ملت نے پیمبرؐ کی تصویر نہ پہچانی

سر دیکھ کے نیزہ پر دنیا کی وہ حیرانی
زلفوں کی سیہ تابی چہرہ کی درخشانی

وہ خوابِ شہادت میں کونین کا شہزادہ
وہ چہرۂ ہستی پر بیدار پریشانی

تکمیلِ شہادت کو وہ باپ کی تیاری
وہ صبر کی منزل میں مادر کی گرانجانی

یارب یہ نبیؐ زادے کس قوم کے مہماں تھے
کیا ذکر ہے راحت کا پانی نہ ملا پانی

دنیا کے لیے لوٹا گھر آلِ پیمبرؐ کا
دنیا کے لیے ملت یوں ہوگئی دیوانی

واجب تھا پیمبرؐ سے اقرارِ وفا کرنا
اولادِ پیمبرؐ پر جائز تھی ستم رانی

اُٹھتی ہوئی لہروں نے بہتا ہوا خوں دیکھا
دو روز کے پیاسوں کی دریا پہ تھی قربانی

جب مشک چچا کو دی شرما کے بھتیجی نے
آنکھوں نے کہا آنسو ہونٹوں نے کہا پانی

سایہ تھا پرندوں کا شبیرؑ کے لاشہ پر
تاریخ نے دہرائی تمکینِ سلیمانی

جو فاطمہؑ زہرا کی آغوش کا پالا ہو
اس جسم کے قابل تھی یہ سطوتِ روحانی

جنت کے جوانوں کی زیبا اُسے سالاری
ملت کے شہیدوں کی حاصل اسے سلطانی

منزل تھی محبت کی انوار کی تابانی
تلوار تھی گردن پر سجدہ میں تھی پیشانی

جانیں وہ لٹائی ہیں اس بے سرو ساماں نے
اب تک ہے زبانوں پر وہ حوصلہ سامانی

تاحشر حکومت ہے اِس شاہِ شہیدؑ کی
دو دِن کی حکومت میں کرلے کوئی من مانی

صدیوں سے ہے روزانہ ذکر اس کی شہادت کا
آمادۂ گریہ ہے پھر فطرتِ انسانی

اس در پر کوئی دیکھے ایثار کی خوش نظمی
اس در سے کوئی سیکھے آئینِ جہانبانی

مقتل کی ہواؤں میں زنداں کی فضاؤں میں
اسلام کی خدمت کی امت کی نگہبانی

کھویا ہوا تھا یارب کیا جذبۂ اسلامی
سوئی ہوئی تھی یارب کیا فطرتِ انسانی

سجادؑ کا دَور آیا سجدوں کی بہار آئی
رخصت ہوئی زنداں سے تاریکی و ویرانی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دربار یزیدی کا وہ صبر شکن منظر اسلام کے وارث کی منبر پہ دُر افشانی
دربار میں سنّاٹا لہجے سے پیمبرؐ کے وہ آنکھ اُٹھاتے ہی ظالم کی پشیمانی
دنیا میں ہمیشہ سے آنکھیں بھی ہیں آنسو بھی
دیکھی نہ سنی ایسی اشکوں کی دُر افشانی

○

خونِ تمنّا

ہائے عاشور کو شبیرؑ نے کیا کیا دیکھا اپنی آنکھوں سے بہتّر کا تڑپنا دیکھا
آنکھ بھر کر کبھی اکبرؑ کو نہ دیکھا جس نے اس نے لپٹا ہوا برچھی میں کلیجا دیکھا
ظالموں پیاس کی ایذا بھی اُٹھائی اس نے تم نے خیمہ بھی اب نہر سے اُٹھوا دیکھا
کیسے لب خشک تھے عباسؑ کے جب مشک بھری ہائے کس پیاس میں بہتا ہوا دریا دیکھا
دیکھنی تھی جسے اکبرؑ کی جوانی اس نے خونِ دل خونِ جگر خونِ تمنّا دیکھا
تو جو میدان سے بے شیر نہ آیا واپس ماں نے کیا جانے کب تک ترا رستا دیکھا
ہائے اس مادرِ مجبور کی حسرت جس نے دور سے اپنے جگر بند کا لاشا دیکھا
صبح سورج نے سلامی درِ شبیر پہ دی شام کو چاند نے کچھ اور ہی نقشہ دیکھا
ڈوبتے دن کی نگاہیں درِ شبیر پہ تھیں عصر کے وقت مسافر کو اکیلا دیکھا
اک بے یار و مددگار کی صورت دیکھی اک بے شیر کا اُترا ہوا چہرا دیکھا
تا گلو ظلم کی چڑھتی ہوئی ندی دیکھی ایک ننھا سا گلا خون میں ڈوبا دیکھا
موجِ دریا پہ اِدھر سینۂ ساحل پہ اُدھر ایک افسانۂ غم خون سے لکھا دیکھا
نہر کے سامنے جلتے ہوئے خیمے ہائے شام سے پہلے ہی دنیا میں اندھیرا دیکھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پا بہ زنجیر ملا ایک مریضِ لاغر / روحِ کونین کو زنجیر میں الجھا دیکھا
ہر خس و خار میں اک آگ بھڑکتی دیکھی / خون اِک اِک رگِ صحرا سے ٹپکتا دیکھا
کیا کہیں ان کی حمیت کو جن آزادوں نے / قید میں آلِ پیمبرؐ کا تماشا دیکھا
پھر انہیں گوشہ نشینوں نے مسیحائی کی / مدتوں دین کو دنیا نے تڑپتا دیکھا
دین کو خون میں نہلا کے لیا دم تو نے / اپنا ظلم اے ہوسِ دولتِ دنیا دیکھا
کس سے پوچھوں کہ سمجھتے ہیں وہ شاعر اپنا / نجم کا نام بھی فہرست میں لکھا دیکھا

پیامِ عزا

سلامت ہیں درسِ وفا دینے والے / ہمیں نازشِ کربلا دینے والا
یہ کہتے ہیں لبیک آوازِ حق پر / یہ لاشے ہیں حق کا پتہ دینے والے
یہ مقتل میں کیا مطمئن سو رہے ہیں / شجاعت کا جذبہ جگا دینے والے
خود اپنے لہو میں نہائے ہیں کیا کیا / صداقت کو رنگیں قبا دینے والے
کہاں ہیں اب ایسے شہیدانِ ملت / تہِ تیغ قاتل دعا دینے والے
وہی آج ہیں دستگیر دو عالم / وہ دریا پہ بازو کٹا دینے والے
سدھارے کہاں اپنے جھولے سے اصغرؑ / حرم کو ذرا آسرا دینے والے
ملیں گے نہ اب رزم گاہ جہاں میں / وہ اصغرؑ کو اکبرؑ بنا دینے والے
یہ جھولے سے مہدِ شہادت میں پہنچے / قیامت کا جھونکا دیا دینے والے
لہو چشمِ حق میں سے رُلوا رہے ہیں / یہ ہر زخم پر مسکرا دینے والے
تعجب ہی کیا ہے خدائی جو لے لیں / خدا کے لیے گھر لٹا دینے والے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ ایثار ہمت صداقت شہادت — یہی ہیں پیامِ عزا دینے والے
بڑے صبر کا ماجرا ہیں یہ آنسو — یہ آنسو ہیں طوفاں اٹھا دینے والے
قیامت ہیں نجمی کے پُر درد نوحے
عزا دار کا دل ہلا دینے والے

○

چاک گریباں

حسرتیں پھوپھیوں کی ماں بہنوں کے ارماں لے گئے — اکبرِ مہ رو گلستاں کا گلستاں لے گئے
نیند نے آنکھیں پھرا لیں چین رخصت ہو گیا — سارے گھر کی جان تھے آسائشِ جاں لے گئے
دن ڈرانے ہو گئے راتیں اندھیری رہ گئیں — صبحِ روشن لے گئے شامِ درخشاں لے گئے
جس کے سلجھانے میں راحت سی دلِ مادر کو تھی — کون سی منزل میں وہ زلفِ پریشاں لے گئے
وہ جوانی کی امنگیں وہ جوانی کی بہار — موت کی تقریب میں شادی کے ساماں لے گئے
اب تبسم بیکسوں کے لب پہ آنے کا نہیں — بند آنکھوں میں مسرت کے چراغاں لے گئے
اس چمن میں پھر نہ آئی وہ نسیمِ جاں فزا — موسمِ گل لے گئے عہدِ بہاراں لے گئے
کر دیا آخر گریباں چاک ساری قوم کو — خون میں ڈوبا ہوا چاکِ گریباں لے گئے
زندگی باقی ہے ہوشِ زندگی باقی نہیں — پالنے والوں کا احساسِ رگِ جاں لے گئے
دیدنی تھا جاں نثاروں کا سلامِ رخصتی — چھین کر ایک ایک سے جینے کا ارماں لے گئے
آخری دیدار کی شب کیسی جلدی چل بسی — صبح اپنے حُسن کی شمعِ فروزاں لے گئے
پرورش کی قوم کی اپنا گلا کٹوا دیا — جنتِ داماں و فردوسِ گریباں لے گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کربلا میں آنے والے کتنی جانیں دے چلے
پھیر کر یثرب کو کتنے جسم بے جاں لے گئے

مٹ گئی راہِ خدا میں ساری اولادِ عقیلؑ
لاڈلے مسلمؑ کے یہ فخرِ نمایاں لے گئے

آتے آتے رہ گیا عونؑ و محمدؑ کا شباب
چاندنی لوٹا کے دونوں ماہِ تاباں لے گئے

قوتِ بازو ہوا تعویذ قاسمؑ کے لیے
اپنے بابا کا نوشتہ دے کے میداں لے گئے

نہر سے کوثر کا رستہ مل گیا عباسؑ کو
تشنگی کے درد کی اُمید درماں لے گئے

عمر بھر ماں کو نہ بھولی اصغرؑ ناداں کی یاد
عمر بھر کی زندگی دو دن کے مہماں لے گئے

دیکھتے ہی رہ گئے کونین منکا ڈھل گیا
اپنے شبنم سے گلے پر زخمِ پیکاں لے گئے

نجمؔ دنیا آلِ پیغمبرؐ کی دشمن ہی رہی
دل پہ کیا کیا داغ امت کے نگہباں لے گئے

○

لالہ زار

یہ محبتِ رسولؐ کا انجام کار ہو
سادات کے لہو سے زمیں لالہ زار ہو

فطرت ہے جس کے سوگ میں وہ گلعذار ہو
تم اے حسینؑ گلشنِ غم کی بہار ہو

ہو آلِ مصطفےٰؐ کا لہو جس کے دوش پر
وہ انقلابِ دہر کیوں نہ یادگار ہو

جس کے گلے پہ ثبت ہوں بوسے رسولؐ کے
اس کے گلے پہ خنجرِ قاتل کی دھار ہو

نقشِ قدم نے جس کے بنا دی خدا کی راہ
اُس کے قدم پہ جانِ دو عالم نثار ہو

آساں نہیں کہ موت کو اس طرح سونپ دے
انساں کو زندگی پہ اگر اختیار ہو

جس کی اذاں سے وجد میں آجائیں بحر و بر
اللہ اس کے سینہ پہ برچھی کا وار ہو

اصغرؑ گئے تھے پیاس بجھانے کے واسطے
بیجا نہیں ہے ماں کو اگر انتظار ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ رے حبیب کی عظمت زہے نصیب — جس پر سلامِ بنتِ شہِؑ ذوالفقار ہو
عابدؑ اٹھے ہیں بارِ امامت لیے ہوئے — یہ پاؤں وہ نہیں جنہیں زنجیر بار ہو
کیوں اس کی یادگار منائیں نہ اہلِ دل — جذباتِ حریت کا جو پروردگار ہو
دیکھیں تو آنسوؤں کا گلا کوئی گھونٹ دے — جب ماتمِ حسینؑ میں دل بیقرار ہو
باطل کا زور توڑ دو ذکرِ حسینؑ سے — باطل میں اور حق میں جہاں کارزار ہو
اک لفظِ کربلا میں ہے وہ داستانِ غم — جس کا ہر ایک لفظ کلیجہ کے پار ہو
لطفِ غمِ حسینؑ سے نا آشنا ہے وہ — جس غمزدہ کے دل میں غمِ روزگار ہو

میں نجم اپنا فرض سمجھتا ہوں منقبت
ناداں ہے دل جزا کا جو امیدوار ہو

○

اَب کہاں

فاطمہؑ زہرا کے جانی اب کہاں — وہ بشر دنیائے فانی اَب کہاں
جان دے دی جس نے ملت کے لیے — وہ پیمبرؐ کی نشانی اَب کہاں
چاند سورج چھپ گئے اسلام کے — مہر و مہ پر حکمرانی اب کہاں
جس کا خالق ہے نبیؐ کا لاڈلا — وہ حیاتِ جاودانی اَب کہاں
جو حسینیؑ منچلوں کے دم سے تھی — وہ بہارِ جانفشانی اب کہاں
لے گئے یہ مرنے والے اپنے ساتھ — درد کی راحت رسانی اب کہاں
موت کا جو خیر مقدم کر گئی — وہ انوکھی زندگانی اب کہاں
وہ حسینؑ اور وہ حسینیؑ کارواں — یہ وفا یہ قدر دانی اب کہاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لے گئے اکبرؑ جوانی قوم کی
ہائے اکبرؑ کی جوانی اب کہاں

اب کہاں وہ حسرتِ زخمِ جگر
خونِ دل کی وہ روانی اب کہاں

اُٹھ گئے مہماں کے خیمے نہر سے
تشنگی حاضر ہے پانی اب کہاں

جس سے اصغرؑ نے کہا پیاسے ہیں ہم
وہ زبانِ بے زبانی اب کہاں

کرگئے نام اپنا عباسؑ جری
اب کہاں کرار ثانی اب کہاں

منزلِ صبر آزما میں سربکف
جستجوئے کامرانی اب کہاں

سوگ ہے شبیرؑ کا اور اہلبیتؑ
اِن کے گھر میں شادمانی اب کہاں

قیدِ غم ہے اور یتیمانِ حسینؑ
وہ فضائے مہربانی اب کہاں

زندگی نے مار ڈالا نجم کو
نجم کی شیوا بیانی اب کہاں

○

شانِ جلالت

سردے کے نانا جان کی دولت بچا گئے
اسلام مٹ رہا تھا کہ شبیرؑ آگئے

اسلام کو نگاہوں کا مرکز بنا گئے
اُٹھے حسینؑ اور دو عالم پہ چھا گئے

گردن پہ تیر ہنسلیوں والے بھی کھا گئے
میدانِ کارزار میں منت بڑھا گئے

کیا پوچھتے ہو کیسے تمہارے حسینؑ تھے
ایسے تھے زیرِ تیغ بھی جو مسکرا گئے

مقتل نہ تھا حسینؑ کا دربار عام تھا
ہاتھوں پہ سر لیے ہوئے اہلِ وفا گئے

رُخ پھیر دیں فرات کا جن کو تھا اختیار
وہ تین دن کی پیاس کے صدمے اٹھا گئے

ساحل پہ آئے مشک بھری اور پلٹ پڑے
عباسؑ اپنی شانِ جلالت دکھا گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہتی ہیں آج تک یہی موجیں فرات کی — پانی تلک پیا نہیں کیا آئے کیا گئے
گھوڑے سے گر کے جانِ یداللہ وقتِ عصر — اب تک جو ہے بلند وہ طوفاں اٹھا گئے
سائے میں تیغِ ظلم کے سوکر اجل کی نیند — جسمِ بشر میں روحِ شرافت جگا گئے
طوفانِ آبِ تیغ بھی شرما کے رہ گیا — بچے ذرا ذرا سے لہو میں نہا گئے
کیا دل پہ اختیار تھا کیا غم پہ اقتدار — اٹھے نہ پھر کسی سے جو صدمے اٹھا گئے
مقتل سے بھی گزر گئے زنداں کے در سے بھی — قوموں کے رہنماؤں کو رستہ بتا گئے

شاعر ہیں اہلِ بیتِ رسالتؐ پناہ کے
اٹھا یہ شورِ نجم جو مجلس میں آ گئے

○

راہِ رضا

jabir.abbas@yahoo.com

میدانِ شہادت میں حسینؑ آئے ہوئے ہیں — پیغامِ حیاتِ ابدی لائے ہوئے ہیں
دریا پہ علمدارؑ کو ٹوکا ہے کسی نے — تلوار نکالے ہوئے جھنجھلائے ہوئے ہیں
نیزہ پہ بھی عباسؑ کا سر چیں پہ جبیں ہے — گیسو رخِ پُر نور پہ بل کھائے ہوئے ہیں
اللہ نبیؐ زادوں پہ کیا ظلم ہوا ہے — بچے بھی کئی خون میں نہلائے ہوئے ہیں
شبیرؑ کہاں اور کہاں خواہشِ دنیا — یہ دوشِ پیمبرؐ کی ہوا کھائے ہوئے ہیں
روکو نہ انہیں جائیں گے میدان کو اصغرؑ — دنیا میں اسی دن کے لیے آئے ہوئے ہیں
جو آگ لگا دیتے ہیں تلوار سے رن میں — نازک ہیں بہت دھوپ میں سنولائے ہوئے ہیں
کیا صبر کی تنظیم ہے اس تشنہ لبی میں — کیا اہلِ حرم بچوں کو بہلائے ہوئے ہیں
امداد کے طالب نہیں شبیرؑ کسی سے — خاموش ہیں کونین کو شرمائے ہوئے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زنداں میں وہی اب تیرے ماتم میں ہیں اصغرؑ
گیسو تیرے جن ہاتھوں کے سلجھائے ہوئے ہیں

جو سجدۂ خالق میں نہ تڑپے تہِ خنجر
کُل عالمِ اسلام کو تڑپائے ہوئے ہیں

اکبرؑ کی جوانی سے ہے ملت کی جوانی
سینہ پہ جوانی میں سناں کھائے ہوئے ہیں

کیا جوش پہ آیا ہوا ہے رنگِ شہادت
آفاق پہ رحمت کی طرح چھائے ہوئے ہیں

حق بھی ہے اسی سمت میں رُخ ان کا جدھر ہے
یہ راہِ رضا زیرِ قدم لائے ہوئے ہیں

یہ ضبط ربابؑ آپ کا شبیرؑ کے غم میں
معصوم سکینہؑ کو بھی سمجھائے ہوئے ہیں

شبیرؑ کا غم اور غمِ شبیرؑ کے آنسو
چشم و دلِ عارف میں جگہ پائے ہوئے ہیں

جس در کے فقیروں میں بشر بھی ہیں ملک بھی
ہاتھ اپنے وہیں نجم بھی پھیلائے ہوئے ہیں

O

اے حسین علیہ السلام

اسلام تیرا حاصلِ محنت ہے اے حسینؑ
دنیا میں دین تیری بدولت ہے اے حسینؑ

دیوار و در لرزتے ہیں ماتم کے زور سے
کیا پُر وقار شامِ شہادت ہے اے حسینؑ

ملت بھی سوگوار ہے فطرت بھی ماتمی
چہرہ شفق کا خون کی رنگت ہے اے حسینؑ

جینے کا اختیار تھا مرنا کیا پسند
کیا جبر و اختیار پہ قدرت ہے اے حسینؑ

یہ صورتیں یہ خاک بیابان کربلا
اِک اِک جری کی چاندی صورت ہے اے حسینؑ

کیا کیا گلوں میں تیر ہیں سینوں میں برچھیاں
بچوں میں بھی بزرگوں کی ہمت ہے اے حسینؑ

مردانِ حرب و ضرب کا اللہ رے انتخاب
یکساں جنہیں جراحت و راحت ہے اے حسینؑ

وہ تشنگی وہ تیر وہ اِک پھول سا گلا
بے شیر کا خیال قیامت ہے اے حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دریائے خوں میں ڈوب کے بھی پار اتر گئے
سب کے لبوں پہ موجِ مسرت ہے اے حسینؑ

ہر دن نمازِ عصر میں آتی ہے تیری یاد
کیا دردناک عصر کی ساعت ہے اے حسینؑ

زخمی جبیں لہو سے مصلّے رنگا ہوا
یہ روحِ معرفت یہ عبادت ہے اے حسینؑ

زخمی اسد کے قبضہ میں جیسے شکار ہو
قدموں میں کائنات کی دولت ہے اے حسینؑ

یہ تیرے ساتھ موت میں کیسی حیات تھی
زندہ جو رہ گئے انہیں حسرت ہے اے حسینؑ

گزرا ہے اس طرح سے اسیروں کا قافلہ
خود جادۂ صواب کو حیرت ہے اے حسینؑ

نیزے پہ سر ہے دوشِ پیمبرؐ پہ ہیں قدم
یعنی ہر اک حال میں رفعت ہے اے حسینؑ

کیا مجتبیٰ کے درد تھی کیا دل میں درد تھا
ہر اہلِ دل کو تجھ سے ارادت ہے اے حسینؑ

بزمِ عزا کی شان ہے عباسؑ کا علم
بیدار اب بھی روحِ جلالت ہے اے حسینؑ

انصار کی قلیل سی تعداد دیکھ کر
غرقِ عرق جبینِ مودت ہے اے حسینؑ

سمجھے گا کیا کوئی میری سینہ شگافیاں
واللہ تیرے درد میں لذت ہے اے حسینؑ

میدانِ کربلا نہ سہی کربلا سہی
قدموں میں جان دینے کی حسرت ہے اے حسینؑ

○

حوصلۂ بشر

بعدِ حسینؑ یوں کوئی جلوہ نما نہیں ہوا
حوصلۂ بشر کبھی کرب و بلا نہیں ہوا

ہائے وہ ارضِ کربلا ہائے وہ سجدۂ جبیں
پھر تہِ تیغ جانستاں ذکرِ خدا نہیں ہوا

ہائے وہ نیزۂ ستم ہائے شبیہ مصطفیٰؐ
کوئی شبیہ مصطفیٰؐ پھر بخدا نہیں ہوا

ہائے ستم کی سرزمین ہائے وہ قاسمِ حسیں
یوں کوئی جسمِ نازنین نقشِ وفا نہیں ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہائے گلوئے اصغری ہائے شکیبِ سروری — دہر میں پھر یہ مصرفِ تیرِ قضا نہیں ہوا
ناصرِ دینِ حق تھے سب، سب نے وفا پہ جان دی — لشکرِ حق پرست میں خونِ وفا نہیں ہوا
ہائے حسینؑ کا لہو ہائے ہجومِ رنگ و بو — پھر کوئی خطۂ زمیں خاکِ شفا نہیں ہوا
ہائے مصیبتِ حرم قیدِ حیات و قیدِ غم — کوئی شریکِ حالِ دل غم کے سوا نہیں ہوا
قید کے رات دن کٹے پاؤں کی بیڑیاں کٹیں — سوزِ جگر میں رہ گیا درد جدا نہیں ہوا
کونسی رات تھی وہ جب داغِ جگر نہیں جلا — کونسا روز تھا وہ جب زخم ہرا نہیں ہوا

تجمّ کہیں ہمارے بعد اہلِ عزا یہ نہ کہیں
تجمّ کی طرح پھر کوئی نوحہ سرا نہیں ہوا

○

آخری سجدہ

زرد کرنیں ڈوبتا سورج زمینِ کربلا — کربلا کی خاک پہ مسند نشینِ کربلا
تنگ ساعت عصر کی ڈھلتا ہوا عشرہ کا دن — نرغۂ اعدا میں تنہا ایک نفسِ مطمئن
ایک زخمی، غم زدہ بیکس مسافر، تشنہ کام — اس کی ہمت پر درود اور اس کی غربت پر سلام
اپنی مرضی کے مطابق وقت کو ڈھالے ہوئے — آخری سجدہ کی خاطر موت کو ٹالے ہوئے
فرش پر عرشِ الٰہی سے پیام آتے ہوئے — جانستاں تیروں کی بارش میں سلام آتے ہوئے
کائناتِ آب و گل کی زندگی سہمی ہوئی — اس کے تیور دیکھ کر خود موت بھی سہمی ہوئی
خانۂ حق میں بلند اللہ اکبر کی صدا — کربلا میں خونِ اکبرؑ خاک پر بہتا ہوا
تا بہ دریا بوئے خونِ بے زباں جاتی ہوئی — لاشِ عباسؑ جری ساحل پہ تھراتی ہوئی
باوفا انصار کے ریتی پہ لاشے چار سو — منہمک ذکرِ خدا میں بے گناہوں کا لہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشنہ کامی کی یہ منزل عقل پا سکتی نہیں
بے اجازت علقمہ نزدیک آ سکتی نہیں

حسرتِ دیدار میں اہلِ حرم سب منتظر
موت جلتی ریت پر خیمے میں زینبؑ منتظر

لب پہ ہر اک کے دعا میداں سے آنے کے لیے
در پہ فضہ منتظر پردہ اٹھانے کے لیے

ہاتھ سے بچوں کے دامن صبر کا چھوٹا ہوا
روحِ دریا مضطرب صحرا کا دل ٹوٹا ہوا

محوِ حیرت ہیں ملک سجدے کا عنواں دیکھ کر
ریت کے ذروں کو زخموں میں درخشاں دیکھ کر

غم زدہ مادر کی آوازِ بکا پھیلی ہوئی
قلبِ پیغمبرؐ دھڑکنے کی صدا پھیلی ہوئی

یہ عبادت اور ہے یہ کج کلاہی اور ہے
زیرِ خنجر یہ نمازی یہ سپاہی اور ہے

اس کے آگے پست ہے ایثار کا ہر معرکہ
اس نے سر سجدہ میں رکھا ہو گیا سر معرکہ

کٹ گئیں سوکھی رگیں گردن پہ خنجر چل گیا
لے لیا آغوش میں زہراؑ نے منکا ڈھل گیا

آخری سجدہ دلیلِ کامرانی اب بھی ہے
سینۂ گیتی پہ نقشِ جاودانی اب بھی

O

آخری سجدہ

تیرے سجدے میں ہے وہ روحِ جلالت اے حسینؑ
کانپتی ہے عصرِ عاشورہ کی ساعت اے حسینؑ

منتظر ہیں دست و دامانِ مشیت دیر سے
نذر کر دے آخری سجدے کی دولت اے حسینؑ

ارتباطِ خنجر و گردن پہ راضی ہو گئی
آج ماں کی مامتا ماں کی محبت اے حسینؑ

زلزلہ کون و مکاں کی چار دیواری میں ہے
جانِ زہراؑ سجدۂ آخر کی تیاری میں ہے

سینۂ اکبرؑ سناں سے پارہ پارہ ہو چکا
موت کی آغوش میں ننھا مجاہد سو چکا

ورصدے بڑھ گئے ہیں بیکسی کی پیاس کے
ساحلِ دریا پہ شانے کٹ گئے عباسؑ کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیسے کیسے ناصرِ دینِ خدا مارے گئے
سر بکف میدان میں مسلم کے مہ پارے گئے

ثانیِ زہراؑ مہم ایثار کی سر کر چکی
اپنے دونو لاڈلے بچے نچھاور کر چکی

ہر مجاہد کی جگہ خیمے میں خالی دیکھ لی
لاشۂ ابنِ حسنؑ کی پائمالی دیکھ لی

فرش پر عرشِ الٰہی سے پیام آنے لگے
اُس کے نفسِ مطمئنہ کو سلام آنے لگے

ہل گیا مقتل ملک آئے پیمبرؐ آگئے
علقمہ تھرا گئی ساقیِ کوثرؑ آگئے

بہرِ تسلیمات خاصانِ الٰہی جھک گئے
سامنے حدِ ادب پر سب فرشتے رک گئے

کون جانے دشت ودر کی بیقراری کب سے ہے
یہ کسے معلوم زہراؑ کی سواری کب سے ہے

دو جہاں کی قوتیں ہیں دست بستہ سامنے
کر دیا ہے سب سے بے پروا خدا کے نام نے

خالقِ انسانیت نے اپنی قدرت سونپ دی
دستِ بیکس میں خدائی بھر کی قسمت سونپ دی

سجدہ فرماتا ابد سجدہ گزاروں کا سلام
تجھ پہ اے مظلوم تیری خوں کی دھاروں کا سلام

تیرے استقلال پر ہر پاک ہستی کا سلام
سینکڑوں زخموں کے حاملِ حق پرستی کا سلام

فاتحِ تشنہ لبی غم کے پیاموں کا سلام
تجھ پہ تیری معرفت کے تشنہ کاموں کا سلام

زیرِ خنجر تیرا سجدہ بندگی کی جان ہے
طاعتِ حق کی بلندی پر تیرا احسان ہے

○

آخری سجدہ

اک مسافر قبرِ پیغمبرؐ سے اٹھوایا ہوا
چھوڑ کر ماں کی لحد پردیس میں آیا ہوا

جس نے اتنے غم سہے دنیا کو حیراں کر دیا
دردِ دل سے مرضیِ خالق کا دامن بھر دیا

جس کے ماتم سے ہے وابستہ حیاتِ اسلام کی
جس کے تن پر زخم ہیں کل کائناتِ اسلام کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کے صبر و ضبط نے فطرت کا چہرہ فق کیا — لاشِ اصغرؑ دفن کر کے جس نے شکرِ حق کیا
بن گئی آغوشِ مادر کربلا جس کے لیے — آئیں جنت سے تڑپ کر فاطمہؑ جس کے لئے
عصرِ عاشورہ کی ساعت پر نظر رکھے ہوئے — چہرۂ پُر نور جلتی ریت پر رکھے ہوئے
خون کی مسند بساطِ خاک پر بچھی ہوئی — چار جانب قدسیوں کی چشمِ تر بچھی ہوئی
ہر طرف اشکِ غمِ جن و ملک پھیلے ہوئے — دل کے ٹکڑے علقمہ کی نہر تک پھیلے ہوئے
زندگی بے دم بخود بیکس کے تیور دیکھ کر — تھم گئی موت آخری سجدے کا منظر دیکھ کر
اس کی ہیبت سے زمین و آسماں مدہوش ہیں — لشکرِ دشمن میں طبلِ جنگ بھی خاموش ہیں
کشتگانِ عشق کے لاشے پڑے ہیں سامنے — دیر سے سہمے ہوئے قاتل کھڑے ہیں سامنے
زیرِ خنجر وہ مجاہد وہ شہیدِ حق پناہ — لکھ رہا ہے خاک پر خونِ گلو سے لا الٰہ
انبیاء نذرانۂ اشکِ عقیدت لائے ہیں — اُس کا سر زانو پہ لینے خود پیمبرؐ آئے ہیں
قبرِ اصغرؑ بن چکی اکبرؑ کا لاشہ اٹھ چکا — در پہ زینبؑ آگئی خیمہ کا پردہ اُٹھ چکا
کربلا خیمہ کے در پردہ حزینہ تو نہیں — دیکھنا ہمراہ زینبؑ کے سکینہؑ تو نہیں
آخری سجدہ نیاز و ناز کا ہنگام ہے — فاطمہؑ کا لاڈلا ہے اور خدا کا نام ہے
روشنی ڈالی جبیں کے نور نے قرآن پر — اُس کا سجدہ مہر ہے اللہ کے فرمان پر
ذرّہ ذرّہ کو زباں خونِ شہیدِ ناز دے — کیا عجب ہے کربلا جبرئیل کو آواز دے

آخری سجدہ کا نقشِ خونچکاں لے جایئے
عرش تک مولاؑ کی خاکِ آستاں لے جایئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آخری سجدہ

ڈوبتے سورج کی غمگیں روشنی سجدے میں ہے — عصرِ عاشورہ کا مالک آخری سجدے میں ہے
زندگی کا ذکر کیا ہے موت بھی سجدے میں ہے — زیرِ خنجر جانِ زہراؑ و علیؑ سجدے میں ہے
کانپتا ہے عرشِ خالق سجدۂ شبیرؑ سے — ریگزار کربلا ہے اور شبیرؑ کا لہو
ہل گئے دل یہ سکونِ دل کا منظر دیکھ کر — آخری سجدہ قریب قبرِ اصغرؑ دیکھ کر
خاک کے بستر پہ دیکھا قدسیوں نے آج اسے — بچپنے میں زینتِ دوشِ پیمبرؐ دیکھ کر
تھرتھرا اٹھیں سنانیں تھم گئے دستِ ستم — تشنہ لب اہلِ وفا کو خون میں تر دیکھ کر
نہر پر سوتا ہے کوئی ہاتھ کٹوائے ہوئے — کوئی محوِ خواب سینہ پر سناں کھائے ہوئے
کوئی پامالِ سمِ اسپاں ہے خاکِ گرم پر — ٹکڑے ٹکڑے جسم جیسے پھول مرجھائے ہوئے
لال دو مسلم کے ہیں دو لاڈلے زینبؑ کے ہیں — زندگی پر فتح پائے موت پر چھائے ہوئے
انبیاء دل میں تولّا کی امانت لائے ہیں — کتنے خاصانِ خدا نذرِ عقیدت لائے ہیں
کیا تعجب بال کھولے سیدہؑ بالیں پہ ہوں — اشکِ غم آنکھوں میں سرکارِ رسالتؐ لائے ہیں
عرش سے بہرِ سلام آئے ہیں جبریلِ امیں — حکمِ حق سے سعیِ مشکورا کی نعمت لائے ہوئے
کائنات درد والے دین و دنیا کا سلام — اہلِ دل اہلِ نظر اہلِ تولّا کا سلام
صدقے تیری پیاس پر بیتاب موجوں کی تڑپ — اے شہیدِ تشنہ لب مجبور دریا کا سلام
مالکِ صبر و شجاعت فاتحِ کرب و بلا — تیری ہمت پر خدائے کارفرما کا سلام

اعتراف احساں کا تیرے فرضِ عینی ہوگیا
آج دینِ مصطفٰےؐ دینِ حسینیؑ ہوگیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کربلا کے مسافر

مقتل میں لاشیں رہ گئیں نیزوں پہ سر گئے
یارب یہ کربلا کے مسافر کدھر گئے

سر دیکھ کر حسینؑ کا جذبے ٹھہر گئے
اعدا نے اشک روکے تو چہرے اتر گئے

رُکتے ہیں جنگ سے کہیں شیرِ خدا کے شیر
اصغرؑ کہاں تھے جانے کے قابل مگر گئے

ڈوبا غمِ حسینؑ میں عشرہ کا آفتاب
لیلائے کائنات کے گیسو بکھر گئے

انصارِ با وقار کو اب چاہیے تھا کیا
زہراؑ کی لاڈلی سے دعا لے کے مر گئے

جاری ہے اب بھی سلسلۂ نصرتِ حسینؑ
وہ سب شہید ہیں جو محبت میں مر گئے

آبِ رواں میں ناخن پا بھی نہ تر کیا
عباسؑ بحرِ خوں میں گلے تک اتر گئے

امت کی ذہنیت ہی بدل دی حسینؑ نے
کیا ذکر ہے عمل کا ارادے سنور گئے

پڑھ کر نمازِ عصر کی شبیرؑ زیرِ تیغ
اِک عصرِ نو کی خلق میں تعمیر کر گئے

سمجھے نہ حق شناس بھی منزل حسینؑ کی
اتنا ہی کہہ سکے یہ بڑا کام کر گئے

پایا نہ قاتلوں نے کہیں چین عمر بھر
نظروں میں تھے حسینؑ کے تیور جدھر گئے

تھے نجم خوش نصیب کہ ذکرِ حسینؑ پر
روحی فداک کہہ کے جہاں سے گزر گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیامِ عمل

قتل کی شبیرؑ کی بات کدھر جائے گی
قبرِ پیمبرؐ پہ بھی کیا یہ خبر جائے گی

جاتی ہیں زینبؑ وطن بالی سکینہ بغیر
کس کو خبر تھی غریب قید میں مر جائے گی

آئی ہے عشرہ کی شام بال پریشاں کیے
چہرہ پہ مل کر لہو غم کی سحر جائے گی

منزلِ کرب و بلا خون کا دریا سہی
ڈوب کے فوجِ خدا پار اُتر جائے گی

ماں کو نہ تھا وہم بھی چاند سی اکبرؑ کی شکل
خاک میں بھر جائے گی خون میں بھر جائے گی

سینۂ عباسؑ پر تیر بھی آئے تو کیا
نبضِ شجاعت یہاں اور اُبھر جائے گی

لاشے ہی لاشے حسینؑ دیکھیں گے انصار کے
عصر تلک جس طرف آج نظر جائے گی

خاک نشیں ہیں حرم قتل کے میدان میں
کیا اسی عنوان سے رات گزر جائے گی

قید سے چھٹ کر بھی ہیں قید میں چوتھے امامؑ
مجلس و ماتم ہی میں عمر گزر جائے گی

ملتِ اہلِ عزا حشر کے میداں میں بھی
درد بہ دِل جائے گی خاک بسر جائے گی

وقت کا احساس کیا ماتمِ شبیرؑ میں
صبح گزر جائے گی شام گزر جائے گی

اشک سلامت رہیں ماتمِ شبیرؑ کے
اب نہ تری آبرو دیدۂ تر جائے گی

نجم ہمیں نزع میں صرفِ عزا دیکھ کر
موت بھی کچھ دیر کو در پہ ٹھہر جائے گی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سبز قبا

شاید ہے طلب پھر مری شبیرؑ کے در سے
اے جذبۂ مدحت یہ ہوا آئی کدھر سے

بالا ہی رہی شانِ علیؑ ذہنِ بشر سے
دنیا نے بہت کام لیا فکر و نظر سے

مدحت کے ترانے میں بڑا وزن ہے واعظ
اک حرف ہے بھاری تری تسبیح گُہر سے

جبریلؑ سے پوچھے کوئی اس نغمہ کا ماخذ
پڑھتے ہوئے یہ نادِ علیؑ آئے کدھر سے

ہوتا نہ اشارہ جو حسینؑ ابن علیؑ کا
ہرگز نہ بدلتی شبِ عاشور سحر سے

جیتے ہیں دو عالم حسنِؑ سبز قبا نے
اک صبر کی تلوار محبت کی سپر سے

روتے ہیں جو اس دور کے کشتوں کو مسلماں
وہ آنکھ ملائیں تو مرے دیدۂ تر سے

دن عشرہ کا ڈھلتے ہوئے دیکھیں گے نہ انصار
تلواروں پہ صیقل کیے بیٹھے ہیں سحر سے

کھلتی نہیں تائید میں کیوں ان کی زبانیں
دل جن کے تڑپ جاتے ہیں ماتم کے اثر سے

اک اور علیؑ سے ہوئی خدمت یہ نبیؐ کی
ماتھے کی شکن مٹ گئی خیبر کی خبر سے

مدحت ہے حسینؑ ابن علیؑ کی مرا جادہ
گذرے ہیں پیمبرؐ بہت اس راہ گذر سے

ہے حضرت ناسخ سے تلمذ کا تسلسل
نسبت ہے مجھے نجم بڑے اہلِ ہنر سے

○

دین کا رہبر

مسلّم کیوں نہ ہو تیری بزرگی اے علی اصغرؑ
شریکِ عظمتِ شبیرؑ و شانِ حیدرؑ صفدر

علیؑ ایسے ہی ہوں گے اپنی گہوارہ کی منزل میں
یہی صورت یہی چتون یہی نظریں یہی تیور

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فضائے رحمت و رفعت میں جھولا جھولنے والے
تصدق گردشِ آفاق گہوارہ کی جنبش پر

قسم کھاتا ہوں تیرہ سو برس کے دورِ ماتم کی
تیری چھ ماہ کی ہے عمر عمرِ خضر سے بہتر

لڑکپن بھی تصدق ہے جوانی بھی ضعیفی بھی
نہاں ہے عالمِ اصغر میں ایسا عالمِ اکبر

رہے پاسِ ادب سے دور ورنہ تیر چلتے میں
تجھے گودی میں لے لیتے مہہ و مہر فلک بڑھ کر

تجھے نادان کہنا سادگی ہے فکرِ شاعر کی
نظر انداز کر دینا اسے اے غم کے پیغمبر

ترے معیارِ دانش کی خبر دی استغاثے نے
یہ سنتے ہیں کہ جھولے میں ٹھہرنا ہو گیا دوبھر

کوئی صورت نہیں ممکن بجز تیری محبت کے
ہمہ وقتی عبادت ہے اگر ایمان کا جوہر

ہوا فائز نہ اس معراج پر کوئی پیمبرؑ بھی
شہادت پائی تو نے سبطِ پیغمبرؐ کے ہاتھوں پر

سفر کل چھ مہینے کا ولادت سے شہادت تک
مگر تو ہے قیامت تک خدا کے دین کا رہبر

ترے زخمِ گلو کی مُہر نے اے نازشِ فطرت
مکمل کر دیا شبیرؑ کے ایثار کا دفتر

ہوائے تیر سے آنکھوں میں آنسو تک نہیں آئے
تبسم لب پہ آیا دینِ حق کی زندگی بن کر

جسے ہو عشقِ صادق تجھ سے اس کی شان کیا کہنا
میرا دل اس کے قدموں میں میرا سر اس کے قدموں پر

بس اب اللہ اکبر کہہ کے میں خاموش ہوتا ہوں
بشر کی فہم سے باہر ہے تیرا مرتبہ اصغرؑ

تیری مدحت کے جادے پر یہ فکرِ تجم کی حد ہے
حق آگاہی تیری منزل یداللّٰہی ترے تیور

○

شورِ وفا

سبطِ نبیؐ سے دینِ خدا کا قیام ہے
کلمہ حسینؑ کا ہے محمدؐ کا نام ہے

دنیا میں یا حسینؑ کا نعرہ جو عام ہے
یہ دشمنِ حسینؑ سے اک انتقام ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بے ماتمِ حسینؑ سحر ہے نہ شام ہے
جس دن یہ غم تمام ہے دنیا تمام ہے

سینہ پہ کائنات کے نقشِ دوام ہے
انسانیت حسینؑ کے اُسوہ کا نام ہے

سمجھے کہاں جو سبطِ نبیؐ کا مقام ہے
کتنا ابھی شعورِ بشر تشنہ کام ہے

دریا پہ کون شیر جری تشنہ کام ہے
موجوں کا ہے یہ شورِ وفا اس کا نام ہے

نفسِ رسولؐ اس کی رضا تک پہنچ گیا
سمجھے تھے ہم کہ راہ خدا نا تمام ہے

اپنی طرف سے چھیڑ نہ اپنی طرف سے جنگ
یہ مسلکِ حسین علیہ السلام ہے

اشکِ غمِ حسینؑ میں ہے لطفِ زندگی
رونا اگر نہ آئے تو جینا حرام ہے

قرآن میں خدا نے مودت کہا جسے
یہ بھی حسینیت کا حقیقت میں نام ہے

ہمراہ ہے ضریح کے عباسؑ کا علم
واللہ یہ شعورِ وفا کا مقام ہے

موسمِ غمِ حسینؑ کا آیا چلا گیا
یہ کاروانِ درد بڑا تیز گام ہے

شاعر ہوں اس کے در کا میں اے شاعرانِ دہر
جس کا ہر ایک لفظ خدا کا کلام ہے

تقلید میری ہوتی ہے اہلِ سخن میں تجمؔ
چھایا ہوا دلوں پہ یہ رنگِ کلام ہے

O

دردِ درماں

چاند نے زہراؑ کے مستقبل درخشاں کردیا
قومیت کی روحِ آزادی کو جولاں کردیا

جلوۂ شبیرؑ نے جنت بداماں کر دیا
قسمت اس جنگل کی جس کو کوئے جاناں کردیا

سینۂ یثرب سے نکلا کاروانِ دردِ دل
کربلا کو سجدہ گاہِ درد و درماں کردیا

اے حسینؑ ابنِ علیؑ اے کارسازِ حریت
تو نے مرگ و زندگی دونوں کو آساں کردیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سر پہ کج رکھ کر ہجومِ غم میں تاجِ بے کسی — ظلم کے آئین کو سرور گریباں کردیا
درد کی قوت سے دنیا لرزہ براندام ہے — بجلیاں ماتم میں بھردیں غم کو طوفاں کردیا
جھوٹ سے ٹکرا کے سچے بول شمع بن گئے — ہر زبانِ گنگ کو شمشیر عریاں کردیا
ڈھے گیا قصرِ امارت ہل گئی بنیادِ ظلم — کارگاہِ عیش کو خوابِ پریشاں کردیا
اضطرابِ معنوی دے کر بنایا دل کو دل — زندگی کو زندگی انساں کو انساں کردیا
تجمؔ ہم نے مدحِ اہلِ بیت کے ہر شعر میں — فاضلِ طینت کی فطرت کی نمایاں کردیا

○

شانِ انصار

جنگ کا دن تھا مصلّے پر تھے انصارِ حسینؑ — ٹیک کر تلوار اُٹھا ہر فدا کارِ حسینؑ
فہمِ انسانی سے بالاتر ہے معیارِ حسینؑ — خالقِ عزت سے پوچھو عزتِ کارِ حسینؑ
کردگارِ حسن کی ناز آفرینی دیکھئے — دو امامؑ اور اک پیمبرؐ ناز بردارِ حسینؑ
خانہ حق کی سیہ پوشی ہے اس غم کی گواہ — ابتدائے غم سے کعبہ ہے عزادارِ حسینؑ
دامِ آزادی میں دنیا مجھ کو لاسکتی نہیں — میں گرفتارِ علیؑ ہوں میں گرفتارِ حسینؑ
ظہر کو سجدوں میں تھے سر عصر کو نیزوں پہ تھے — روزِ عاشورہ نے دیکھی شانِ انصارِ حسینؑ
چل پڑا راہِ خدا پر اک منظم کارواں — جب مجسّم ہوگئے احساس و افکارِ حسینؑ
صبح اُٹھ کر سب نے دیکھا اپنا منہ تلوار میں — کیا مجاہد تھے بہتر آئینہ دارِ حسینؑ
لے کے آئی عصرِ حاضر تک تولا کی کشش — وقت نے دیکھی سُنی رفتار و گفتارِ حسینؑ
ڈوبتے سورج سے پوچھا یہ اُبھرتے چاند نے — کب سے ریگِ گرم پر رکھے ہیں رخسارِ حسینؑ
اُن کی نعلینِ مبارک میرے سر آنکھوں پہ تجمؔ — تاجداروں سے ہیں برتر کفش بردارِ حسینؑ

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

دل ان کی اطاعت میں نہ رہیں قدرت کو گوارا ہو نہ سکا
شبیرؑ کا جو بندہ نہ بنا اللہ کا بندہ ہو نہ سکا

ایثارِ حسینیؑ سے پہلے آنکھوں میں اُجالا تھا لیکن
جب تک یہ دیا روشن نہ ہوا ذہنوں میں اُجالا ہو نہ سکا

کیا سبطِ پیمبر کو غافل اپنا ہی سا انساں سمجھا ہے
انسان وہ ایسا تھا جس کا تو نقشِ کفِ پا ہو نہ سکا

شبیرؑ جب آڑے آجائیں پھر وار کسی کا کیسے چلے
رسوا ہوئے خود ہی دشمنِ دیں اسلام تو رسوا ہو نہ سکا

محفل کے ہزاروں دولہا تھے محفل کے ہزاروں دولہا ہیں
قاسمؑ کی طرح دنیا میں کوئی میدان کا دولہا ہو نہ سکا

کیا پاسِ ادب تھا سرور کا اکبرؑ نے لیا یوں اذنِ وغا
جو کچھ بھی کہا نظروں سے کہا لفظوں میں تقاضا ہو نہ سکا

توحید کی بھی تائید ہوئی اسلام کی بھی تجدید ہوئی
شبیرؑ نے وہ احسان کیا جس کا کوئی بدلا ہو نہ سکا

اللہ رے فراقِ سبطِ نبیؐ تو نے بھی سہی یہ تشنہ لبی
اے نہرِ فرات اب تک تو کبھی دریا کوئی پیاسا ہو نہ سکا

عباسؑ اک ایسی ہستی تھا عباسؑ اک ایسی ہستی ہے
اونچا کبھی جس کے پرچم سے معیارِ وفا کا ہو نہ سکا

انسان کی حد سے آگے ہے شبیرؑ کی راہِ فکر و نظر
ہر قوم میں جس کا ماتم ہو انساں کوئی ایسا ہو نہ سکا

شبیرؑ کے غم نے پرکھا ہے شبیرؑ کے غم نے سمجھا ہے
اے نجمؔ کہیں اس دنیا میں سودا ترے دل کا ہو نہ سکا

○

سلام

طرحِ مصرع: "خونِ حسینؑ ابنِ علیؑ بے اثر نہیں"

رُخ سمتِ کربلائے معلی اگر نہیں
انسانیت کی اور کوئی رہگزر نہیں

صد شکر مل گیا مجھے درِ اہلِ بیتؑ کا
توفیقِ معرفت ہے کہ میں دربدر نہیں

اکبرؑ کی موت اور ان کی جوانی کو دیکھیے
اک آفتابِ حُسن ہے نیزہ پہ سر نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں ہوں غمِ حسینؑ میں دونوں سے بے نیاز	جینے کی آرزو نہیں مرنے کا ڈر نہیں
تم کیا کرو گے ماتمِ شبیرؑ کا علاج	یہ دردِ دل ہے چارہ گر دردِ سر نہیں
حاجی ہو کوئی حافظِ قرآں ہو کوئی مجتہد
کچھ بھی نہیں علیؑ سے محبت اگر نہیں

○

سجدہ گاہِ عشق

کربلا کی راہ میں رہبر نگاہِ عشق ہے	ساری دنیا آج میری گردِ راہِ عشق ہے
اے مسافر دور سے کر سجدۂ حق الیقیں	سر کے بل بھی حد سے بڑھ جانا گناہِ عشق ہے
عشق کا سجدہ ہوا ایسا نہ پھر بعد حسینؑ	کربلا اس روز سے خود جلوہ گاہِ عشق ہے
عہدِ ختمی مرتبت میں جا کے یہ عقدہ کھلا	حُسن بھی روزِ ازل سے رُو براہِ عشق ہے
عُم نہیں کرتے کبھی رستہ مرے قول و عمل	میرا ہر اک لفظ ہر جُنبش براہِ عشق ہے
تاجدارِ کربلائے عشق ہیں سبطِ نبیؐ	اشک و آہ و مجلس و ماتم سپاہِ عشق ہے
کس قدر خاموش جذبہ ہے پتہ چلتا نہیں	اس بھری دنیا میں کس سے رسم و راہِ عشق ہے
تاج کے محتاج ہیں جو، ان سے کہہ دے ہم نفس	میرے سر "قالوبلیٰ" والی کلاہِ عشق ہے
ہوشیار اے راہرو ٹھوکر نہ کھا جانا کہیں	ہر قدم پر عشق کے اک سنگِ راہِ عشق ہے
کیا اثر ہے مستقل قربانیِ شبیرؑ کا	آج تک دنیا کو احساسِ کراہِ عشق ہے
تو حجابِ منزلِ قوسین تک سمجھا ہے کیا	بے خبر اس سے بھی بڑھ کر دستگاہِ عشق ہے
بزمِ شاہی سے گزر بابِ یداللہی تک آ	جس کے قدموں کا تصدق عز و جاہِ عشق ہے
میں کہاں عشقِ لقائے سبطِ پیغمبرؐ کہاں	اللہ اللہ کس بلندی پر نگاہِ عشق ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سو رہا ہے کربلا میں قافلہ سالارِ عشق　　اس کے مقتل کی زمیں اب خوابگاہِ عشق ہے
میں غمِ شبیرؑ میں محفوظ ہر اک غم سے ہوں　　ہر مصیبت میں مجھے حاصل پناہِ عشق ہے
یہ حسینؑ ابنِ علیؑ سے فخرِ نسبت ہے مجھے　　میں فقیرِ عشق ہوں وہ بادشاہِ عشق ہے

تجمّ تیرہ سو برس سے آج تک قبرِ حسینؑ
معبدِ اہلِ وفا ہے سجدہ گاہِ عشق ہے

○

مدحتِ مولاؑ

زمینِ کربلا بھی یاد کرتی ہے تہِ دل سے　　نہ پوچھو زائروں کو کیا صدا آتی ہے منزل سے
ہمیں پردیس میں بھی رنجِ تنہائی نہیں رہتا　　صدائے یاحسینؑ آئی جہاں دل مل گیا دل سے
علیؑ نے دودھ کا شربت پلایا ابنِ ملجم کو　　کسی نے اس طرح بدلہ لیا ہوگا نہ قاتل سے
گرے عباسؑ گھوڑے سے تو گونجی یہ صدا رن میں　　سرک جائے گا دریا لاش اٹھے گی نہ ساحل سے
گزر جاتی ہیں عمریں کربلا کا غم سمجھنے میں　　یہ آبِ وگِل کا پیکر آدمی بنتا ہے مشکل سے
وہ اس ماحول سے شکرِ خدا کرتے گئے ہوں گے　　جو زنداں کو سدھارے شام کے حاکم کی محفل سے
ولائے اہلبیتِ مصطفیٰؐ کی عظمتیں پوچھو　　کسی شائستۂ غم سے کسی شائستۂ دل سے
علیؑ کے ذکر پر کیا کہہ سکیں گے عقل کے دشمن　　گلے زند جائیں گے آواز بھی نکلے گی مشکل سے
مری دنیا میں ''اکملت لکم'' کا مدعا ڈھونڈو　　محبت ہے محبت کو بھی اس انسانِ کامل سے
شہادت کا شرف پایا تولّا میں فنا ہو کر　　اٹھے بھی ہم تو زندہ ہی اٹھے دنیا کی محفل سے
رسائی جس کی بابِ العلم تک ہو اس کا کیا کہنا　　بدلتا ہوں میں سب اپنا کلام آوازِ سائل سے
جگہ بزمِ غزل میں دیں نہ دیں وارفتۂ دنیا　　مجھے ہے تجمّ نسبت مدحتِ مولاؑ کی محفل سے

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبضِ مشیّت

مقتل میں ہیں حسینؑ یہ قدرت لیے ہوئے　　دو انگلیوں میں نبضِ مشیّت لیے ہوئے
دشمن ہیں تیغ و تیر کی طاقت لیے ہوئے　　شبیرؑ ہیں مزاجِ نبوت لیے ہوئے
قرآن کی زبان بھی ہوتی نہ مستند　　آتا اگر نہ حرفِ مودّت لیے ہوئے
ساری شریعتوں کا خلاصہ ہے ایک لفظ　　کتنی نبوتیں ہے امامت لیے ہوئے
فتحِ عظیم کرب وبلا ان کے نام تھی　　اصغرؑ ازل سے تھے یہ امانت لیے ہوئے
کیا کم یہ امتحاں ہے کہ انوارِ اہلِ بیتؑ　　دنیا میں رہ گئے بشریت لیے ہوئے
نیند آئی ہے علیؑ کو عبادت بنی ہے نیند　　کیا امتیاز ہے شبِ ہجرت لیے ہوئے
اکبرؑ کے ہمہمہ سے لرزتی ہے فوجِ شام　　ہر لفظ ہے اذاں کی جلالت لیے ہوئے
بچ ہی گیا جہاں علی اصغرؑ کے وار سے　　ہر بوند تھی لہو کی قیامت لیے ہوئے
انگڑائی لی ہے گھوڑے پہ حیدرؑ کے شیر نے　　قامت ہے اختیارِ قیامت لیے ہوئے

شعر و سخن میں نجم یہ ہیں بے نیازیاں
بیٹھا ہوں اجتہاد کی قوّت لیے ہوئے

○

رازِ عزاداری

موسمِ غم آگیا کر شکرِ احسانِ حسینؑ　　اے سریرِ آرائے مجلس مرثیہ خوانِ حسینؑ
نالہ ہائے زیرِ لب کو قوتِ پرواز دے　　نوعِ انسانی کے اِک اک فرد کو آواز دے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بے خبر افراد کو رازِ عزاداری بتا
خندہ زن قوموں کو وجہ گریہ وزاری بتا

پیش کر صدہا برس کے ناشگفتہ جوش کو
دعوتِ فکر و نظر دے اہلِ عقل و ہوش کو

منکرِ تاثیر کا بڑھ کر کلیجہ تھام لے
چیخ اٹھے گا شہیدِ کربلا کا نام لے

اسوۂ محنت کشانِ کربلا تعلیم کر
اُٹھ صفِ ماتم بچھا کر قوم کی تنظیم کر

نعرۂ یا ابن نبی میں روحِ معنی ڈال دے
قول کو شانِ عمل دے رنگِ استقلال دے

دشت و در کو آنسوؤں کی سیل سے پانی بتا
درد کو طوفانِ دل کو نوحِ طوفانی بتا

جوشِ غم کے بادلوں سے بجلیاں تخلیق کر
موت کی گہرائیوں میں زیست کی تحقیق کر

شانِ سالاری بتا ذہنِ علم بردوش کو
دستگیری بھی سکھا کچھ دستِ ماتم کوش کو

سرفروشی جس کا ہے سرمایۂ نازِ حیات
اس کے لفظوں میں سُنا افسانۂ رازِ حیات

بات ایسی کہہ جو دستورالعمل ہو کام دے
کربلا سے جو تجھے پہنچا ہے وہ پیغام دے

چہرۂ روشن دکھا کر فطرتِ اسلام کا
کلمہ پڑھوا دے حسینؑ ابن علیؑ کے نام کا

jabir.abbas@yahoo.com

فاقہ کش تاجدار

جمال ایسا کہ آسودہ نگاہیں بزمِ انور میں
جلال ایسا تکلم قید لب ہائے سخنور میں

وہ خاموشی جو قوت دار آوازوں پہ بھاری تھی
وہ گویائی کہ حکمت بولتی تھی جس کے پیکر میں

کرم ایسا کہ جس کے معترف تھے دشمنِ جانی
ابھی الفاظ ہیں محفوظ تاریخوں کے دفتر میں

جو سچ پوچھو خلافت کی علیؑ سے ہو گئی زینت
خلافت آئی تھی کیا لینے اس بے نفس کے گھر میں

علیؑ کے نام تک نے آفتوں میں دن گذارے ہیں
مگر پھر بھی نمایاں ہی رہا عالم کے منظر میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ اے فاقہ کش اے تاجدارِ جانِ پیغمبرؐ　　پئے تسکیں ضرورت تھی تری بزمِ پیمبرؐ میں
علیؑ اے زخمیِ روزِ اُحد اے حرزِ پیغمبرؐ　　خدا معلوم کیا ہوتا نہ ہوتا تو جو لشکر میں
ترے آثار سے اسلام کی تاریخ روشن ہے　　ترے ایثار کی تصدیق ہے قرآں کے دفتر میں
نہیں دل معترف تیرا تو پھر اسلام کا دعویٰ　　خدا کے گھر میں سرقہ ہے نگاہِ نکتہ پرور میں
تری تکبیر کی آواز میں تھی قوم کی قوت　　تجھے میں ڈھونڈتا ہوں نعرۂ اللہ اکبر میں
ترے دم سے رہی اسلام میں روحانیت باقی　　نہیں گم ہو کے رہتی سلطنت میں مال میں زر میں
نہ تھی تیری حکومت میں ہوا سرمایہ داری کی　　چراغِ عافیت روشن تھا ہر مزدور کے گھر میں
غلاموں کو ہے مشکل پاؤں پر اپنے کھڑا ہونا　　قدم دوشِ ہوا پر تھے ترے میدانِ خیبر میں

ابھی تھیں تجھ سے وابستہ امیدیں قوم کی لاکھوں
لپٹ کر رہ گئیں قاتل کے زہر آلود خنجر میں

آخری سجدہ

رہروانِ راہِ آزادی کے تیور دیکھیے　　جس میں اصغرؑ بھی ہیں وہ چھوٹا سا لشکر دیکھیے
کرلیا دل میں غمِ شبیرؑ نے گھر دیکھیے　　خانۂ معبود کی دیوار میں در دیکھیے
ماتمِ شبیرؑ تیرہ سو برس طے کرچکا　　سب کے قصے رہ گئے رستہ میں تھک کر دیکھیے
کل یہ دنیا زر کے بل پر تھی خلافِ اہلبیتؑ　　آج کچلی جارہی ہے طاقتِ زر دیکھیے
بے غمِ شبیرؑ ملتا ہے گدازِ دل کہاں　　جنگ اس غم نے بہت کی صلح بھی کر دیکھیے
خون دیتی ہے ابھی شبیرؑ کی خاکِ لحد　　خاک میں بھی زندگی کے ہیں یہ جوہر دیکھیے
سوچیے یوں مقصدِ شبیرؑ و مفہومِ یزید　　قافلہ اِک سمت اور اِک سمت لشکر دیکھیے
خون کی تحریر بن جائے گی ہر موجِ نشاط　　جایئے جشنِ شہادت بھی منا کر دیکھیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ اللہ جادۂ پرچم کشائے کربلا
آج ہر انساں کا دل نقشِ قدم پر دیکھئے

زندگی کی عشرتوں میں جان رہ جاتی ہے کیا؟
چار دن موضوعِ دردوغم سے ہٹ کر دیکھئے

اک طرف ارضِ نجف اک سمت ارضِ کربلا
نجم لہریں لے رہا ہے کیا مقدر دیکھئے

○

سلام

اہلِ دل اہلِ نظر آئینہ رخسار آئے
کربلا سج گئی یثرب کے طرحدار آئے

ذہن میں اسوۂ شبیرؑ کا معیار آئے
ہاتھ میں صبر کا دامن ہو کہ تلوار آئے

علیؑ اللہ کہے کوئی اگر مستِ ولا
قطع کردوں جو زباں پر مری انکار آئے

مقصد و منزلِ شبیرؑ سے ہمت لے کر
ایک کیا کتنے ہی منصور سرِ دار آئے

مطمئن قلعہ کی قوت پہ تھے خیبر والے
دل دھڑکنے لگے جب حیدرؑ کرار آئے

حق و باطل کے جدا کرنے کو اٹھے تھے حسینؑ
قفا وقت کا تھا بیچ میں تلوار آئے

مجھ کو ہے آلِ پیمبرؐ کی اسیری کا ملال
میرے کانوں میں نہ زنجیر کی جھنکار آئے

اہتمامِ شبِ ہجرت یہ علیؑ کے لیے تھا
نیند میں بھی خیبر عالم بیدار آئے

صرف شبیرؑ سے معراج شہادت کو ملی
یوں تو تیغ بہت صاحبِ افکار آئے

حیرتِ خیبر و خندق کا نہ پوچھو عالم
منزلِ صبر میں جب حیدرؑ کرار آئے

جاں نثارانِ علیؑ یہ بھی محبت ہے کوئی
نام جب لیجئے جب منزلِ دشوار آئے

جو بعنوانِ تجارت ہو محبت کیسی
کتنے مجلس میں بھی جنت کے خریدار آئے

ان شجاعانِ ازل کا ہوں میں بندہ اے نجم
تنِ تنہا بھی ہزاروں کو جو للکار آئے

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آخری سجدہ

اثر شہادتِ عظمیٰ کا جاودانی ہے	غمِ حسینؑ ہے باقی جہان فانی ہے
حسینؑ نے جو دیا جان دے کے درسِ عمل	سمجھ لے کوئی تو دستورِ زندگانی ہے
قبول کی وہ جوانی کی موت اکبرؑ نے	کہ ان کے سوگ میں خود آج تک جوانی ہے
شہید ہو کے وہ اصغرؑ نے معرکہ جیتا	کہ جس کے سامنے ہر معرکہ کہانی ہے
لگا رکھا ہے غمِ کربلا کو سینے سے	بہت غموں سے مجھے طاقت آزمانی ہے
علیؑ کی مدح سے کیا دل بھرے گا دو دن میں	یہ سُن رہا ہوں کہ دو دن کی زندگانی ہے
تمام اجرِ رسالت ہیں ان کے قول و عمل	دلوں پہ جن کے مودت کی حکمرانی ہے
مری حیات ہی پر رشک ہے حریفوں کو	ابھی علیؑ کی محبت میں موت آنی ہے

شعورِ مدح بزرگوں کا فیض ہے اے نجم
زہے نصیب یہ اعزاز خاندانی ہے

○

سلام

ہم سمجھے تھے لہرائے گا کعبہ کی فضا پر	دل ٹوٹ پڑا جلوہ گہہِ کرب و بلا پر
شبیرؑ سا پھر کوئی مسافر نہیں آیا	کیا اوس پڑی جادۂ تسلیم و رضا پر

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تطہیرِ گلستانِ سخن چاہیے یارب — کچھ پھول چڑھانے ہیں مزارِ شہدا پر
آہیں غمِ سرورؑ میں کبھی ہیں کبھی آنسو — فردوس کو بھی رشک ہے اس آب و ہوا پر
ایسی کسی منزل میں بلندی نہ ملی تھی — عباسؑ کا احسان ہے معیارِ وفا پر
اب تک ہے تردد جنھیں لولاک لما پر — وہ چیں بہ جبیں ہیں مرے اندازِ ثنا پر
چھوڑی نہ کسی حال میں بھی تعزیہ داری — ہر حال میں بیٹھے رہے ہم فرشِ عزا پر
لا اسئلکم کہہ کے مودت جو طلب کی — قرآں نے رکھا تاج سرِ اہلِ ولا پر
دروازۂ جنت سے پکارا تھا کسی کو — میں دوڑ پڑا خازنِ جنت کی صدا پر

جب میں نے دعا کی تو زیارت کی دعا کی
اللہ کی رحمت ہے مرے دستِ دعا پر

○

سلام

ہر آہ مرے دل کی تولّا کا نشاں ہو — غم پرچمِ عباسؑ کے سایہ میں جواں ہو
شبیرؑ کی روداد ہو فطرت کی زباں ہو — باز آئیں جو انساں تو فضا مرثیہ خواں ہو
سینوں سے مودّت کے تجلّی جو عیاں ہو — ٹوٹا ہوا دل بھی شرفِ کون و مکاں ہو
اللہ رے انصار کے افکار کی قوت — جب روحِ سماعت علی اکبرؑ کی اذاں ہو
کیا پوچھتے ہو شانِ عملداری عباسؑ — جس کے قد و قامت سے ہی لشکر کا نشاں ہو
میدان میں باطل کے لیے حجت آخر — قدرت کا یہ منشا تھا کہ اصغرؑ کی زباں ہو
ہوتی ہے لطافت وہ عجب مدحِ علیؑ کی — مفہوم پہ جب خلعتِ الفاظ گراں ہو
ہر دور کو ملتی نہیں تصویرِ پیمبرؐ — وقت آئے نہ پھر ایسا نہ اکبرؑ سا جواں ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرآن کا تفسیر کا دونوں کا وہ گھر ہے ۔۔۔ قرآں کی زباں خلق میں جس گھر کی زباں ہو
پوچھیں جو ہو محشر میں نصیری تو نہیں تو ۔۔۔ اس وقت نہیں میری زباں پر ہو نہ ہاں ہو
اصغر کی شہادت پہ ہوا حق کا یہ فرمان ۔۔۔ اب تیر نہ دنیا میں رہے اور نہ کماں ہو
ڈوبا ہوا اے نجم جو ہو عشقِ علیؑ میں
دنیا میں اسے کیا خبر سود و زیاں ہو

○

سلام

یہ عبادت اور ہے یہ کجکلاہی اور ہے ۔۔۔ زیرِ خنجر یہ نمازی یہ سپاہی اور ہے
اس کے آگے پست ہے ایثار کا ہر معرکہ ۔۔۔ اس نے سر سجدہ میں رکھا ہوگیا سر معرکہ
کٹ گئیں سوکھی رگیں گردن پہ خنجر چل گیا ۔۔۔ لے لیا آغوش میں زہراؑ نے منکا ڈھل گیا
آخری سجدہ دلیلِ کامرانی اب بھی ہے
سینۂ گیتی پہ نقشِ جاودانی اب بھی ہے

○

صراطِ صبر

حسینؑ رازِ حیات آشکار کرتے ہیں ۔۔۔ ہر اختیار پہ موت اختیار کرتے ہیں
علیؑ پہ ڈرتے ہوئے دل نثار کرتے ہیں ۔۔۔ خزاں نصیب کو نذرِ بہار کرتے ہیں
حسینؑ موت کو بر روئے کار کرتے ہیں ۔۔۔ نگاہِ زیست پہ بیگانہ وار کرتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شقیِ شبیہِ پیمبرؑ پہ وار کرتے ہیں
خزاں پرست ہیں خونِ بہار کرتے ہیں

خوشی جہاں میں نہ تھی اہلِ بیتؑ کی خاطر
ہم ان سے رشتۂ غم استوار کرتے ہیں

ہزار ہوں جو سپاہی مقابلِ عباسؑ
یہ انگلیوں پہ انھیں بھی شمار کرتے ہیں

صراطِ صبر پہ دم لیتے ہیں جہاں شبیرؑ
تو اک محاربۂ یادگار کرتے ہیں

اسیرِ ظلم ہیں لیکن حسینؑ کے ہیں حرم
جہادِ صبر یہ مردانہ وار کرتے ہیں

قدم ہٹیں گے نہ انصارِ حق کے میداں سے
حسینؑ پرورشِ کوہسار کرتے ہیں

ہجومِ غم کو ہٹاتے ہیں یا علیؑ کہہ کر
ہزار وار پہ ہم ایک وار کرتے ہیں

ہوا و تختِ سلیماں و ابر و برق و براق
اطاعت شہؑ دلدل سوار کرتے ہیں

حسین صرفِ خزاں کر کے اپنے گلشن کو
خدا کا دین سپردِ بہار کرتے ہیں

یہ مجلسیں نہیں پیماں ہیں اطاعت کے
یہ ہم حسینؑ سے قول و قرار کرتے ہیں

حُر اب دبا نہیں سکتا ضمیر کی آواز
بڑے عذاب سے شہؑ رستگار کرتے ہیں

علیؑ کے ذکر پہ ہو یا خدا کی قدرت پر
ہم ایک سجدۂ بے اختیار کرتے ہیں

کھلا ہے باغِ شہادت زہے عطائے حسینؑ
غلام کو بھی شریکِ بہار کرتے ہیں

یہ وقت پھر نہ ملے گا ابو البشر دیکھیں
حسینؑ شانِ بشر آشکار کرتے ہیں

غمِ حسینؑ نے دی ہے یہ معرفت ہم کو
گداز دل سے دلوں کا شمار کرتے ہیں

ہزار سال سے ہے انتظارِ صاحبِ عصر
زبان دی ہے کہ ہم انتظار کرتے ہیں

کمی ہے ذوق کی غیبت سے کچھ نہیں شکوہ
شکایتِ دلِ امیدوار کرتے ہیں

صلہ میں خلد وہ دیں گے تو نجم کہہ دیں گے
تمھارے نقشِ قدم پر نثار کرتے ہیں

○

پیامِ حریت

برتر از فکر و قیاس و فہم حیدرؑ ہو گئے
یہ پیمبرؑ ہوں نہ ہوں نفسِ پیمبرؑ ہو گئے

ذکر وجہ اللہ سے چہرے منور ہو گئے
نام نکلا منہ سے دل سینوں سے باہر ہو گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دل سے نکلے لب تک آئے وصفِ حیدرؑ ہوگئے	میرے جذبے موجۂ تسنیم و کوثر ہوگئے
یہ بلندی فکر کی یہ عزم شیرا نہ تو ہو	نام حیدرؑ رکھ دیا ماں نے تو حیدرؑ ہوگئے
خانۂ معبود کی دیوار میں در ہوگیا	دل جو شوقِ دید میں آپے سے باہر ہوگئے
پرورش پائی نبیؐ کی گرمیٔ آغوش میں	خود علیؑ تھے بڑھ کے بازوئے پیمبرؐ ہوگئے
اہلبیتِ مصطفےٰؐ سے سیکھ شانِ خواجگی	حق کے بندے بھی رہے اور بندہ پرور ہوگئے
لے تجھے سجدے مبارک اے زمینِ کربلا	عرش جن کا آستاں ہے ان کے بستر ہوگئے
دینِ فطرت کا خلاصہ تھے حسینؑ ابن علیؑ	روحِ ملت بن گئے جانِ پیمبرؐ ہوگئے
تربیت کی ذہنِ انساں کی غمِ شبیرؑ نے	صاحبِ دل بن گئے جو غم کے خوگر ہوگئے
کون لاتا جز حسینؑ آخر پیامِ حریت	یہ پیمبر کے نواسے تھے پیمبرؐ ہوگئے
وہ بھی دن آئیں دلِ ملت سے آئے یہ صدا	نوجواں آمادۂ تقلیدِ اکبرؑ ہوگئے
خود پرستی رفتہ رفتہ حق پرستی بن گئی	نجم آخر شاعرِ آلِ پیمبرؐ ہوگئے

تاج مدحت

نویدِ لافتیٰ آئی علیؑ کی مدح خوانی میں	یہی ہمدوش تھے اسلام کی اٹھتی جوانی میں
زبانیں تھک گئیں جب زندگی کی ترجمانی میں	حسینؑ اٹھے عمل کی روح بھر دی زندگانی میں
بہت ہیں تہ بہ تہ طوفان دریا کی روانی میں	چھپی ہے جانفشانی اشکِ غم کی دُرفشانی میں
پلٹتا ہے کوئی ساحل سے یوں تشنہ دہانی میں	نگاہیں بھی علمبردار کی ٹھہریں نہ پانی میں
اسے بھی صرف کردوں میں علیؑ کی مدح خوانی میں	اگر توسیع ممکن ہو حیاتِ جاودانی میں
مودت کی بلندی تک پہنچ کر میری ہمت سے	محبت جاودانی ہوگئی دنیائے فانی میں
ذبیح کربلا کے اوج و رفعت کی جھلک دیکھو	اذاں کی سربلندی میں اقامت کی جوانی میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com	http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نگاہوں میں ہے میری بائے بسم اللہ کا نقطہ
مجھے اب کیا تکلف ہو غرورِ نکتہ دانی میں

نبیؐ کی آل کو ارمان کیا ہوتا حکومت کا
یہاں عمریں گزاری ہیں دلوں پر حکمرانی میں

ذرا بڑھ کر مشابہ اور ہو جاتے پیمبرؐ سے
علی اکبرؑ نے اپنی جان ہی دے دی جوانی میں

مقدس بانکپن اے نجم میرے تاجِ مدحت کا
کلاہِ خسروی میں ہے نہ دیہیم کیانی میں

○

بلندی ہمت

سرور ہیں زیرِ تیغ بہ رفعت لیے ہوئے
کونین کا نظام حکومت لیے ہوئے

ہیں انبیاء بھی بزمِ ازل میں حسینؑ بھی
اٹھتا ہے کون بارِ امانت لیے ہے

اکبر پدر سے مانگنے آئے ہیں اذنِ جنگ
آئینۂ جمالِ نبوتؐ لیے ہوئے

قرآں کی بات کون سمجھتا بجز علیؑ
ہر لفظ ہے خزانۂ حکمت لیے ہوئے

تخلیق کا غرور ہے محشر میں جلوہ گر
اسوہ ہے اہل بیتؑ کا فطرت لیے ہوئے

باتیں علیؑ سے کرتا ہے مہمانِ عرشِ حق
کانوں میں لہجہ لب قدرت لیے ہوئے

ہے مستقل سیاستِ شبیرؑ آج بھی
دنیا ہے روز ایک سیاست لیے ہوئے

اک دوش پر بلندیٔ مشکیزہ و علم
اک دوش پر بلندیٔ ہمت لیے ہوئے

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

تکرارِ تجلی

کس طرح جگہ ملتی اغیار کو اس گھر میں
دھبہ نہیں آسکتا تطہیر کی چادر میں

انسان تھے سب شامل شبیرؑ کے لشکر میں
نکلے یہ بہتّر ہی دنیا کے بھرے گھر میں

حیدرؑ نظر آتے ہیں آغوشِ پیمبرؐ میں
تکرارِ تجلّی ہے کعبہ کے نئے در میں

شبیرؑ بچالیں گے اسلام کو مٹنے سے
ان کا ہے بڑا حصہ احساسِ پیمبرؐ میں

مولا کے غلاموں میں جبرئیل بھی ہیں میں بھی
بس فرق ہے اتنا سا میں در پہ ہوں وہ گھر میں

سجدہ بھی ہے یکتا کا شبیرؑ بھی یکتا ہیں
ہو کون شریک ان کا ذوقِ تہِ خنجر میں

قرآن ہے بے معنی عترت سے جدا ہو کر
جس گھر میں یہ آیا تھا معنی ہیں اسی گھر میں

شبیرؑ سیاست کا وہ قائدِ اعظم ہے
قانون بنا ڈالا عاشور کو دن بھر میں

بے دین تہِ خنجر دنیا اسے کیا سمجھے
روشن ہے جو مستقبل بجھتے ہوئے تیور میں

معراج کی شب اپنے بستر پہ سہی لیکن
باتیں تو علیؑ کی تھیں اللہ و پیمبرؐ میں

اللہ نے اس دن کو بخشی تھی یدِ الٰہی
کھل جائے گا دنیا پر ہنگامۂ محشر میں

بے حُبِ شہِ مرداں توثیق نہیں ہوتی
یوں نام لکھا لیجیے اسلام کے لشکر میں

اشکِ غمِ سرور کے چھینٹوں سے فنا کر دو
طوفاں ہے سیاست کے بے فیض سمندر میں

اے نجمؔ میں شاعر ہوں سرکارِ امامت کا
نظمیں مری پہنچیں گی دربارِ پیمبرؐ میں

jabir.abbas@yahoo.com

حوصلۂ منزل

دل مجلس و ماتم کا حاصل نظر آتا ہے　　آنکھوں میں ہوں یہ آنسو جب دل نظر آتا ہے
رعبِ شہِ مرداں سے بسمل نظر آتا ہے　　چٹکی میں درِ خیبر اک دل نظر آتا ہے
دیکھو کہ وصی وہ ہے وہ دوشِ نبوتؐ پر　　جو مُہرِ نبوت میں شامل نظر آتا ہے
وہ جانِ ارادت ہوں اے اسوۂ شبیری　　جو تیرا مخالف ہے قاتل نظر آتا ہے
بلغ پہ نظر پہنچا اے ناظرِ بے پروا　　قرآں اسی منزل سے کامل نظر آتا ہے
شبیرؑ کی منزل کو سمجھا ہی نہیں کوئی　　دنیا کا ہر اندازہ باطل نظر آتا ہے
سجدے کر اسی رخ پر اے کشتی بے ساحل　　عباسؑ کے قبضہ میں ساحل نظر آتا ہے
کیا کہیے نصیری کو میکش ہے اسی گھر کا　　پی لی ہے بہت اس نے غافل نظر آتا ہے
اللہ رے قربانی وہ خاکِ شفا ٹھہری　　جس خاک کا ہر ذرہ بسمل نظر آتا ہے
ہے چشمِ حقیقت بیں ہر اہلِ عزا مجھ کو　　شبیرؑ کے لشکر میں شامل نظر آتا ہے
قرآں نے سند مانگی حیدرؑ سے صداقت کی　　آتا ہے جو اس در پہ سائل نظر آتا ہے
گرتا ہوں تصور میں شبیرؑ کے قدموں پر　　جب حوصلۂ منزل منزل نظر آتا ہے
دنیا کو مبارک ہو آنکھوں کی تن آسانی　　مظلوم کو رونا بھی مشکل نظر آتا ہے
کیا جون سے رونق ہے انصارِ حسینیؑ میں　　رخسارِ شہادت پر اک تل نظر آتا ہے
عاشور کو تنہا ہے جو نرغۂ اعدا میں　　یہ آدم و عالم کا حاصل نظر آتا ہے
شاید یہ فرشتوں نے سوچا ہو شبِ ہجرت　　انسان خلافت کے قابل نظر آتا ہے

سب کہتے ہیں شاعر ہے دربارِ حسینیؑ کا
نجمؔ اپنی حقیقت سے غافل نظر آتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فطرتِ اسلام

متاعِ ذہن میں جس دن مسلکِ شبیرؑ ہو جائے
لہو کا رنگ بدلے دل نیا تعمیر ہو جائے

اگر انساں کو عرفانِ غمِ شبیرؑ ہو جائے
شعورِ حریت دنیا میں عالم گیر ہو جائے

جھلک دے جائے اسوہ میں جہاں اندازِ شبیرؑ کا
مسلماں فطرتِ اسلام کی تصویر ہو جائے

حسینیؑ عزم کی منزل ہو ایسا قصدِ منزل ہو
قدم رکھتے ہی جادہ جادۂ شمشیر ہو جائے

سبق لے کربلا سے کر وہ میدانِ عمل پیدا
جہاں ہر ایک نعرہ نعرۂ تکبیر ہو جائے

اگر منشائے فطرت خود نہ ہو کیونکر یہ ممکن ہے
کسی کی موت کا غم اور عالم گیر ہو جائے

حیاتِ جاودانی ہے غمِ شبیرؑ میں مرنا
دھنی قسمت کا ہے جو کشتۂ تاثیر ہو جائے

حسینیؑ بزم میں پہلو بچا کر بیٹھنے والے
خدا ایسا کرے یہ درد دامنگیر ہو جائے

کہاں تک یہ مروّت نجم اک دن حق کے منکر سے
خدا لگتی کہو جو دل کو لگ کر تیر ہو جائے

○

فتحِ عظیم

کیونکر نہ رنگ لاتا سر دے کے گھر بچانا
اب سر ہیں اور سجدے کعبہ ہے آستانا

وہ مشک تشنہ لب پر اک تیرِ ظلم آنا
وہ نہرِ علقمہ کی نبضوں کا ڈوب جانا

ہاں اے شہید تیرے زخمِ دل و جگر سے
معمور ہو رہا ہے اسلام کا خزانا

تو نفسِ مطمئن ہے درگاہِ ایزدی میں
مقبول تیرے آنسو ممدوح مسکرانا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قوموں نے تجھ سے سیکھی یہ شانِ خالقیت　　اِک زندگی مٹا کر اک زندگی بنانا
وہ خاک و خوں کا تکیہ اللہ کی زمیں پر　　پیغامِ عبدیت کا تا عرش آنا جانا
وہ ان کے ظلم پرور ہاتھوں میں تھرتھراہٹ　　وہ تیرا دشمنوں کی تیغوں کو آزمانا
تو نے جگہ بنا دی جنگل میں کربلا کے　　لوٹا جو بستیوں نے اسلام کا ٹھکانا
یہ عزم یہ تحمل یہ قوت ارادی　　وہ آخری سپاہی جھولے سے لے کے آنا
عہدِ یزیدیت کی بنیاد ہل رہی تھی　　صلِّ علیٰ وہ تیرا نیزہ پہ لب ہلانا
اللہ رے صداقت سادات کے لہو کی　　کیسا بھرا پڑا ہے اُجڑا ہوا گھرانا
خیبر کا دَر اٹھانا بابا کی فتحمندی　　فتحِ عظیم تیری لاشِ پسر اٹھانا
اب مانتی ہے دنیا تیرے پیامِ حق کو　　جب ماننے کے دن تھے دنیا نے جب نہ مانا

اے نجم بیٹھتے ہو اب کیا سنبھل سنبھل کر
آثار کہہ رہے ہیں اٹھنے کا ہے زمانہ

O

ولولۂ انقلاب

اب کیا مرے گناہ رہیں گے حساب میں　　گھل مل گیا ہوں خاکِ درِ بوترابؑ میں
کتنی ہی سورتیں ہیں خدا کی کتاب میں　　لاؤ کوئی شبیہہ نبیؐ کے جواب میں
بندے جنہیں کلام ہے عترت کے باب میں　　اصلاح دے رہے ہیں خدا کی کتاب میں
گزری ہے عمر بندگیِ بوترابؑ میں　　میں بھی شریک ہوں شرفِ آفتاب میں
یہ اپنی جان دے کے بچاتے نہ کس طرح　　اسلام کمسنی میں تھا اکبرؑ شباب میں
تا شام روندتے ہوئے عابدؑ چلے گئے　　کانٹے تھے پھول ولولۂ انقلاب میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پروردۂ غدیر کی اللہ رے مستیاں　　کوثر ڈبو دیا ہے ولا کی شراب میں
اقرار باللسان کر اے بندۂ خدا　　رکھتا ہے اُلفتِ شہِ مرداں حجاب میں
اِک شہسوار راہِ تولّا کو ہوش کیا　　سنتا ہوں آسماں و زمیں ہیں رکاب میں
اصغرؑ بڑے بڑوں سے کچھ آگے نکل گئے　　کیا گھٹنیوں چلے ہیں یہ راہِ ثواب میں
دل ہو نہ ہو زباں تو نصیری ضرور تھی　　جب منہ کھلا کنندۂ خیبر کے باب میں
تحقیق کا جنون ہے فکرِ عمل نہیں　　کیا ڈھونڈتے ہو کرب و بلا کی کتاب میں

رفعت ترے کلام کی عرش آشنا ہے نجمؔ
کھیلی ہے فکر دامنِ برق و سحاب میں

○

میدانِ عمل

قامت میں قیامت کا تو ہمسر نہیں ہوتا　　کیسا ہی جواں ہو علی اکبرؑ نہیں ہوتا
بُت لاکھ بھی توڑے کوئی حیدرؑ نہیں ہوتا　　وہ دوشِ پیمبرؐ تو میسر نہیں ہوتا
یہ شان ہوئی ختم حسینؑ ابنِ علیؑ پر　　اب عشق کا سجدہ تہِ خنجر نہیں ہوتا
ہم گود کے بچوں کو بھی کر دیتے ہیں شامل　　جب تکملۂ قوتِ لشکر نہیں ہوتا
اُس کو مجھے دل کہنے میں ہوتا ہے تردد　　جس دل میں غمِ سبطِ پیمبرؐ نہیں ہوتا
اس کیف سے محروم ہیں محرومِ تولّا　　آنکھوں میں چھلکتا ہوا کوثر نہیں ہوتا
آسان ہے قربانی و ایثار پہ تقریر　　میدانِ عمل کچھ سرِ منبر نہیں ہوتا
اے نجمؔ جبیں ہوتی ہے چوکھٹ پہ نجف کی　　میں مدح کے عالم میں فلک پر نہیں ہوتا

○

jabir.abbas@yahoo.com

اُسوۂ شبیرؑ

پاؤں عابدؑ کا نئی راہ کی تعمیر میں ہے
پاؤں وہ پاؤں جو الجھا ہوا زنجیر میں ہے

یہ نہ قرآں میں نہ قرآن کی تفسیر میں ہے
روح احساس و عمل اسوۂ شبیرؑ میں ہے

اللہ اللہ یہ اجمالِ جمالِ قدرت
وسعتِ کون و مکاں چادرِ تطہیر میں ہے

ہوتی ہے شام کے دربار میں بے وقت اذاں
وقت ڈوبا ہوا سجادؑ کی تقریر میں ہے

جس کی وحدت میں ہو قرآن کا سارا مفہوم
ایسا نقطہ بھی کوئی کثرتِ تحریر میں ہے

ایک ہی شانِ عمل ہے وہ حسنؑ ہوں کہ حسینؑ
صلح میں بھی ہے وہی کاٹ جو شمشیر میں ہے

کچھ خبر بھی ہے تجھے قوم بنانے والے
کتنا معصوم لہو قوم کی تعمیر میں ہے

○

قرآن وعترت

ایک ہی گھر چاہیے قرآن وعترت کے لیے
تنگ دل حق سے دعا کر دل کی وسعت کے لیے

گر نہ آتا حکمِ قرآنی مودت کے لیے
تشنگی ہی تشنگی تھی ذوقِ فطرت کے لیے

یہ نہ کعبہ کے لیے ہے اور نہ جنت کے لیے
ہے قصیدہ میرا بابِ علم وحکمت کے لیے

یہ ترا ذوقِ عبادت اے حسینؑ ابن علیؑ
زیرِ خنجر بھی جگہ کر لی عبادت کے لیے

اے زہے شانِ شہادت ہیبتِ کارِ حسینؑ
پھر نہ آیا آج تک پیغام بیعت کے لیے

جرأتِ عباسؑ تک پہنچے گی کیا عقلِ بشر
اک نیا موقف بنایا ہے شہادت کے لیے

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک ہی مقصد ہے خلقت کا علیؑ ہوں یا نبیؐ
کیا امامت کے لیے اور کیا رسالتؐ کے لیے

آدمی کو کیا ہے نسبت نورِ اہلبیتؑ سے
ہم سے عاصی ہیں فروغِ آدمیت کے لیے

دل پہ ظاہر ہو گئے کیا کیا علیؑ کے مرتبے
لفظ اب ملتے نہیں اسرارِ قدرت کے لیے

اے خدا شامل ہے میری التجاؤں میں درود
یہ ستارہ بھیجتا ہوں بامِ قدرت کے لیے

آج کل اُلٹا ہی ہوتا ہے دعاؤں کا اثر
اب دعا مانگا کریں گے طولِ غیبت کے لیے

نجم میں ہوں شاعرِ بزمِ حسینؑ ابنِ علیؑ
میرا نغمہ ہے فقط سازِ حقیقت کے لیے

○

دردِ دامنگیر

ہے علیؑ کی مِلک یہ قرآن بھی شمشیر بھی
حاملِ قولِ سلونی بھی ہے خیبر گیر بھی

دہر میں ہے دہریت بھی اسوۂ شبیرؑ بھی
زندگی تخریب بھی ہے زندگی تعمیر بھی

فتحمندی کو ہے لازم قوتِ شمشیر بھی
اور اک پیرایۂ آغاز ہے زنجیر بھی

جب سے قتلِ سبطِ پیغمبرؐ پہ تکبیریں کہیں
گھٹ گیا اس دن سے زورِ نعرۂ تکبیر بھی

عزمِ خالص چاہیے حُر کے ارادہ کی قسم
بڑھ گیا آگے تو پیچھے ہٹ گئی تقدیر بھی

بے نیازِ رنجِ دنیا ہوں غمِ شبیرؑ میں
یہ دوائے درد بھی ہے دردِ دامنگیر بھی

دیکھ کر اہلِ زمیں پر مرحمت شبیرؑ کی
دم بخود ہے عرش سے آئی ہوئی شمشیر بھی

آیۂ تطہیر کیا اعلان تھا تطہیر کا
اِذن لے کر گھر میں اُتری آیۂ تطہیر بھی

ظلم اس پر بھی ہوا ہے حرملہ کے ہاتھ سے
ظلم کی فریاد محشر میں کرے گا تیر بھی

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فخرِ انساں

چھوڑ کر عترت کا دامن کیا مسلماں لے گئے
روحِ قرآں چھوڑ دی الفاظِ قرآں لے گئے

روزِ محشر چاک دامن ماہِ کنعاں لے گئے
ہم غمِ شبیرؑ میں چاکِ گریباں لے گئے

فاطمہؑ کے لال سر دے کر وہ ساماں لے گئے
عرش کی بالیدگی تک فخرِ انساں لے گئے

اس بھری دنیا میں جو تھا ان کے شایاں لے گئے
مرتضٰیؑ آئے رضائے پاکِ یزداں لے گئے

کانپ اٹھی دنیا جب اصغرؑ تحفۂ جاں لے گئے
اپنی شہ رگ کا لہو تا حدِ امکاں لے گئے

خشک و تر دونوں پہ قبضہ کر لیا عباسؑ نے
اپنے بازو دے کے یہ فخرِ نمایاں لے گئے

واقعاتِ کربلا شبیرؑ کے نقشِ قدم
حریت کی منزلوں تک ذہنِ انساں لے گئے

لے چلے اصغرؑ کو رکھ کر لاشِ اکبرؑ کی حسینؑ
ایک قرآں دے گئے اور ایک قرآں لے گئے

اب وہ راہوں میں تعب ہے اور نہ کانٹوں میں کھٹک
پائے عابدؑ کاوشِ خارِ مغیلاں لے گئے

آتے آتے رہ گیا عونؑ و محمدؑ کا شباب
چاندنی لوٹا کے دونوں ماہِ تاباں لے گئے

وہ جوانی کی امنگیں وہ جوانی کی بہار
موت کی تقریب میں شادی کا ساماں لے گئے

عمر بھر ان کو نہ بھولی اصغرِؑ ناداں کی یاد
عمر بھر کی زندگی دو دن کے مہماں لے گئے

وسعتِ اخلاقِ اسلامی کا عالم کیا کہوں
ہاتھ خالی ہیں مسلماں نا مسلماں لے گئے

○

jabir.abbas@yahoo.com

اُسوۂ انصار

پھر نہ پیدا ہوا شبیرؑ سا شبیرؑ کوئی — ایسی دیکھی نہیں ایثار کی تصویر کوئی
اُمتِ جد کی محبت میں یہ پابندی تھی — ورنہ عابدؑ کو پنھا سکتا تھا زنجیر کوئی
دل کئے جیسے حسینؑ ابن علیؑ نے تسخیر — ملک اس شان سے کرتا نہیں تسخیر کوئی
سن وہ چھ ماہ کا وہ پیاس وہ آغوشِ پدر — علی اصغرؑ سا نہ ہوگا ہدفِ تیر کوئی
آج تک جس کا ہے تیرہ سو برس سے ماتم — یوں نہ دنیا میں ہوا کشتۂ شمشیر کوئی
دامنِ آلِ نبیؐ ہاتھ سے چھوٹے کیونکر — اس سے بہتر نہیں قرآن کی تفسیر کوئی
مرحبا اسوۂ انصارِ حسینؑ ابن علیؑ — ان کی تصویر سے ملتی نہیں تصویر کوئی
خونِ شبیرؑ کا اسلام کی بنیاد میں ہے — ایسی محکم نظر آئے گی نہ تعمیر کوئی
شامِ عاشور بڑھی اور بھی الجھن دل کی — نوکِ نیزہ پہ تھی کیا زلف گرہ گیر کوئی
خاک ہوجائے نہ جاکر درِ شبیرؑ پہ خود — لے کے کیوں آتا ہے خاکِ درِ شبیرؑ کوئی
دردِ دل دیدۂ گریاں سے ہو محروم اگر — دیکھ جائے غمِ شبیرؑ کی تاثیر کوئی
نجم شاعر ہے حسینؑ ابن علیؑ کے در کا — اور دنیا میں نہ منصب ہے نہ جاگیر کوئی

○

سرمایۂ شرافت

تنہا کھڑے ہیں درشۂ مرداں لیے ہوئے — لشکر فقط ہے دیدۂ حیراں لیے ہوئے
سینوں میں دل لیے ہیں کہ قرآں لیے ہوئے — سر پر ہیں سب حسینؑ کا احساں لیے ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے کم نگاہ تجھ کو حقیقت کی کیا خبر
دامانِ اشکِ غم میں ہوں طوفاں لیے ہوئے

قرآن جس میں اترا ہے وہ گھر نہ ڈھونڈ لیں
تفسیر ڈھونڈتے ہیں جو قرآں لیے ہوئے

پیشِ حسینؑ حشر میں چپکا کھڑا ہوں میں
ہاتھوں پہ نذرِ دیدۂ گریاں لیے ہوئے

سینہ پہ زخمِ ماتمِ شبیرؑ دیکھ کر
اٹھے حریفِ دردِ نمکداں لیے ہوئے

ہم شان ہے علیؑ کا مشابہ نبیؐ سے ہے
نیزہ پہ کس کا سر ہیں مسلماں لیے ہوئے

اترا تھا کربلا میں بہتر کا قافلہ
سرمایۂ شرافتِ انساں لیے ہوئے

معراجِ عرش و فرش ہے صحرائے کربلا
سجدہ ہے کس کا نذرِ دل و جاں لیے ہوئے

انسانیت کی روح ہے جسمِ حسینؑ میں
روحانیت ہے پیکرِ انساں لیے ہوئے

سجدے سے سر اٹھاتے ہی نورِ محمدیؐ
دامن میں تھا خزینۂ امکاں لیے ہوئے

کب تک ضعیف قوم رہیں گے جوان قوم
دل میں ولائے اکبرؑ ذیشاں لیے ہوئے

شبیرؑ خدا کا شیر ہے تنہا فرات پر
مشک و نشان و ساحلِ میداں لیے ہوئے

کب دیکھیے طلب ہو دیارِ حسینؑ سے
بیٹھے ہیں نجم نذرِ دل و جاں لیے ہوئے

○

علیؑ کا شباب

سبق حسینؑ کی محنت سے لو خدا کے لیے
لہو بہایا تھا کیا ارضِ کربلا کے لیے

علیؑ پرست کہو یا خدا پرست مجھے
پکارتا ہوں علیؑ کو مگر خدا کے لیے

شباب اور علیؑ کا شباب کیا کہنا
خدا نے چھانٹ لیا جس کو لافتا کے لیے

نظر میں اس کی یہ لذاتِ دنیوی کیا ہیں
وہ روزہ دار مزے جس نے ہل اتیٰ کے لیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کمی ستم کی کہیں بہرِ اہلِ بیتؑ نہ تھی — حسنؑ نے لطف مدینے میں کربلا کے لیے
حسینؑ کو جو ملے حق سے باپ ماں بھائی — نہ مصطفیٰؐ کے لیے تھے نہ مرتضیٰؑ کے لیے
کسی کا سر بھی نہ پہنچا زہے عروج کمال — علیؑ کے پاؤں بھی تھے دوشِ مصطفیٰؐ کے لیے
جہادِ نفس میں سجادؑ کو یہ فکر کہاں — بچھے ہیں راہ میں کانٹے برہنہ پا کے لیے
ملے نہ ہوں گے علیؑ کو وہ ماں کی گود میں بھی — مزے جو نیند کے بستر پہ مصطفیٰؐ کے لیے

جناب نجم یہ عزلت گزینیاں کب تک
یہ بے نیاز روش چھوڑیے خدا کے لیے

○

غمِ لازوال

خیبر کے سامنے اسدِ ذوالجلال ہے — چہرہ اتر گیا ہے یہ دنیا کا حال ہے
اب ماتمِ حسینؑ کا تھمنا محال ہے — او ناشناس درد یہ غم لازوال ہے
ملتی نہیں جہان میں علیؑ کی مثال بھی — ہم نے تو یہ سنا تھا خدا بے مثال ہے
اصغرؑ کی تشنگی پہ سکینہؑ کی پیاس پر — صحرا کی نبض سست ہے دریا نڈھال ہے
حاشا میں ہمنوائے نصیری نہیں مگر — جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں ذرا حسبِ حال ہے
پھر حشر ہے جو ذوقِ عمل ہوگیا کہیں — اب تک غمِ حسینؑ بحدِ خیال ہے
حُبِ علیؑ بھی ساتھ ہے اے بندۂ خدا — میداں یہ حشر کا ہے بڑی دیکھ بھال ہے
اصغرؑ کے واسطے جو ہوا ہے سوالِ آب — یہ غیرتِ عراق و عرب کا سوال ہے
بہرِ نجات نجم کہوں کیوں حسینؑ سے — شاعر ہوں اہلِ بیتؑ کا صورت سوال ہے

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جادۂ دشوار

اسلام اے حسینؑ ہے غمخوار آپ کا
کلمہ ہے ہر زبان پہ سرکار آپ کا

دنیائے حریت میں خود اپنی مثال ہے
یہ بیعتِ یزید سے انکار آپ کا

آتے ہوئے شباب کو شاید خبر نہ تھی
سینہ پہ برچھی کھائے گا دلدار آپ کا

دو دن کی پیاس میں بھی تھے چہرے کھلے ہوئے
لہرا رہا تھا دھوپ میں گلزار آپ کا

جلتی ہوئی وہ ریت وہ سجدے وہ تشنگی
وہ نینوا کی خاک پہ رخسار آپ کا

شکرِ خدا زبان پہ یادِ خدا میں دل
تیغوں کی چھاؤں میں پیکرِ خونبار آپ کا

سجادہ کس کے خون سے رنگیں ہے اس طرح
برحق ہے نام سیّد ابرار آپ کا

دنیا پہ کی نگاہ جو عشرے کی شام نے
نکلا ہر اک غلام وفا دار آپ کا

آنکھوں میں اشک سینوں میں دل بے قرار ہیں
جس دن سے کربلا میں ہے دربار آپ کا

مظلومیت ہے نازشِ ملت بنی ہوئی
ایک ایک باخبر ہے پرستار آپ کا

کل قید میں تھے آپ کے دلِ حرم تمام
ہر اہلِ دل ہے آج گرفتار آپ کا

آج اس پہ گامزن ہیں ہزاروں دماغ و دل
رستہ بتا گیا ہے جو بیمار آپ کا

عیدین میں زباں پہ زیارت ہے آپ کی
لپٹا ہوا ہے سینوں سے ایثار آپ کا

تیرہ سو سال ہوگئے اللہ رے وفا
اب تک علم لیے ہے علمدار آپ کا

سر کو قدم بنا کے بھی ملت نہ بڑھ سکی
طے ہوسکا نہ جادۂ دشوار آپ کا

اب جلد آستانے پہ اپنے بلایئے
کب تک جئے یہ مجرم گنہگار آپ کا

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

اے امامِ عصرِ حاضر تجھ پہ ملت کا سلام
بادشاہِ وقت افسردہ رعیت کا سلام

درد کے طوفاں کا فریادی سفینوں کا سلام
چارہ گر ٹوٹے دلوں کے آبگینوں کا سلام

سیکڑوں جُرمِ محبت کے شہیدوں کا سلام
آرزوئے انتقامِ دیدۂ غم کا سلام

وارثِ شبیرؑ کو شبیرؑ کے غم کا سلام
آرزوئے انتقامِ دیدۂ نم کا سلام

خون رلوایا ہے جس نے اس زمانے کا سلام
جس میں زینبؑ قید تھیں اس قیدخانے کا سلام

تجھ پہ تیرہ سو برس کے دردِ پنہاں کا سلام
کر دیا دو جس کو اس ترتیبِ قرآں کا سلام

آج تک بدنام ہے جو اس خلافت کا سلام
مسخ کر دی جس کی صورت اس شریعت کا سلام

اس کی قسمت جو بشر تیرا زمانہ پائے گا
ہم غریبوں کی لحد تک بھی یہ مژدہ آئے گا

○

سلام

صاحبِ طورِ تجلّی کوہساروں کا سلام
باغبانِ حکمت و قدرت بہاروں کا سلام

اہلِ دل کی گرم سانسوں سرد آہوں کا سلام
اے بلندی کے نشاں نیچی نگاہوں کا سلام

کاروانِ دل کے رہبر دل کے داغوں کا سلام
آفتابِ حسن داغوں کے چراغوں کا سلام

بے لبوں کا بیکسوں کا خستہ حالوں کا سلام
تیری خاطر جینے والوں مرنے والوں کا سلام

سربسجدہ آسمانوں کا زمینوں کا سلام
شکر کی منزل کا سجدوں کا جبینوں کا سلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میکدہ تیرا سلامت سرفروشوں کا سلام — تیرے کوثر کے غدیری بادہ نوشوں کا سلام
اک توجہ اک نظر کے تشنہ کاموں کا سلام
رفعتِ کونین کے مالک غلاموں کا سلام

○

سلام

بارہا اٹھے فتنے بارہا سنبھالا ہے — کیا حسینؑ کے ہوتے دین مٹنے والا ہے
حیدری نشاں جس نے دوش پر سنبھالا ہے — کیا بلند منزل ہے کیا بلند بالا ہے
ہے یزید کاری بھی اسوۂ حسینؑ بھی — زندگی اندھیرا ہے زندگی اجالا ہے
جی کے مرنے والوں کو اس بشر سے کیا نسبت — جو حسینؑ کے غم میں مر کے جینے والا ہے
موت کی حقیقت کیا جو حسینؑ تک آتی — موت کے گریباں میں خود ہی ہاتھ ڈالا ہے
چھا گئی ہے یوں ہیبت بازوئے حسینؑ کی — جیسے آج دریا کا رخ بدلنے والا ہے
جب حسینؑ آئے ہیں منزلِ شہادت میں — کلمۂ شہادت کا جب سے بول بالا ہے
دل سے لو نکلتی ہے جب حسینؑ کہتا ہوں — کام کا تو کیا کہنا نام سے اجالا ہے
کربلا نوازوں کی موت زیست کیا کہنا — کوئی جینے والا ہے اب نہ مرنے والا ہے
آج دن ہے عشرہ کا خونِ آدمی کیسا — آج آدمیت کا خون ہونے والا ہے
اس فضا میں بھی پیاسے رہ گئے علی اصغرؑ — کوفیوں کے لشکر میں حُر کا بھی رسالا ہے
نجم ہو اگر نسبت اسوۂ حسینیؑ سے
ایک شعر مدحت میں خلد کا قبالا ہے

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

فرماتے تھے شہؑ روکے نہ کوئی آتا ہے اگر حرؑ آنے دو
اک درسِ عمل ہو جائے گا یہ رازِ خدا کھل جانے دو

فرماتے ہیں بھائی سے سرورؑ غصہ نہ کرو تم جانے دو
اٹھواتے ہیں خیمے دریا سے خیبران کی خوشی اٹھوانے دو

عباسؑ سے شہؑ نے فرمایا ان کو نہ بس اب شرمانے دو
گل شمع کرو تم جلدی سے جاتے ہیں جواں تو جانے دو

جو تیر اُدھر سے آتا ہے لیتے ہیں یہ اپنے سینہ پر
ہیں جون و وہب شہؑ کے آگے وہ شمع ہیں یہ پروانے دو

زینبؑ نے کہا عباسؑ سے یہ بچے ہیں نہ ان کی بات سنو
میدان میں تم جاؤ بھائی اب مجھ کو انہیں سمجھانے دو

زہراؑ نے کہا کیا فکر ہے اب کافی ہے مجھے بس حشر کے دن
بخشائش امت کی خاطر عباسِ علی کے شانے دو

بانوؑ نے کہا یہ اکبرؑ سے ہاں شوق سے جاؤ میداں میں
بالوں میں تو میں شانہ کرلوں زلفوں کو مجھے سلجھانے دو

○

سلام

غمِ شبیرؑ ہدایت کا نشاں آج بھی ہے
مجھ سا نا فہم فقط نالہ کناں آج بھی ہے

آج شبیرؑ نہیں ہم نے یہ مانا لیکن
اس کا غم ہے جو ہمارا نگراں آج بھی ہے

کربلا دے مجھے معیارِ عمل کی توفیق
کل جو تھا بس وہی موضوعِ فغاں آج بھی ہے

سامنے وہ نہ سہی حسنِ عمل ہے اس کا
غمِ شبیرؑ میں دل مرثیہ خواں آج بھی ہے

منتیں بھی ہیں مرادیں بھی عزاداری میں
اپنی تسکین کا احساسِ گراں آج بھی ہے

○

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

محمدؐ عربی کا جواب ہو نہ سکا
کوئی رسول رسالتمآبؐ ہو نہ سکا

حسینیتؑ سے جہاں انتساب ہو نہ سکا
شعورِ درد کبھی کامیاب ہو نہ سکا

زہے شہادتِ عباسؑ و اکبرؑ و قاسمؑ
پھر ایسا مصرفِ عہدِ شباب ہو نہ سکا

یہ اتحادِ عمل تھا کہ مرتضیٰؑ کے سوا
کسی کا نفسِ پیمبرؐ خطاب ہو نہ سکا

سخن طرازیِ مداحِ اہلِ بیتؑ نہ پوچھ
زبانیں قطع ہوئی سدِ باب ہو نہ سکا

علیؑ نے خاک نشینوں کی آبرو رکھ لی
کوئی خدا کا ولی بوترابؑ ہو نہ سکا

مرا ترانۂ مدحت گیا درود گیا
خیالِ غیر جہاں بار یاب ہو نہ سکا

ملی نہ اسوۂ شبیرؑ سے مدد جب تک
یزید وقت کوئی بے نقاب ہو نہ سکا

ازل میں پی کے جو اٹھا تو پھر غدیر میں پی
مری طرح کوئی مستِ شراب ہو نہ سکا

غریب سارا جہاں ہے امیر صرف علیؑ
ستم ہے ان سے اگر انتساب ہو نہ سکا

○

سلام

وہیں تک رونقِ دینِ خدا ہے
جہاں تک اعتبارِ کربلا ہے

پیمبرؐ سے بھی جو نا آشنا ہے
حسینؑ ابنِ علیؑ کو جانتا ہے

بہت ہیں ایسے اہلِ دل جنھوں نے
محبت میں تقیہ کرلیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو ماتم کی دھمک سے بھی نہ چونکا　　وہ خوابِ مرگ میں سویا ہوا ہے
امامت ہے بہرصورت رسالت　　مگر ہاں نام کچھ بدلا ہوا ہے
پئے جاتا ہوں صہبائے مودت　　شعورِ مدح ساغر بن گیا ہے
بنایا ہے غمِ شبیرؑ نے دل　　نہ سمجھو میرا دل ٹوٹا ہوا ہے
دلوں کی روشنی میں شامِ عاشور　　چراغِ خیمۂ شہؑ بجھ گیا ہے
نظر ڈالے ذرا پستی پہ اپنی　　وہ ملت جس کو نازِ کربلا ہے
قدم ساحل کے موجیں چومتی ہیں　　لبِ ساحل علم لہرا رہا ہے
دھڑکتے ہیں فضائے کربلا میں　　وہ دل جن کو زمانہ ڈھونڈتا ہے
علیؑ اصغرؑ کی منزل کچھ نہ پوچھو　　یہ تربت کربلا در کربلا ہے
یہاں کیجیے نہ سجدوں کی نمائش　　حسینیؑ آستاں دل مانگتا ہے
انا کا ہوش ہے نشہ کی توہین　　علیؑ کے نام کا پیالہ پیا ہے
خبر بھی ہے تجھ ہمنامِ عباسؑ　　کہ ساتھ اس نام کے شرطِ وفا ہے

اجل جب چاہے منہ پر مُہر کردے
علیؑ کا نام دل پر لکھ گیا ہے

○

سلام

راکبِ دوشِ نبیؐ ہے ذات والائے حسینؑ　　کس بلندی سے اتر کر زیرِ تیغ آئے حسینؑ
کربلا کے معرکے کی حد کسے معلوم تھی　　وقت پر اصغرؑ کو جھولے سے اٹھا لائے حسینؑ
ساری دنیا آج ہے شخصی حکومت کے خلاف　　پھر کہاں اس کا ٹھکانہ جس کو ٹھکرائے حسینؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کے دستورِ العمل میں تھی حیات اسلام کی
ورنہ تھیں سو طاقتیں زیرِ کفِ پائے حسینؑ

حق پرستی خود شناسی ہمت و عزم و عمل
مل کے ان اجزاء سے بنتی ہے تولائے حسینؑ

حوصلہ اپنا بڑھایا ان کے ذکرِ افکار سے
وقت نازک آپڑا جب سب کو یاد آئے حسینؑ

کتنے دردوغم تھے شامل اک غمِ اسلام میں
عارفانِ غم سے پوچھو رازِ غم ہائے حسینؑ

روئے زیبائے پیمبرؐ رونقِ کون ومکاں
رونقِ دوشِ پیمبرؐ روئے زیبائے حسینؑ

وحشت غربت تشنگی قربانیوں کا سلسلہ
کن اداؤں میں ہوئی تکمیل منشائے حسینؑ

اپنے حق کی سعی کو مظلوم انساں چل پڑے
شمع روشن بن گئے نقشِ کفِ پائے حسینؑ

نام کا کہنا ہی کیا ہے کام بھی اچھے رہیں
آدمی سمجھے اگر مفہوم و معنائے حسینؑ

کیا ضرورت آپڑی دنیا کو تیرے خون کی
فاطمہؑ کے لاڈلے زینبؑ کے مانجائے حسینؑ

پہلے ہی قبضہ دلوں پر تھا شہادت جب ملی
درد بن کر روحِ انسانی میں در آئے حسینؑ

راہ گم ہی کر چکا تھا کارواں اسلام کا
مل گئے تقدیر سے نقشِ کفِ پائے حسینؑ

بن گئی انسان کا معبد زمینِ کربلا
تجم جب عزم و عمل کی زندگی لائے حسینؑ

○

سلام

کوئی واقف نہ تھا اس لذتِ تاثیر سے پہلے
بہت غم زندگی میں تھے غمِ شبیرؑ سے پہلے

نہ آیا یوں کوئی میداں میں خیبر گیر سے پہلے
زمیں تھرا رہی تھی مصرفِ شمشیر سے پہلے

نبیؐ نے روزِ خندق یاد دلوایا خطاب ان کا
علیؑ ایمان کل تھے دین کی تعمیر سے پہلے

بنایا فاعلِ مختار پھر مومن کو قدرت نے
جکڑ کر حبِ اہلِ بیتؑ کی زنجیر سے پہلے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ نعرے یارسول اللہ کے جب کام آئیں گے | تعارف ہو رسول اللہ کی تصویر سے پہلے
ضرورت ہے مصلے کی فضا میں قوتِ دل کی | مسلماں یا علیؑ کہہ نعرۂ تکبیر سے پہلے
محمدؐ اور علیؑ دونوں تھے شامل نورِ واحد میں | یہی کونین تھے کونین کی تعمیر سے پہلے
منافق کس قدر تھے صدر میں اسلام کے یارب | رواں قرآن کی تفسیر میں تفسیر سے پہلے
خلوصِ عزم و اخلاصِ عمل تھا فرض ملت کا | ہوئی اغراض کی تعمیر اس تعمیر سے پہلے
کلام اللہ کی تفسیر ہے ہر فردِ عترت کا | نظر کر ان کی سیرت پر ذرا تفسیر سے پہلے
سفر میں کربلا کے گردشِ تقدیر کیا کرتی | میں آگے بڑھ چکا تھا گردشِ تقدیر سے پہلے
عطا کی میرزائی تجمؔ کو پھر مدح کی نعمت | کیا ممتاز قدرت نے زبانِ میرؔ سے پہلے

○

سلام

نہیں یہ شان کسی درد کے فسانے کی | غمِ حسینؑ میں قدرت ہے دل بنانے کی
خبر ہے شام کو اہلِ حرم کے آنے کی | زمیں سحر سے لرزتی ہے قید خانے کی
بجز حسینؑ ضرورت کے ہوئی محسوس | شعورِ جذبۂ انسانیت جگانے کی
سرِ حسینؑ نے تبلیغ کی ہے نیزے سے | خصوصیت ہے یہ اسلام کے فسانے کی
ہوئی کسی کو نہ ہمت سوائے اصغرؑ کے | گلے پہ تیرِ ستم کھا کے مسکرانے کی

حسینؑ فکرِ شہادت میں خود ہی تھے ورنہ
کسے مجال تھی تیغِ ستم اٹھانے کی

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

نام اکبرؑ اختصارِ نعرۂ تکبیر ہے — اختصار ایسا کہ وسعت جس کی عالم گیر ہے
پیکرِ نازک خدا کے نور کی تعمیر ہے — کیا خبر اس روپ میں قرآن ہے تفسیر ہے
کس کی آغوشِ مطہر میں ہیں اکبرؑ دیکھنا — وہ ہے کس کا ہاتھ جو یوسف کا دامن گیر ہے
سر بسر تنویر کہنا ہے خلافِ معرفت — شاعرِ نافہم وہ صورت گرِ تنویر ہے
اب وہ اکبرؑ ہوں کہ اصغرؑ منزلِ ایثار میں — مختلف پہلو ہیں لیکن ایک ہی تصویر ہے

پھر یہودی قصرِ گمنامی سے ابھرے ہیں مگر
دینِ اسلامِ خدا محرومِ خیبر گیر ہے

○

سلام

غمِ شہیدِ کربلا کا جاوداں ہوکر رہا — کارواں در کارواں در کارواں ہو کر رہا
شام کی ظلمت نے روکا صبح تک حر کو مگر — وہ حسینیؑ قافلہ کا ہم عناں ہوکر رہا
اے زہے شوقِ شہادت کمسنی کیا روکتی — جذبۂ قلبِ علیؑ اصغر جواں ہوکر رہا
صبرِ عابدؑ نے کیے محکم اصولِ اسلام کے — ناتواں صورتِ گر تاب و تواں ہوکر رہا
عرش کی پرواز میں ہوں ہم صفیرِ جبرئیل — میں بھی اک پروانۂ آتش بجاں ہوکر رہا
ہم علیؑ والوں نے پرواہی زمانے کی نہ کی — مہرباں ہوکر رہا نامہرباں ہوکر رہا
ہم سے پوچھو کیا ہوا حالِ عدوئے اہلِ بیتؑ — جل کے مرنا بھی نہیں آیا دھواں ہوکر رہا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منزل عزو شرف میں جذبۂ عشقِ علیؑ ہم صلوٰۃ وہم صیام وہم اذاں ہوکر رہا

اک زمانہ تھا مخالف جس کا وہ ذکرِ حسینؑ جانِ جاں ہوکر رہا جانِ جہاں ہوکر رہا

وہ علم جس کو جگہ دی دوش پر عباسؑ نے عظمتِ اسلام کا نام و نشاں ہوکر رہا

نجم شاعر ہے علیؑ کا سب سے کمتر ہی سہی

نکتہ داں ہو کر سدھارا نکتہ داں ہوکر رہا

○

سلام

سینوں میں دل دہل گے نیزہ پہ سر دیکھ کر فاطمہؑ کے چاند کو خون میں تر دیکھ کر

آگئی آخر سحر قتل کی شبیرؑ کے چیخ اٹھی عشرے کی شب روئے سحر دیکھ کر

آیا جو دربار میں اصغرؑ مہ رو کا سر سنتے ہیں تھرا گے بانیٔ شر دیکھ کر

لاشۂ اکبرؑ پہ جب سیدؑ والا گے

صبر کیا کس طرح زخمِ جگر دیکھ کر

○

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

دو اشک نہ ٹپکے جب آنکھوں کا بھرم کیا ہے
اٹھا جو نہ ماتم کو اس ہاتھ میں دم کیا ہے

والعصر ہے قرآں میں یہ قول و قسم کیا ہے
اس رخ سے ذرا دیکھو شبیرؑ کا غم کیا ہے

نعمت غمِ سرورؑ کی دل میں مرے کم کیا ہے
غم لاکھوں ہوں دنیا کے گنجائشِ غم کیا ہے

میں آپ سے باہر ہوں نشہ ہے یہ مدحت کا
کیوں تیرا ارادہ اب رفتارِ قلم کیا ہے

سینہ میں امانت رکھ شبیرؑ کا غم اے دل
پرسش نہ ہو محشر میں سرمایۂ غم کیا ہے

کس درجہ ہے بیگانہ مولاؑ کے تقرب سے
سمجھا ہی نہیں واعظ مفہومِ ارم کیا ہے

صدیوں کے برابر تھی عاشور کی اک ساعت
اس دن کے مقابل میں تاریخ امم کیا ہے

عباس کی مٹھی میں ہے قوم کا مستقبل
اسلام کی عزت ہے کاندھے پہ علم کیا ہے

وہ ضبط اسیروں کا میداں کا وہ سناٹا
یہ شام غریباں کا خاموش ستم کیا ہے

بخشے تو گئے ہوں گے کچھ ہم سے خراباتی
تاریخ مودت کی اے لوح و قلم کیا ہے

خاموش جو سنتے ہیں عترت کے مصائب کو
ان سے یہ کوئی پوچھے تائید ستم کیا ہے

مدحت کی جوانی ہے پیری ہی سہی میری
احباب نہ یہ سمجھیں اب جسم میں دم کیا ہے

○

سلام

جب چھین لی عباسؑ نے اعدا سے ترائی
اسلام کی کشتی اب ساحل نظر آئی

جس شعر میں شان اس کے تصور کی در آئی
عباسؑ کی تصویر سے تصویر اتر آئی

بھرائی ہوئی آنکھ سے مطلب نہیں اے دوست
ورنہ غمِ شبیرؑ میں ہر آنکھ بھر آئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناہم نصیری کی ادا بھاگئی دل کو
میں سوچ رہا ہوں کہ یہ دولت کدھر آئی

اب ہم میں نہیں جذبۂ انصارِ حسینؑ
اپنی تھی جو منزل ہوئی جاتی ہے پرائی

مدحت مرا موضوع ہے لے میری تولا
مقبول شریعت ہے مری نغمہ سرائی

شبیرؑ سے صابر نے بھی تلوار اٹھائی
اب صبر کہاں بات جب اسلام پر آئی

اسلام کی تاریخ ہے عاشورِ محرم
پھر ایسی نہ شب آئی نہ ایسی سحر آئی

حُر چونک اٹھا لہجۂ محبوبِ خدا پر
اکبرؑ کی اذاں لشکرِ دشمن میں در آئی

سجدے میں اترتی رہیں جن کے لیے آیات
میدان میں جب آگئے تلوار اتر آئی

دنیا میں جتانے غمِ شبیرؑ کو اپنا
اپنا جسے سمجھا ہے یہ دنیا ہے پرائی

عباسؑ نے انگڑائی جو لی جوشِ وغا میں
تاریخ محبت اب دریا ابھر آئی

○

سلام

اسی کے گھر میں رسالت بھی ہے امامت بھی
یہ اعتبار خدائے بزرگ و برتر ہے

نبیؐ کی طرح وہ سمجھا ہے عظمتِ زہراؑ
شریکِ قسمتِ زہراؑ جو شیرِ داور ہے

اسی کے گھر سے ہوا صبر و ضبط کا آغاز
یہ صبر کشتیِ دینِ خدا کا لنگر ہے

گلا حفاظت زنجیر سیم و زر میں نہیں
غلام ہم بھی ہیں اس کے یہ فضلِ داور ہے

دیا ہے ہم نے مودت لقب زراہِ ادب
ہماری زیست محبت کی زندگی پر ہے

ہم اہلِ بیت کے ہیں ایسے ماننے والے
کہ جن میں میثمِ تمار سا دلاور ہے

ہے اس کے در پہ کہاں عام خادموں کی جگہ
جہاں بلال ہے سلمان ہے ابوذر ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مباہلہ کی فضا بھی ہے دیدنی اے دوست — اس ایک لفظ میں اس کی ثنا کا دفتر ہے
شریک وہ بھی ہے ملت کی رہنمائی میں — محلِ فخریہ اسلام کا مقدر ہے
خدا کے اذن سے حاضر ہوئے ہیں روح امیں — قیام پھر بھی ہے اذن اس کے در پہ ہے
بڑے بڑوں کو ہے فکرِ غلامیِ قنبر — سنا ہے جب سے غلام اس کے گھر کا قنبر ہے
غلط مثال سے ڈر ہے زباں نہ جل جائے — کہوں یہ کیسے وہ تقدیر کا سکندر ہے

قلم کے بدلے اٹھالیں گے وقت پر تلوار
مجھے یقیں ہے یہی عزمِ ہر سخنور ہے

○

سلام

شبیرؑ کے قبضے میں حیاتِ ابدی ہے — ملت کے لیے موت کی تکلیف سہی ہے
کیا مقتلِ سرور کی فضا چیخ اٹھی ہے — اک آہ ابھی شامِ غریباں نے سنی ہے
تیرہ سو برس میں ہوئے کیا کیا نہ تغیر — کہہ دے کوئی شبیرؑ کے ماتم میں کمی ہے
قصدِ حرم اور ترکِ گزرگاہِ مودّت — اے رہروِ کج فہم یہ بے راہ روی ہے
دوگام چلے تو کوئی عباسؑ کے مانند — کاندھے پہ بھری مشک ہے اور تشنہ لبی ہے
شبیرؑ کے خطبہ سے ہے لرزاں شبِ عاشور — مجرم کی طرح شمع کی لو کانپ رہی ہے
اقوالِ حسینیؑ ہیں عملِ غیرِ حسینیؑ — یہ دین کے الفاظ میں دنیا طلبی ہے
آغوش میں شبیرؑ لیے آتے ہیں کس کو — کیا جنگ کے میدان میں اصغرؑ کی کمی ہے
شبیرؑ نے سر دے کے بچایا ہے جو اسلام — دشمن کے لیے بھی یہ قیامت کی گھڑی ہے
یہ حریتِ فکر یہ بیداریِ اقوام — اک کوشش تقلید حسینؑ ابن علیؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زنجیر کی جھنکار ہو یا دعوتِ شمشیر — جو کچھ ہے اسی سلسلۂ حق کی کڑی ہے
یہ صبر یہ احساس یہ ہمت یہ شجاعت — شبیر کا اک جلوۂ آیاتِ جلی ہے
بندہ میں اور آقا میں مساوات کی تحریک — یہ جون کے اعزاز کی اک جلوہ گری ہے
اس ملک میں اٹھے ہیں نشانِ نصرتِ حق کے — عباس کے پرچم کی جہاں چھوٹ پڑی ہے
کیا حق کی طرف موڑ دیا ذوقِ عمل کو — جذبات کی رو بدلی ہے انسان وہی ہے
اس طرح بدل دیتے ہیں دنیا کو مجاہد — کل تک جو بغاوت تھی وہ اب حق طلبی ہے
شبیر کی انگشتِ شہادت کے سہارے — آزادی کے سورج کی کرن پھوٹ رہی ہے

اردو میں ہے اے نجم مری نغمہ سرائی
نغمہ عجمی اور نہ لہجہ عربی ہے

o

سلام

دیکھ کر غمگیں تبسم عابدِ بیمار کا — منہ اتر جائے گا زنداں کے در و دیوار کا
عبدیت کے رخ سے جب پردہ اٹھا اسرار کا — ایک بھی سجدہ نہ تھا شبیرؑ کے معیار کا
بے شمار آنسو امانت ہیں غمِ شبیرؑ کے — کیوں نہ ہوں ممنون دل کے زخم دامن دار کا
دیکھ کر مولا علیؑ کی شخصیت کو بے مثال — مسئلہ حل ہوگیا توحید کے اقرار کا

مرضئ شبیرؑ کی حد پر قیامت رک گئی
ورنہ حملہ تھا قیامت ثانیِ کرّار کا

o

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

سلام

اس شان کا رہبر بخدا ہو نہیں سکتا
شبیرؑ کا نقشِ کفِ پا ہو نہیں سکتا

دہرائی نہ جائے گی یہ تاریخ محبت
عباسؑ سا اب اہلِ وفا ہو نہیں سکتا

تم نام علیؑ لے کے اٹھو پھر نہ کہو گے
نالہ کوئی تا عرش رسا ہو نہیں سکتا

شاہوں کا بھی مشکل ہے گزر بابِ نجف تک
ہر شاہ بھی اس در کا گدا ہو نہیں سکتا

دنیا پہ وہ احسانِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے
بک جائیں دو عالم تو صلا ہو نہیں سکتا

ایمان کا جذبہ دلِ مسلم میں ہے لیکن
بے حبِ علیؑ نشو و نما ہو نہیں سکتا

مولاؑ کی مودت کو نہ سمجھے جو عبادت
بندہ وہ خدا کا بخدا ہو نہیں سکتا

جھکتے ہیں سرِ عرش نشاں در پہ علیؑ کے
کم ظرف یہاں ناصیہ سا ہو نہیں سکتا

حق یہ ہے کہ شبیرؑ کے ہاتھوں پہ بھی کچھ اور
اصغرؑ کے ارادے کے سوا ہو نہیں سکتا

اے نجم سوال آئے اگر لطف و کرم کا
مولاؑ کی زباں پر کبھی لا ہو نہیں سکتا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

قیامت ہے جو بیگانہ رہے آلِ پیمبرؐ سے
یہی بندے تو واقف ہیں مزاجِ بندہ پرور سے

شرف پایا اسی نے دفن کرنے کا پیمبرؐ کے
جو واقف تھا مقامِ امتزاجِ روح و پیکر سے

ہمیں اللہ کے بندوں سے بس اتنا ہی کہنا ہے
نبیؐ لائے تھے اپنا جانشیں اللہ کے گھر سے

نبیؐ کا نور آئینہ ہے اسرارِ الٰہی کا
وہ آئینہ کہ جس نے کی ہیں باتیں آئینہ گر سے

نشانی فاتحِ اعظم کی جا کر پوچھ لے کوئی
احد سے بدر سے صفین سے خندق سے خیبر سے

نظر آئی علیِ اصغرؑ میں نفسِ اللہ کی قدرت
خراجِ اشک آیا جب ستم گاروں کے لشکر سے

○

سلام

عشرہ کی صبح نعرۂ تکبیر اکبری
تھرا گئے فضا میں قدم آفتاب کے

کیا منتخب جری تھے شہِؑ کربلا کے ساتھ
قائل تو ہم بھی ہیں مگر اس انتخاب کے

ذکرِ حسینؑ مظہرِ اُمّ الکتاب ہے
یہ لاڈلے ہیں صاحبِ اُمّ الکتاب کے

کٹتے رہے ہیں ہاتھ بدلتے رہے ہیں دور
دم بھر رکے نہ جام ولا کے شراب کے

کیا کم ہے درد و غم شبِ عاشور کا ہمیں
ہم اور لطف اٹھائیں شبِ ماہتاب کے

اب لائیں گے نہ بحث میں ہم کربلا کی جنگ
کب تک چلیں گے دور سوال و جواب کے

○

jabir.abbas@yahoo.com

سلام

کیا سخت واردات تھی خنجر گلے پہ تھا
ہونٹوں پہ حق کی بات تھی خنجر گلے پہ تھا

پھیلا رہا تھا نور صداقت جہان میں
تنظیم شش جہات تھی خنجر گلے پہ تھا

دولھا بھی ایک لمحہ کا مہماں تھا شام تک
سوئی ہوئی برات تھی خنجر گلے پہ تھا

اک آن میں فضائے دوعالم بدل گئی
اک سانس کی حیات تھی خنجر گلے پہ تھا

اندھیر ہورہا تھا جہان خراب میں
کیا جانے دن تھا رات تھی خنجر گلے پہ تھا

سجدہ میں سر لبوں پہ دعائیں نظر میں شکر
دل میں خدا کی ذات تھی خنجر گلے پہ تھا

اصغر کا داغ رخصت آخر نمازِ عصر
تکمیل واقعات تھی خنجر گلے پہ تھا

روحِ حسینؑ بارگاہ بے نیاز میں
ممنون التفات تھی خنجر گلے پہ تھا

یوں کوئی نہر پر نہ ہوا ذبح تشنہ لب
دوگام پر فرات تھی خنجر گلے پہ تھا

دیکھا ہو بھائی کو جو تڑپتے تو کیا عجب
زینبؑ پسِ قنات تھی خنجر گلے پہ تھا

کس وقت ورثہ دار نبیؐ کو کیا شہید
جب ساعت صلوٰۃ تھی خنجر گلے پہ تھا

سویا علیؑ کا لال دوعالم کو جیت کر
مٹھی میں کائنات تھی خنجر گلے پہ تھا

کیا جان دے کے جم گیا جانِ مرتضےٰ
جب موت میں حیات تھی خنجر گلے پہ تھا

○

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

لوٹا ہوں کربلا سے اب حال ہے یہ جی کا
جیسے کسی کے در پہ دل رہ گیا کسی کا

دشواریوں میں بھی ہے یہ فرض زندگی کا
مقصد بلند رکھنا آوازِ یا علیؑ کا

مدحِ لسانِ حق میں عالم ہے بے خودی کا
مارا ہوں میں خود ان ہی سخنوری کا

اے کربلا کے خالق عزم و عمل نے تیرے
کتنا بڑھا دیا ہے معیار آدمی کا

مے خوار اس کا ہوں میں کوثر کا ہے جو ساقی
دشمن ہے کون میرے ایمان و آگہی کا

تھا راہ راست پر حُر عاشور کی سحر کو
کیا بر محل ہوا ہے احساس کجروی کا

کیوں موت زندگی میں یادِ علیؑ نہ آئے
کیا موت زندگی پر کچھ زور ہے کسی کا

نوکِ سناں پہ آکر سبطِ نبیؐ کے سر نے
اعلان خود کیا ہے ملت کی زندگی کا

زہراؑ کا روزِ محنت، فضہ کا یومِ راحت
دنیا جواب لائے اس بندہ پروری کا

درسِ عمل ہے مجلس مظلومِ کربلا کی
لیکن علاج کیا ہے ذہنوں کی مفلسی کا

توحید کی حمایت اے بے نیازِ عترت
اچھا مظاہرہ ہے اسلام دشمنی کا

کوئی نہیں بتاتا آلِ نبیؐ کی منزل
معیار پوچھتا ہوں اک اک سے بندگی کا

قرآں حدیث دونوں ہیں ایک ہی زباں کے
کیا راز کوئی سمجھے اب ربطِ معنوی کا

سبطِ نبیؐ کے در پر مولا علیؑ کے در پر
ڈنکا بجا ہوا ہے میری گدا گری کا

اے نجم منقبت ہو اس وقت بھی زباں پر
جب نزع کی ہو ساعت عالم روا روی کا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

ہاتھ رُکتے ہی نہیں ہیں ماتمِ شبیرؑ سے
استفادہ کر رہا ہوں موت کی تاخیر سے

واسطہ کیا ہے مجھے دنیا کی دار و گیر سے
ہاتھ خالی ہی کہاں ہیں ماتمِ شبیرؑ سے

آشنائے درد پوچھیں ماتمِ شبیرؑ سے
انقلاب آئے ہیں کتنے دستِ بے شمشیر سے

پوچھتے ہو اب غمِ شبیرؑ کی تاثیر کو
اب یہ آگے بڑھ چکا ہے منزلِ تاثیر سے

جب زباں پر یا علیؑ آتا ہے فرطِ شوق میں
اک سہارا چاہتا ہوں نعرۂ تکبیر سے

کون سمجھے صاحبِ نہج البلاغت کا مقام
مل گئی تحریر جب قرآن کی تحریر سے

اک نہ اک جا خلق میں مجلس کہیں ہوگی ضرور
کوئی پل خالی نہیں ہے ماتمِ شبیرؑ سے

حریت کی منزلوں میں سیدِ سجادؑ نے
اک نیا جادہ بنایا پائے در زنجیر سے

میں نے باب العلم کی چوکھٹ کا بوسہ لے لیا
لوگ ادھر اُلجھے رہے قرآن کی تفسیر سے

سلسلہ جاری رہا صدیوں غمِ شبیرؑ کا
کتنے دل زخمی ہوئے ہیں حرملہ کے تیر سے

یہ اک ادنیٰ سی کرامت ہے غمِ شبیرؑ کی
آدمی انسان بنتا ہے غمِ شبیرؑ سے

ان سے کہہ دو جو خلافِ ماتمِ شبیرؑ ہیں
گردنیں اپنی بچائیں دستِ خیبر گیر سے

نامِ حُرؑ لیتے ہی بزمِ مدح میں آنے لگی
عفو کے پھولوں کی خوشبو دامنِ تقصیر سے

تم نے قرآں در بغل رہ کر اندھیرا کر دیا
روشنی کی ہم نے اہلِ بیتؑ کی تفسیر سے

اپنے خوں سے نقشِ اِلا اللہ لکھتے کیوں حسینؑ
کام چل سکتا اگر کچھ کاغذی تحریر سے

کربلا کی راہ میں حائل ہیں کتنی مشکلیں
نجم پہنچے لڑتے بھڑتے گردشِ تقدیر سے

O

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

سلام

دیکھنے والے شبِ ہجرت کا عنواں دیکھتے
بسترِ راحت پہ یہ معراجِ انساں دیکھتے

نورِ واحد ہم بہر صورت نمایاں دیکھتے
پنجتن پنجاہ تن ہوتے تو یکساں دیکھتے

باز آجاتی اگر اُمت غمِ شبیرؑ سے
نامسلماں کرتے ماتم اور مسلماں دیکھتے

میں زباں پر بھول کر لایا نہ رازِ معرفت
یہ نصیری میرا صبر و ضبطِ پنہاں دیکھتے

دوشِ احمدؐ پر وہی ہم کو نظر آتے اگر
بات اچنبھے کی ہو کیا قرآں پہ قرآں دیکھتے

ہم نے مانا نازشِ تخلیق ہیں انساں مگر
اسوۂ شبیرؑ میں تعمیرِ انساں دیکھتے

روتی ہیں کس کس کی آنکھیں ماتمِ شبیرؑ میں
اشکِ غم کیا مسلک ہندو مسلماں دیکھتے

اپنا غصہ روک لیتے گر نہ عباسؑ جری
اہلِ ساحل زندگی بھر خوابِ طوفاں دیکھتے

کیا ثباتِ پائے عابدؑ صبر کی منزل میں تھا
راہرو پامالیٔ خارِ مغیلاں دیکھتے

اللہ اللہ کہنے والے قربِ حق کی شان میں
یا علیؑ کہتے تو یہ مشکل بھی آساں دیکھتے

مصلحت مانع تھی ورنہ یہ زمین و آسماں
دستِ اصغرؑ اور قاتل کا گریباں دیکھتے

کربلا سے آکے میں اے نجم اس حسرت میں ہوں
میری جانب اک نظر شاہِ خراساںؑ دیکھتے

○

سلام

دل میں غمِ حسینؑ کا روحِ رواں رہے
انساں ضعیف بھی ہو تو نسبت جواں رہے

اب اس مزاج درد کے انساں کہاں رہے
جن کی نگاہ میں ورقِ دو جہاں رہے

دل میں اگر محبتِ آلِ رسولؐ ہو
محنت صلوٰۃ و صوم کی کیوں رائگاں رہے

jabir.abbas@yahoo.com

کہتا ہے کاروانِ حسینیؑ کا نظم و ضبط — ہر کاروانِ درد پسِ کارواں رہے
کہہ دو جب آئے جرأتِ عباسؑ کا سوال — دریا پہ ہاتھ ڈال کے تشنہ دہاں رہے
میرے لیے وہ حلّتِ جنت سے ہے حسیں — دامن غمِ حسینؑ میں گر دھجیاں رہے
لے آئے کوئی مجلسِ شبیرؑ میں اسے — جو بد نصیب درد سے دامن کشاں رہے
جب تک بروئے کار نہ آیا غمِ حسینؑ — سارے اصول عزم و عمل نیم جاں رہے
عترت بغیر ہوگا نہ ملت میں اتحاد — قرآن تا بہ حشر اگر درمیاں رہے
بوسہ درِ حسینؑ کا سجدہ سے کم نہیں — شکرِ خدا کروں جو کوئی بد گماں رہے

شاعر ہوں جن کا نجم وہ ہیں وجہِ کائنات
ممکن ہے تا ابد مرا نام و نشاں رہے

○

سلام

ثابت یہ ہوا ذاتِ شہؑ عقدہ کشا سے — ملتا ہے بشر سیرت و صورت میں خدا سے
شبیرؑ نے دیکھا انہیں میداں کی فضا سے — عباسؑ تھے آگے حدِ امکانِ وفا سے
کم ہیں وہ جنہیں ربط ہے مفہومِ ولا سے — ملتے ہیں بہت کوثر و تسنیم کے پیاسے
عاشور کے دن ظہر کو دنیا ہوئی واقف — مومن کی نماز اور مجاہد کی دعا سے
یہ پیاس یہ زینبؑ کے دلاروں کی لڑائی — کیا دشمنوں کے منہ بھی نکل آئے ذرا سے
آغازِ صلوٰۃ اور ہے انجامِ صلوٰۃ اور — اے شیخِ حرم باز نہ رہ صلِ علیٰ سے
نازل جو ہوئی آیۂ فرمانِ مودّت — ربط اور بڑھا میری محبت کا خدا سے
وہ رُوحِ عبادات ہے تو اے غمِ شبیرؑ — اخلاق سنورتے ہیں تری نشو و نما سے
شبیرؑ کا غم تازگیِ فکر و نظر ہے — ملتا ہے یہاں درسِ عمل اشکِ عزا سے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

توحید کی بنیاد ہیں سرکارِ رسالتؐ نسبت بھی شبیرؑ کو ہے دینِ خدا سے
مجرم ہیں یہ روکے ہوئے ہیں اجرِ رسالت وحشت جنہیں ہو جاتی ہے ماتم کی صدا سے
اسرارِ حقیقت مرے افکار ہیں اے تجم
تفسیر مرے شعر کی پوچھو عرفا سے

○

سلام

کسی کے بس کی ثنائے ابوتراب نہیں یہاں جلالتِ عزم و عمل کی تاب نہیں
نبیؐ کے نور کو نہ دو آفتاب سے مثال وہ آفتاب کا خالق ہے آفتاب نہیں
عراق تجھ پہ ہزار انقلاب آئیں مگر تاثراتِ زیارت کو انقلاب نہیں
شبابِ احمدِ مرسلؐ یہ لائے ہیں واپس جمالِ اکبرِ ذی جاہ کا جواب نہیں
یہی ہے نکتۂ حائل احد اور احمد میں حجابِ میم کے آگے کوئی حجاب نہیں
غمِ حسینؑ ہے یوں فکر پر اثر انداز خود اپنے دل کو بھی اپنے سخن کی تاب نہیں
یہاں تحفظ انسانیت کا ہے یہ سوال زبانِ سبطِ نبیؐ پر سوالِ آب نہیں
وہ عصرِ تنگ کی منزل وہ عظمتِ شبیرؑ یہ وہ فضا ہے جہاں کوئی ہم رکاب نہیں
کیا حسینؑ کو قدرت نے سید الشہداء کسی گروہِ بشر کا یہ انتخاب نہیں
حسینؑ سے جو عقیدت ہے اہلِ ہند کو تجم
فضائے دہر میں اس کا کہیں جواب نہیں

○

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

جلوے خدا کے دین میں حُسن دوام کے
ممنون ہیں حسینؑ علیہ السلام کے

ملت نثار وارثِ خیرالانام کے
رستے کھلے ہیں حق سے پیام وسلام کے

بیٹھے نصیریوں میں بھی ہم صوفیوں میں بھی
ذکرِ علیؑ کہیں بھی ہو عاشق ہیں نام کے

کچھ سہل ہے حسینؑ کے غم کی مخالفت
انسان اور حریف الٰہی نظام کے

خیرالعمل ہے آنکھوں کا اشکِ غمِ حسینؑ
دل سو رہے ہیں ملتِ خیرالانام کے

پڑھتے سلام بزم میں انسان کم سہی
ممکن جو منتظر ہوں فرشتے سلام کے

خالی کبھی نہ جائے گا فیضانِ کربلا
ہر دور میں ہوئے ہیں کچھ انسان کام کے

آتی ہے اور مدح سرائی میں کیفیت
جتنے حریف بڑھتے ہیں اس دورِ جام کے

وہ وقتِ عصر آخری رخصت حسینؑ کی
پردے کبھی گرے کبھی اُٹھے خیام کے

لاشیں وہ کربلا میں شہیدوں کی خاک پر
کیا نور بھر رہی تھیں دھندلکے میں شام کے

جی چاہتا ہے جان ان اشکوں پہ ہو نثار
آنکھوں میں اشک آئے ہیں اصغرؑ کے نام کے

میں ہوں کلیمِ طورِ ثنائے علیؑ کا تجسم
انداز ہیں کلام میں نقشِ دوام کے

○

سلام

محبت میں علیؑ کی دل سراپا نور ہو جائے
ذرا ہمت کرے اور شعلۂ بے طور ہو جائے

عجب کیا کربلا دردِ دلِ جمہور ہو جائے
یہ غم ہر مملکت میں شاملِ دستور ہو جائے

اگر مردہ دلوں میں ہو غمِ شبیرؑ کی منزل
جبینوں پر نمایاں زندگی کا نور ہو جائے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بشر جس کو غرورِ عشق سے تسکین حاصل ہو — وہ سر رکھ کر نجف کی خاک پر مغرور ہو جائے
بہت آساں ہیں دل مل جائیں زیرِ تیغ سجدے پر — بہت مشکل ہے سجدے کا بھی دستور ہو جائے
اندھیرے سے دماغ و دل خراجِ روشنی لے لیں — اگر ملت کو عرفانِ شبِ عاشور ہو جائے
کسے دنیا میں اندازہ ہو اس ذہنی شجاعت کا — حسینؑ ایسا جری پھر صبر پر مامور ہو جائے
لگا رکھی ہے لو شمعِ شبستانِ رسالت سے — نجانے کب چراغِ زندگی بے نور ہو جائے
رُخِ سبطِؑ نبیؐ پر تھی جو درد انگیز شادابی — کہاں ممکن ہے جب زخموں سے انساں چور ہو جائے
تہِ شمشیر بھی شبیرؑ مختارِ دو عالم تھے — شہادت کیا جو مرنے پر بشر مجبور ہو جائے

کوئی لکھ لے مجھے اے نجم قنبر کے غلاموں میں
گزارش ہے اگر تقدیر سے منظور ہو جائے

○

سلام

یہ بتا دینا زمانے کو ہمارا کام ہے — اہلِ بیتِ مصطفےٰؐ کی زندگی اسلام ہے
دور ہیں حبِّ عمل سے جب تک اربابِ عزا — دیکھنے کے ہیں یہ آنسو غم برائے نام ہے
بیٹھ کر مجلس میں روئے اُٹھ کے ماتم بھی کیا — اسوۂ انصار کی تقلید نے کیا کام ہے
جب نشانہ ہو گیا ہے شبیر تیرِ ظلم کا — زندگی کیا، موت بھی اس دن سے بے آرام ہے
جو تولائی ہیں مخلص ان کو دیکھو اک نظر — ہر ادا میں ہر سخن میں دعوتِ اسلام ہے
اس طرف بھی اک نظر اے بادۂ خمِ غدیر — یا علیؑ کندہ ہے جس پر یہ ہمارا جام ہے
پوچھتا ہے مدحتِ شبیرؑ کا گوشہ کوئی — مجھ کو جبریلِ امیں سے اک ذرا سا کام ہے
ان کا کیا کہنا جو ہیں تقلیدِ اہلِ بیت میں — زندگی اسلام، لطفِ زندگی اسلام ہے
فکرِ شاعر کی خطا ہے فن پہ کیا الزام ہے — شاعری اس دور میں لفظوں کا قتلِ عام ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دل جگر زخمی کرو دانش وران قوم کے ‏ ‏ کیا پیمبرؐ کے جگر گوشوں کا یہ پیغام ہے
دشمنوں کی بھی بچا لیتے تھے جانیں اہلِ بیتؑ ‏ ‏ اور یہاں الفاظ سے آپس میں قتلِ عام ہے
یہ کبھی سوچا ہے تم نے ان سے کہلاتے ہیں ہم ‏ ‏ ہر عمل جن کا دلیلِ عزتِ اسلام ہے
مدح کی منزل میں جھگڑے قافلے والوں کے ساتھ ‏ ‏ اے تولائی مسافر یہ نیا اقدام ہے

نجم کیا معلوم کس کا شعر انہیں آئے پسند
مدحِ اہلِ بیتؑ پر نازش خیالِ خام ہے

○

سلام

اگر وہ خود نہ دلوں کے نگہباں ہوتے ‏ ‏ علیؑ کے حق میں بشر حمد بر زباں ہوتے
حقوق آلِ نبیؐ ہر طرح عیاں ہوتے ‏ ‏ زباں نہ کھولتے انساں تو دل زباں ہوتے
غمِ حسینؑ کے جذبے اگر عیاں ہوتے ‏ ‏ عزا کی شمع سے اُٹھتا ہوا دھواں ہوتے
وہ غم علیؑ کی محبت میں جاں فزا نکلے ‏ ‏ جو دوسروں کی محبت میں جاں ستاں ہوتے
اگر حسینؑ نہ تخلیقِ کربلا کرتے ‏ ‏ یہ حوصلے یہ عزائم بھی پھر کہاں ہوتے
بڑی علیؑ کی ضرورت تھی شانِ وحدت کو ‏ ‏ بغیر ان کے منظم نہ دو جہاں ہوتے
کہاں یہ شعر ہے اصغرؑ کی نذر کے قابل ‏ ‏ گلوئے مدح کے اے کاش ہنسلیاں ہوتے

ازل سے مدحِ علیؑ ہے ابد ہے دور ابھی
زمانہ چاہیے تکمیلِ داستاں ہوتے

○

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

کیا شریعت کیا طریقت صدرِ محفل ہے حسینؑ
مرکزِ انسانیت صورتِ گر دل ہے حسینؑ

تیرا نفسِ مطمئن قرآن کا دل ہے حسینؑ
مقصدِ خلقت ترے سجدے کا حاصل ہے حسینؑ

فاتحِ خیبر علیؑ، یہ فاتحِ کرب و بلا
اپنے بابا کی طرح حلالِ مشکل ہے حسینؑ

تو ہی تو ہے عارفِ کامل بتائے لا الٰہ
تو ہی الا اللہ کی تفسیرِ کامل ہے حسینؑ

کیا عجب ہے تیرا سجدہ زیرِ خنجر دیکھ کر
کوئی کہہ اٹھتا کہ تو سجدے کے قابل ہے حسینؑ

میں سمجھتا ہوں نمودِ کن کا پس منظر یہی
محفلِ کون و مکاں میں شمعِ محفل ہے حسینؑ

جس گلے پر ثبت ہوں بوسے رسول اللہؐ کے
وہ گلا کیا شمر کے خنجر کے قابل ہے حسینؑ

پار تو نے کس طرح بیڑا کیا اسلام کا
اب کسے اندازۂ طوفان و ساحل ہے حسینؑ

مجھ سے تو اور میں ہوں تجھ سے، قولِ پیغمبرؐ کا ہے
یہ شرف تنہا تری ہستی کو حاصل ہے حسینؑ

جس کا گریہ تیرے غم میں خودکشی سے کم نہیں
جو مخالف ہے ترا وہ اپنا قاتل ہے حسینؑ

کربلا اک نام ہے کرب و بلا دو لفظ ہیں
بس خدا کو ہے خبر کیا تیری منزل ہے حسینؑ

سب سے کم رتبہ سہی لیکن یہ رتبہ کم نہیں
نجمؔ بھی تیرے ثنا خوانوں میں شامل ہے حسینؑ

○

سلام

جب اہلِ تولا نے تولا میں کمی کی
آئی لبِ فطرت پہ صدا نادِ علیؑ کی

اسلام کی تھی موت جو شبیرؑ نہ ہوتے
عشرہ کا وہ دن تھا کہ ضرورت تھی سبھی کی

کیا کام کیا نیزہ پہ شبیرؑ کے سر نے
سنتے نہ یہ انسان خطا کار کسی کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تفسیر کو ہوتی نہ اگر آلِ نبیؐ کی
کہتے یہی اغیار کہ قرآں نے کمی کی

عزت کے مقابل میں ہر اقدام تھا ناکام
کرنے کو دنیا نے بہت عشوہ گری کی

ہم شکلِ پیمبرؐ کے خدوخال نہ آئے
شاعر نے بہت نظم میں تصویر کشی کی

اے دوست محبت کے شرائط بھی ہیں معلوم
یا صرف زبانی ہی محبت ہے علیؑ کی

یہ نفس کشی اصل میں انسان کشی ہے
بے حُبِّ علیؑ تو نے اگر نفس کشی کی

عشرہ کو مکمل ہوئی اسلام کی تصویر
شبیرؑ کے ایثار نے پوری یہ کمی کی

لکھا گیا نامِ علی اصغرؑ سرِ فہرست
تاریخ مرتب ہوئی جب تشنہ لبی کی

شبیرؑ کو پانی کی طلب میں تھا تامل
غداروں نے شبیرؑ سے بیعت طلبی کی

ممدوح ہی واقف مری نیت سے ہیں اے تجمؔ
دنیا میں ہے شہرت مری آشفتہ سری کی

سلام

لاکھ ظلم روزگار دیکھتا چلا گیا
صاحبِ حد اختیار دیکھتا چلا گیا

گھر کا گھر بگڑ گیا قوم کے بناؤ میں
لٹ گئی بھری بہار دیکھتا چلا گیا

دیکھتے ہی دیکھتے سب چمن اُجڑ گیا
فاطمہ کا گلعذار دیکھتا چلا گیا

اس کے اختیار میں موت بھی تھی زیست بھی
موت کو بروئے کار دیکھتا چلا گیا

اس کے عزمِ خیر میں کچھ کمی نہ آسکی
وہ حرم کا حال زار دیکھتا چلا گیا

بے خودی کی صورتیں وہ اداس مورتیں
جان دو جہاں نثار دیکھتا چلا گیا

اپنے خوں میں لوٹ کر اپنی شان دلبری
مرتضیٰ کا یادگار دیکھتا چلا گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سینہ پر لگی سناں ہائے اکبرؑ جواں — خون ہوگئی بہار دیکھتا چلا گیا
تیر سے بجھائی جب حرملہ نے تشنگی — منہ پدر کا شیر خوار دیکھتا چلا گیا
موت میں حیات میں فیض کائنات میں — اضطراب روزگار دیکھتا چلا گیا
چاہتا اگر حسین مٹ گئے تھے مشرقین — دین حق کا تاجدار دیکھتا چلا گیا

آئیں جب امامِ عصر ان سے یہ کہے کوئی
تجم زار انتظار دیکھتا چلا گیا

○

سلام

jabir.abbas@yahoo.com

ملکِ عرب کا تپتا جنگل — دھوپ سے ذرہ ذرہ بیکل
قہر کی گرمی وقت ستم کا — خشک ہے پانی دیدۂ نم کا
شعلہ بکف ہیں لُو کے تھپیڑے — ڈوب رہے ہیں خشکی میں بیڑے
رو بہ رضا ہیں چند مسافر — راہِ طلب میں صابر و شاکر
مصحفِ حق کے بکھرے پارے — فرشِ زمیں پر چاند ستارے
گورے چہرے زلفیں کالی — پیوستہ ابرو آنکھ غزالی
تن میں اُجلے اُجلے جامے — سب کے سروں پر سبز عمامے
لانبے نیزے تیغیں دو دھاری — گھوڑے جیسے بادِ بہاری
مکّے والے مدینے والے — اپنے نبیؐ کے رشتہ والے

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساری خدا کی شان کی باتیں آپس میں قرآن کی باتیں
فخرِ عجم کے فخرِ عرب کے شاہِ شہیداں آگے سب کے
ایک کے پیچھے ایک عماری ناقوں کے اوپر بیبیاں ساری
گود میں ننھے ننھے بچے جیسے گلوں میں موتی سچے
چھوٹا سا اک شامی لشکر حُر ریاحی جس کا افسر
ان کا رستہ روکنے آیا شیر دلوں کو ٹوکنے آیا
آیا لیکن پیاس کا مارا مرنے کے وسواس کا مارا
سب کے لبوں پر پیاس سے جانیں منہ سے باہر خشک زبانیں
ایسا پتلا حال جو دیکھا دشمن کو پامال جو دیکھا
جوش میں آئے کوثر والے ابرِ کرم کے برسے جھالے
ایک خیال و خواب تھا پانی کوسوں تک نایاب تھا پانی
بچوں کا دھیان نہ آیا خوب پلایا خوب لٹایا
مشک ہر اک منہ کھول رہی تھی تشنہ لبوں سے بول رہی تھی
عام کرم کی شان دکھائی گھوڑوں کی بھی پیاس بجھائی

ایک نہ رکھا قطرہ باقی

واہ ری ہمت واہ رے ساقی

O

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرب و بلا

بہم ہیں آج زمیں آسمان کرب و بلا — ہماری فکرِ سخن اور بیانِ کرب و بلا
قدم زمیں پہ نہ رکھے وہ خوش نصیب بھی تھے — کٹا کے پاؤں گئے رہروانِ کرب وبلا
زبانیں قطع ہوئیں کٹ گئے گلے کتنے — مگر نہ ختم ہوئی داستانِ کرب و بلا
اجل کا غم ہمیں کیوں ہو رہے گی محشر تک — ہماری خاک پسِ کاروانِ کرب و بلا
لحد میں آکے نکیرین منہ نہ کھول سکے — مری زبان پہ تھی داستانِ کرب و بلا
علی ہیں نام میں اکبرؑ نبیؐ ہیں صورت میں — کہوں نہ کیوں انھیں روحِ روانِ کرب و بلا
بجز حسینؑ کسی نے ازل کی دعوت میں — کیا نہ حوصلۂ امتحانِ کرب و بلا

مجھے تو موت بھی مجلس میں آئے گی اے نجم
میں جان دے کے رہوں گا بجانِ کرب و بلا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

اک اُداسی کے سوا خیموں میں اب کیا رہ گیا
فاطمہؑ کا لال سر دینے کو تنہا رہ گیا

اک سکونِ مرگ ہے اور عصر کا ہنگام ہے
جی اٹھے گی ایک سجدہ سے یہ ایسی شام ہے

زیرِ خنجر مرکزِ ایماں کا سر خم ہوگیا
ایک سجدہ کار فرمائے دو عالم ہوگیا

غرق خوں میں لاڈلے مسلمؑ کے اور زینبؑ کے لال
لاشۂ قاسمؑ ہے گھوڑوں کے سموں سے پائمال

ہم شبیہِ مصطفیٰؐ سینے پر برچھی کھا چکا
حلقِ اصغرؑ کا لہو اسلام کے کام آچکا

خونِ دل اسلام کی آنکھوں سے بہنے ہی کو ہے
عرشِ خالق کی فضا لبیک کہنے ہی کو ہے

برچھیوں میں اہتمامِ سجدۂ شبیرؑ ہے
اللہ اللہ کیا مقامِ سجدۂ شبیرؑ ہے

گرم ریتی حشر سامانی کا سجدہ مرحبا
یہ لہو میں غرق پیشانی کا سجدہ مرحبا

داستانِ عشق ہوگی اب زبانِ حُسن پر
مہر کرتی ہے جبیں سے آستانِ حُسن پر

حشر یہ ہونے کو ہے خیمہ کے در کے سامنے
کیا قیامت ہے کہ زینبؑ ہے نظر کے سامنے

لے چکا انگڑائیاں ساحل پہ عباسؑ جری
کیا کٹے ہاتھوں سے کی اسلام کی بھی رہبری

مرضیِ خالق کا دامن بھرنے والے کو سلام
سینکڑوں تیروں میں سجدہ کرنے والے کو سلام

○

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

''لہو قطرہ قطرہ'' ان کے انتقال کے چار سال بعد 1979ء میں شائع ہوا۔علامہ ضمیر اختر نقوی نے لکھا ہے کہ تجمؔ آفندی نے حیات میں چند تصانیف مرتب کی تھیں مثلاً ''گلدستہ نعت'' ''مذہبی رباعیات'' ''قومی اور مذہبی نظموں کا مجموعہ'' ''خود نوشت سوانح حیات'' جو نامکمل رہ گئی تھی جو کبھی شائع نہ ہوئیں۔نیز تجمؔ کے مضامین کا کوئی مجموعہ بھی ترتیب نہیں دیا گیا۔

تجمؔ مرحوم کی تصانیف کی فہرست جو ضمیر اختر نقوی نے مرتب کی ہے یہاں پیش کی جارہی ہے۔باضافہ چند تصانیف جو بعد میں شائع کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	سن طباعت	مطبع	تفصیلات
.1	پھولوں کا ہار	1917ء	آفندی بک ڈپو، آگرہ	پہلا مجموعہ کلام۔ادبی، اخلاقی قومی نظموں کا مجموعہ وہ نظمیں جو شیعہ کانفرنس میں پڑھی گئی تھیں۔
.2	قصائد تجم	1943ء	آفندی بک ڈپو، آگرہ	رباعیات (32) قصائد اور نظمیں (25)
.3	تہذیب مودّت	1943ء	تاج پریس، یوسف آباد، حیدرآباد	رباعیات (140)
.4	اشاراتِ غم حصہ اول	1938ء	احباب پبلشرز، لکھنؤ	نوحوں کی بیاض (32) نوحے
.5	اشاراتِ غم حصہ دوم	1938ء	احباب پبلشرز، لکھنؤ	نوحوں کی بیاض (33) نوحے
.6	اشاراتِ غم حصہ سوم	1938ء	احباب پبلشرز، لکھنؤ	نوحوں کی بیاض (21) نوحے
.7	کربل کی آہ	———	کتب خانہ اثنا عشری، لکھنؤ	جدید نوحہ جات (9) نوحے
.8	آیاتِ ماتم	1361ھ	نظامی پریس، لکھنؤ	نوحوں کی بیاض
.9	تصوراتِ غم	1943ء	مکتبہ ناصری گولہ گنج، لکھنؤ	نوحوں کی بیاض

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas